www.islamiurdubook.blogspot.com

وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْدَؤُنَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَقْرَؤُنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرٰى اَنْ يُبْدَأَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَنْ يُجْهَرَ بِهَا اِذَاجُهِرَ بِالْقِرَاءَةِ.

پڑھتے تھے یہ مطلب نہیں کہ وہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" بالکل نہیں پڑھتے تھے۔امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" سے ابتداء کی جائے اور جہری نمازوں میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" جہراً پڑھی جائے اور سری نمازوں میں آہستہ پڑھی جائے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تکبیر اور فاتحہ کے درمیان کوئی نہ کوئی ذکر مسنون ہے۔امام شافعیؒ کے نزدیک اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی الخ سنت ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ثناء افضل ہے۔(۲) امام ابوحنیفہؒ، امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک بسم اللہ آہستہ جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک جہری نمازوں میں اونچی آواز میں مسنون ہے۔ یہ اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے۔(۳) امام ترمذیؒ نے ایک اختلافی مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ بسم اللہ قرآن حکیم کا جزو ہے یا نہیں۔سورہ نمل میں جو بسم اللہ ہے وہ تو بالاجماع قرآن حکیم کا جزو ہے البتہ جو بسم اللہ سورتوں کے شروع میں پڑھی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے۔امام مالکؒ فرماتے ہیں یہ قرآن کا جزو نہیں ہے۔امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جزو فاتحہ ہے اور باقی سورتوں کا جزو ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سورتوں کے درمیان فصل کے لئے نازل ہوئی ہے۔حنفیہ کے دلائل وہ روایات ہیں جن میں اونچی آواز سے بسم اللہ نہ پڑھنے کی تصریح ہے۔

۱۸۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۸۱: باب سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۲۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

۲۳۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ کوئی نماز صحیح نہیں سورہ فاتحہ کے بغیر اور ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ کہ جو شخص مطلق قرأت نہ فاتحہ پڑھے اور نہ سورۃ ملائے تو اس کی نماز نہیں ہوتی گویا "لا" ذات کی نفی کے لئے ہے یہ توجیہ اس لئے کی جاتی ہے کہ بعض روایات میں اس حدیث کے ساتھ "فصاعداً" کی زیادتی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مستند روایات سے ثابت ہے جس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔ لہٰذا اب اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جب قرأت بالکل نہ پڑھی جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

۱۸۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّأْمِينِ

۲۳۶ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ ابْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ وَقَالَ اٰمِيْنَ وَمَدَّبِهَا صَوْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالتَّاْمِيْنِ وَلَا يُخْفِيْهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا اَوْ اَخْطَاَ شُعْبَةُ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ وَاِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ الْعَنْبَسِ وَيُكْنٰى اَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَقَالَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَاِنَّمَا هُوَ مَدَّبِهَا صَوْتَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَاَلْتُ اَبَازُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ سُفْيَانَ فِيْ هٰذَا اَصَحُّ قَالَ رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ

۱۸۲: باب آمین کہنا

۲۳۶: حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھا اور آواز کو کھینچ کر آمین کہا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث وائل بن حجر حسن ہے اور کئی صحابہؓ و تابعینؒ اور بعد کے (کچھ) فقہاء کا یہی نظریہ ہے کہ آمین ''بلند آواز سے کہی جائے آہستہ نہ کہی جائے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو بواسطہ سلمہ بن کہیل، حجر ابوعنبس اور علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے '' غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ '' پڑھ کر آمین آہستہ کہی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے سفیان کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ نے کئی جگہ خطاء کی ہے، حجر ابوعنبس کہا جبکہ وہ حجر بن عنبس ہیں جن کی کنیت ابوالسکن ہے۔ شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عنبس نے وائل بن حجر سے روایت کیا۔ تیسری خطاء یہ کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہاں بلند آواز سے آمین کہنے کے الفاظ ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ سفیان کی حدیث اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ علاء بن صالح اسدی نے مسلم بن کہیل سے سفیان کی حدیث کے مثل روایت کی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی، انہوں نے مسلم بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَاعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ صَالِحِ الْاَسَدِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَحَدِيْثِ

کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ نے سفیان کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی ہے جو سفیان، سلمہ بن کہیل سے بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳ ا بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّامِيْنَ

۲۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳: باب آمین کی فضیلت

۲۳۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے برابر ہو جائے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حدیث ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) حسن ہے۔

۱۸۴ ا :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ السَّكْتَتَيْنِ

۲۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اُبَيٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَاهَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهِ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ يَسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفَسُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَسْكُتَ بَعْدَ مَا

۱۸۴: باب نماز میں دو مرتبہ خاموشی اختیار کرنا

۲۳۸: حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد کئے ہیں اس پر عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تو ایک ہی سکتہ یاد ہے پھر ہم نے ابی بن کعب کو مدینہ لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپؐ نے فرمایا جب نماز شروع کرتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے پھر بعد میں فرمایا جب ''وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' پڑھتے راوی کہتے ہیں انہیں یہ قرأت سے فارغ ہونے کے بعد والا سکتہ بہت پسند آیا تھا یہاں تک کہ سانس ٹھہر جائے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث سمرہؓ حسن ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے کہ نماز شروع کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہنا اور قرأت سے فارغ ہونے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَصْحَابُنَا.

کے بعد تھوڑی دیر سکوت کرنا مستحب ہے۔ یہ احمدؒ، اسحٰقؒ اور ہمارے اصحاب (احناف) کا قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تامین کا معنی ہے آمین کہنا اور آمین معنیٰ ''اِسْتَجِبْ دُعَاءَ نَا'' ہماری دعا قبول فرما۔ اکثر علماء کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لئے آمین کہنا مسنون ہے اور بیک وقت آمین کہیں تاکہ دونوں کی آمین ایک ساتھ واقع ہو۔ اس پر اتفاق ہے کہ آمین آہستہ اور اونچی دونوں طریقوں سے جائز ہے لیکن افضلیت میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمد کے نزدیک جہراً (اونچی) افضل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالک اور سفیان ثوریؒ کے نزدیک آہستہ افضل ہے دلائل دونوں طرف ہیں۔ (۲) فاتحہ کی قراءت سے پہلے ایک سکتہ متفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے جس میں آمین سراً کہی جائیگی۔

۱۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۸۵: باب نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے

۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ ابْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيْدُ بْنُ قُنَافَةَ الطَّائِيُّ.

۲۳۹: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے اور اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ، غطیف بن حارثؓ، ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور سہل بن سہلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ہلب کی مروی حدیث حسن ہے۔ اسی پر عمل ہے صحابہؓ وتابعینؒ اور ان کے بعد کے اہل علم کا کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہاتھ کو ناف کے اوپر باندھے اور بعض کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے باندھے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہُلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

۱۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۱۸۶: باب رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا

۲۴۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ

۲۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جب بھی جھکتے، اٹھتے، کھڑے ہوتے یا بیٹھتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَآءِ وَالْعُلَمَآءِ.

رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن مسعودؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ کرامؓ کا ان میں سے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ بھی ہیں یہی قول ہے تابعینؒ، عام فقہا اور علماء کا۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِيْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوْا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِيْ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جھکتے وقت (یعنی رکوع وسجدے میں جھکتے وقت) امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور بعد کے اہل علم کا کہ آدمی رکوع اور سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہے۔

۱۸۷: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

۱۸۷: باب رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا

۲۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَقَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ وَسَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۲۴۲: حضرت سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ ابن عمرؓ نے اپنی حدیث میں "وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے (ترجمہ: آپؐ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں فضل بن صباح بغدادی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ زہری سے اسی سند سے ابن عمرؓ کی روایت کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ ، وائل بن حجرؓ، مالک بن حویرثؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ، ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ، محمد بن سلمہؓ، ابوقتادہ، ابوموسیٰ اشعریؓ، جابرؓ اور عمیر لیثیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ التَّابِعِيْنَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاؤُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُ هُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ.

میں سے اہل علم جن میں ابن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ اور تابعینؒ میں سے حسن بصریؒ، عطاءؒ، طاؤس، مجاہدؒ، نافعؒ، سالم بن عبداللہؒ، سعید بن جبیرؒ اور ائمہ کرامؒ میں سے عبداللہ بن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام اسحٰقؒ ان سب کا یہی قول ہے (یعنی رفع یدین کا) اور عبداللہ بن مبارکؒ کا کہنا ہے کہ جو شخص ہاتھ اٹھاتا ہے اس کی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا اور ابن مسعودؓ کی یہ حدیث ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی صرف تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ اٹھائے)

۲۴۳: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

۲۴۳: ہم سے بیان کیا اسی مثل احمد بن عبدہ آملی نے ہم سے بیان کیا وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبدالملک نے اور ان سے عبداللہ بن مبارک نے

۲۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۲۴۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے اور یہی قول ہے صحابہؓ و تابعینؒ میں سے اہل علم کا اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (یعنی احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۸۸: باب رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

۲۴۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا اَبُوْحُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ

۲۴۵: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے لئے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے لہٰذا تم گھٹنوں کو پکڑو (رکوع میں)۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، انسؓ، ابو حمیدؓ، ابو اسیدؓ،

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حُمَیْدٍ وَاَبِیْ اُسَیْدٍ وَسَھْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ لَا اِخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَبَعْضِ اَصْحَابِہٖ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُطَبِّقُوْنَ وَالتَّطْبِیْقُ مَنْسُوْخٌ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ کُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِکَ فَنُھِیْنَا عَنْہُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ الْاَکُفَّ عَلَی الرُّکَبِ۔

سہل بن سعدؓ، محمد بن مسلمہؓ اور ابو مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمرؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہؓ، تابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ ابن مسعودؓ اور ان کے بعض اصحاب کے متعلق ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان چھپا لیتے) تطبیق اہل علم کے نزدیک منسوخ ہو چکی ہے۔حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر اس سے روک دیا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۲۴۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ سَعْدٍ بِھٰذَا۔

۲۴۶: ہم سے روایت کی قتیبہ نے وہ ابوعوانہ سے وہ ابو یعفور سے وہ مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّہٗ یُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ فِی الرُّکُوْعِ

۱۸۹: باب رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنا

۲۴۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِیُّ نَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَھْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْحُمَیْدٍ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَھْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْھِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَنَحَّاھُمَا عَنْ جَنْبَیْہِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ حُمَیْدٍ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ الَّذِی اخْتَارَہٗ اَھْلُ الْعِلْمِ اَنْ یُجَافِیَ الرَّجُلُ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

۲۴۷: حضرت عباس بن سہلؓ فرماتے ہیں کہ ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ ایک جگہ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ شروع کیا۔ابوحمیدؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپؐ نے ان کو پکڑ ہوا ہے اور انہیں کمان کی تانت کی طرح کس کر رکھتے اور پسلیوں سے علیحدہ رکھتے۔اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث مروی ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہین کہ حدیث انسؓ صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی رکوع وسجود میں اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے۔

۱۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّسْبِیْحِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۱۹۰: باب رکوع اور سجود میں تسبیح

۲۴۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ

۲۴۸: حضرت مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ابْنِ اَبِی ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُہٗ ذٰلِکَ اَدْنَاہُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُہٗ وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ عَوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ لَمْ یَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَّا یَنْقُصَ الرَّجُلُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِیْحَاتٍ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّہٗ قَالَ اَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ یُّسَبِّحَ تَسْبِیْحَاتٍ لِکَیْ یُدْرِکَ مَنْ خَلْفَہٗ ثَلٰثَ تَسْبِیْحَاتٍ وَھٰکَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ۔

جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہے۔ اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔ اس باب میں حذیفہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ کی حضرت ابن مسعودؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ رکوع اور سجدے میں کم از کم تین تسبیحات پڑھنا مستحب ہے اور ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ امام کے لئے کم از کم پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے تا کہ نمازی تین تسبیحات پڑھ سکیں اور اسی طرح کہا ہے اسحٰق بن ابراہیمؒ نے بھی۔

۲۴۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ عُبَیْدَۃَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَۃَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ رَحْمَۃٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ نَحْوَہٗ۔

۲۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجود میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو ٹھہرتے اور اللہ تعالیٰ سے (رحمت) مانگتے اور جب عذاب کی آیت پر پہنچتے تو وقف کرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے مثل حدیث محمد بن بشار نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) جمہور علماء کے نزدیک قیام کے وقت ہاتھ باندھنا مسنون ہے (۲) حنفیہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے کیونکہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ''ان من السنّۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوٰۃ تحت السرّۃ'' مصنف ابن ابی شیبہ۔ ج:۱، ص:۳۹۰، ۳۹۱

(۳) تکبیر تحریمہ سب کے نزدیک رفع یدین متفق علیہ ہے کہ وہ شروع ہے اسی طرح اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ رسول ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت رکوع سے اٹھتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بھی رفع یدین کیا ہے اسی طرح اس میں بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ ﷺ نماز اسی طرح بھی پڑھتے تھے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد پوری نماز میں کسی موقع پر بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے جیسا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کہ عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت براء بن عازبؓ وغیرہ نے روایت کیا ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ اور تابعین میں بھی دونوں طرح عمل کرنے والوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے اس لئے مجتہدین کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف صرف ترجیح اور افضلیت کا ہے (۴) امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک قراءت کے دوران نوافل میں اسی قسم کی دعا کرنا چاہئے۔ (۵) نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے مقام پر ٹھہر جائیں اس لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تعدیل ارکان واجب ہے بلکہ دوسرے ائمہ کے نزدیک تو بغیر تعدیلِ ارکان کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ (۶) حدیث کے مطابق جمہور کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ جس حدیث میں ہاتھ پہلے رکھنا آتا ہے وہ امام ترمذیؒ کے نزدیک ضعیف ہے۔ (۷) اکثر ائمہؒ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں کا سجدہ میں رکھنا ضروری ہے اگر صرف ناک رکھی جائے تو سجدہ نہیں ہوگا۔ (۸) نماز بہت سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہئے بغیر مجبوری کے نماز کے اندر ہاتھوں سے حرکت کرنا کپڑے سمیٹنا منع ہے۔

۱۹۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۵۰ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

۱۹۱: باب رکوع اور سجدے میں تلاوت قرآن ممنوع ہے

۲۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی (مرد کے لئے) پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ میں سے اہل علم کا یہی قول ہے کہ وہ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۹۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۵۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا يَعْنِيْ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي السُّجُوْدِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

۱۹۲: باب وہ شخص جو جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے

۲۵۱: حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا[1]

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن شیبان رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور رفاعہ زرقی

[1] کمر کو سیدھا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اطمینان اور سکون سے ادا ہوتا کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر آجائیں (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَصَلٰوتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۹۳: بَابُ مَايَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ عَنِ الرُّكُوْعِ

۲۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ نَا عَمِّيْ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَابَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ قَالَ يَقُوْلُ هٰذَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ

سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں کمر کو سیدھا رکھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو آدمی رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی بنا پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۱۹۳: باب جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

۲۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ سے ...... مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ تک'' (ترجمہ۔ اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ اس زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس کے بعد جس قدر تو چاہے تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ، ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا حدیث علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ فرض اور نفل دونوں میں اس دعا کو پڑھے جبکہ اہل کوفہ (احناف) کے نزدیک یہ کلمات نفل نماز میں پڑھے فرضوں میں نہ پڑھے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۹۴: بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

۲۵۳: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِکَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ یَقُوْلَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَیَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَغَیْرُهٗ یَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحٰقُ.

۱۹۴: باب اسی سے متعلق

۲۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کہے تو تم ''رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ'' کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہؓ وتابعینؒ میں سے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کہے تو مقتدی ''رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ'' کہیں اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ مقتدی بھی امام کی طرح ہی کہے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' ''رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ'' اور امام شافعیؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) آمین کے بارے میں یہی ہے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے مطابق ہوگیا وہاں سے بعض لوگ آمین بالجہر کا استدلال کرتے ہیں۔ یہاں بھی وہی الفاظ ہیں لیکن اس کا شاید کوئی ہی قائل ہو کہ ''رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ'' مقتدی جہراً کہیں یا امام بھی (مترجم)

۱۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَضْعِ الرُّکْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

۲۵۴: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِیْرٍ وَاَحْمَدُ وَاِبْرَاهِیْمُ الدَّوْرَقِیُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ یَضَعُ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَلَمْ یَرْوِشَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِیْثَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَیْرُ شَرِیْکٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ

۱۹۵: باب سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

۲۵۴: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب (سجدہ) سے اٹھتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے اس کو شریک کے علاوہ کسی دوسرے نے روایت نہیں کیا اور اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْعِلْمِ یَرَوْنَ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ وَرَوٰی هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا مُرْسَلاً وَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْهَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ.

رکھا جائے اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھائے، ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی اور اس میں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

(ف) اس غریب حسن اور مرسل روایت پر سب کا عمل ہے اس کی جگہ مرفوع اور صحیح حسن لائی جائے۔

۱۹۶: بَابُ اٰخِرُ مِنْهُ

۱۹۶: باب اسی سے متعلق

۲۵۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَبْرُکُ فِیْ صَلٰوتِهٖ بَرْکَ الْجَمَلِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَانَعْرِفُ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ ضَعَّفَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ وَغَیْرُهٗ.

۲۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے؟ (یعنی ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھنے کو اونٹ کی طرح بیٹھنے سے مشابہت دی ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ غریب ہے ہم اسے ابوزناد کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس حدیث کو عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔

۱۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی السُّجُوْدِ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

۱۹۷: باب سجدہ پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے

۲۵۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ نَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْکَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰی یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ وَوَضَعَ کَفَّیْهِ حَذْوَمَنْکِبَیْهِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ حُمَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَسْجُدَالرَّجُلُ عَلٰی جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ فَاِنْ سَجَدَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ دُوْنَ اَنْفِهٖ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یُجْزِئُهٗ وَقَالَ غَیْرُهُمْ لَا یُجْزِئُهٗ

۲۵۶: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، وائل بن حجرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ سجدہ ناک اور پیشانی پر کیا جائے۔ اگر کوئی صرف پیشانی پر کرے یعنی ناک کو زمین پر نہ رکھے تو بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز اور بعض دوسرے اہل علم کا قول ہے کہ ناک زمین پر رکھنا ضروری ہے صرف

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَتّٰی یَسْجُدَ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَالْاَنْفِ.

پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں۔

۱۹۸ : بَابُ مَاجَاءَ اَیْنَ یَضَعُ الرَّجُلُ وَجْھَہٗ اِذَا سَجَدَ

۱۹۸: باب جب سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے

۲۵۷ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَیْنَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ وَجْھَہٗ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَیْنَ کَفَّیْہِ وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَ اَبِیْ حُمَیْدٍ حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَھُوَ الَّذِیْ اخْتَارَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ تَکُوْنَ یَدَاہُ قَرِیْبًا مِنْ اُذُنَیْہِ.

۲۵۷: حضرت ابواسحٰقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا کہ نبی علیہ السلام سجدہ میں چہرہ کہاں رکھتے تھے انہوں نے فرمایا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ اور ابوحمیدؓ سے بھی روایت ہے۔ براء بن عازبؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے کہ ہاتھ کانوں کے قریب رہیں۔

(فائدہ) تکبیر تحریمہ کے وقت بھی احناف اسی کے قائل ہیں کہ ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے جائیں۔

۱۹۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِی السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْضَاءٍ

۱۹۹: باب سجدہ سات اعضا پر ہوتا ہے

۲۵۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا بَکْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَہٗ سَبْعَۃُ آرَابٍ وَجْھُہٗ وَکَفَّاہُ وَرُکْبَتَاہُ وَقَدَمَاہُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْعَبَّاسِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلَیْہِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ.

۲۵۸: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس ابوہریرہ جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث عباسؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۲۵۹ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْضَاءٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرَہٗ وَلَا ثِیَابَہٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۵۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کو حکم دیا گیا سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور آپ کو (سجدے میں) بال اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) حرم مکہ اور حرم نبوی علیہ السلام میں جاؤ تو جامعات کے طلبہ دونوں کندھوں پر پڑے رومال کو بار بار درست کرتے ہیں حالانکہ سدل سے نبی اکرم علیہ السلام نے منع فرمایا یہی بات یہاں بیان کی جارہی ہے۔

۲۰۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّجَافِیْ

۲۰۰: باب سجدے میں اعضاء کو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِی السُّجُوْدِ

۲۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَۃَ فَمَرَّتْ رَکَبَۃٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَصَلّٰی قَالَ فَکُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَتَیِ اِبْطَیْہِ اِذَا سَجَدَ وَرَیٰ بَیَاضَہٗ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ بُحَیْنَۃَ وَجَابِرٍ وَاَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَمَیْمُوْنَۃَ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ وَاَبِیْ اُسَیْدٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَسَھْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ وَ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ وَعَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ وَعَائِشَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَقْرَمَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ وَلَا یُعْرَفُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَقْرَمَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ غَیْرُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَاَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ ھٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ لَہٗ حَدِیْثٌ وَاحِدٌ وَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَقْرَمَ الزُّھْرِیُّ کَاتِبُ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَعَبْدُاللّٰہِ ابْنُ اَقْرَمَ الْخُزَاعِیُّ اِنَّمَا یُعْرَفُ لَہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔

الگ الگ رکھنا

۲۶۰: عبیداللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ[1] کے مقام پر قاع[2] میں تھا کہ کچھ سوار گزرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے تو میں ان کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھتا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، احمر بن جزء رضی اللہ عنہ، میمونہ رضی اللہ عنہا، ابوحمید رضی اللہ عنہ، ابواسید رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے۔ ہم اسے داؤد بن قیس کے علاوہ کسی اور روایت سے نہیں جانتے اور نہ ہی ہم عبداللہ بن اقرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے علاوہ کوئی روایت جانتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔ احمر بن جزء صحابی ہیں اور ان سے ایک حدیث منقول ہے اور عبداللہ بن خزاعی اسی حدیث کو نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِعْتِدَالِ فِی السُّجُوْدِ

۲۶۱: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَعْتَدِلْ وَلَا یَفْتَرِشْ ذِرَاعَیْہِ اِفْتِرَاشَ الْکَلْبِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ حُمَیْدٍ وَعَائِشَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ یَخْتَارُوْنَ الْاِعْتِدَالَ فِی السُّجُوْدِ وَیَکْرَھُوْنَ الْاِفْتِرَاشَ کَافْتِرَاشِ السَّبُعِ۔

۲۰۱: باب سجدے میں اعتدال

۲۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ کرے اور بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدے میں اعتدال کرے اور درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے کو یہ حضرات مکروہ جانتے ہیں۔

۲۶۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَۃُ

۲۶۲: حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے سنا کہ رسول

---

[1] نمرہ: میدان عرفات ... ایک جگہ کا نام ہے۔ [2] قاع: چٹیل میدان کو کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے میں اعتدال کرو۔تم میں سے کوئی بھی نماز میں اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

۲۰۲: باب سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے رکھنا

۲۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ نَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ الْمُعَلّٰى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ مُرْسَلٌ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَهُوَ الَّذِيْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوْهُ.

۲۶۳: حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔عبداللہ نے کہا کہ معلّٰی نے حماد بن مسعدہ سے انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اور انہوں نے عامر بن سعد سے اسی حدیث کی مثل روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم دیا۔اس حدیث میں انہوں نے عامر بن سعد کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حضرات محمد بن عجلان سے وہ محمد بن ابراہیم سے اور وہ عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔یہ حدیث مرسل ہے اور وہیب کی حدیث سے اصح ہے اسی پر اہل علم کا اجماع ہے اور اہل علم نے اس کو پسند کیا ہے۔

۲۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ

۲۰۳: باب جب رکوع یا سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے

۲۶۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ

۲۶۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب رکوع کرتے یا رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے یا سجدے سے سر اٹھاتے تو (یہ تمام افعال رکوع ،سجدہ ،قومہ اور جلسہ) تقریباً ایک دوسرے کے برابر ہوتے۔اس باب میں حضرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

السُّجُوْدِ قَرِيْباً مِنَ السَّوَآءِ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار رضی اللہ عنہ، محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے اور وہ شعبہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث براء بن عازب حسن صحیح ہے۔

۲۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُبَادِرَ الْاِمَامُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۰۴: باب رکوع وسجود امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے

۲۶۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجُيُوْشِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بَرَآءٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ اِنَّ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ اِنَّمَا يَتْبَعُوْنَ الْاِمَامَ فِيْمَا يَصْنَعُ لَا يَرْكَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رُكُوْعِهٖ وَلَا يَرْفَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رَفْعِهٖ وَلَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافاً.

۲۶۵: عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ہم سے روایت کی براءؓ نے (اور وہ جھوٹے نہیں ہیں) فرمایا براءؓ نے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے جب آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کمر کو نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ ﷺ سجدے میں نہ چلے جاتے پھر ہم سجدہ کرتے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، معاویہؓ، ابن مسعدہؓ صاحب الجیوش اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث براءؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مقتدی امام کی ہر فعل میں تابعداری کریں اور اس وقت تک رکوع میں نہ جائیں جب تک امام نہ چلا جائے اور اس وقت تک رکوع سے سر نہ اٹھائیں جب تک امام کھڑا نہ ہو جائے اور ہمیں اس مسلک میں علماء کے درمیان اختلاف کا علم نہیں۔ (یعنی اس مسئلہ میں تمام اہل علم متفق ہیں)

۲۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۲۰۵: باب سجدوں کے درمیان اقعاء مکروہ ہے

۲۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا

۲۶۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے علیؓ میں تمہارے لئے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اس چیز کو برا سمجھتا ہوں جس چیز کو اپنے لئے برا سمجھتا ہوں۔ تم اقعاء[1] نہ کرو دونوں سجدوں کے

[1] سرین اور ہاتھ زمین پر رکھ کر پنڈلیاں کھڑی کرنا (یعنی کتے کی طرح بیٹھنا) اس کو بھی اقعاء کہتے ہیں اور یہ صورت بالاتفاق مکروہ ہے۔ دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا اس کو بھی اقعاء کہا جاتا ہے اور اس بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ صورت بھی بالاتفاق مکروہ ہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَکْرَهُ لِنَفْسِی لَا تُقْعِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَاحَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْاَعْوَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَهُوْنَ الْاِ قْعَاءَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ.

درمیان ۔امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہمیں ابواسحٰق کے علاوہ کسی اور کے حضرت علیؓ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ ابواسحاق حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں اور بعض اہل علم نے حارث اعور کو ضعیف کہا ہے اور اکثر اہل علم اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔اس باب میں حضرت عائشہؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۶ :بَابُ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْاِ قْعَاءِ

۲۰۶: باب اقعاء کی اجازت

۲۶۷ : حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَاعَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوٗسًا یَقُوْلُ قُلْنَا لِا بْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِ قْعَاءِ عَلَی الْقَدَ مَیْنِ قَالَ هِیَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِیَ سُنَّةُ نَبِیِّکُمْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ لَایَرَوْنَ بِالْاِ قْعَاءِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ مَکَّةَ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَاَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَهُوْنَ الْاِ قْعَاءَ بَیْنَ السَّجْدَ تَیْنِ.

۲۶۷: ابن جریجؒ ،ابوزبیرؒ سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے دونوں پاؤں پر اقعاء کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے۔ہم نے کہا ہم اسے آدمی پر ظلم سمجھتے ہیں تو (ابن عباسؓ) نے فرمایا بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم صحابہؓ میں سے اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اقعاء میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اہل مکہ میں سے بعض علماء وفقہاء کا قول ہے اور اکثر اہل علم سجدوں کے درمیان اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں[1]۔

۲۰۷ : بَابُ مَایَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَ تَیْنِ

۲۰۷: باب اس بارے میں کہ دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

۲۶۸ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ نَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ کَامِلٍ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَ تَیْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ.

۲۶۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" (ترجمہ) اے اللہ میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

۲۶۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ کَامِلٍ اَبِی الْعَلَاءِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَهٰکَذَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ

۲۶۹: حسن بن علی خلال ،یزید بن ہارون سے انہوں نے زید بن حباب سے اور انہوں نے کامل ابوالعلاء سے اسی کی مثل روایت کی ہے ۔امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث (ابن عباسؓ) غریب ہے اور یہ اسی طرح مروی ہے حضرت علیؓ

[1] یہاں اقعاء سے مراد سرینوں پر بیٹھنا نہیں بلکہ پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا ہے اور یہ احناف کے نزدیک مکروہ ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ هٰذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلًا.

سے بھی اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے کہ یہ دعا فرائض ونوافل تمام نمازوں میں پڑھنا جائز ہے اور بعض راوی حضرات نے یہ حدیث ابوالعلاء کامل سے مرسل روایت کی ہے۔

۲۰۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ

۲۰۸: باب سجدے میں سہارا لینا

۲۷۰ :حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا وَكَانَ رِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ.

۲۷۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ انہیں سجدے کی حالت میں اعضاء کو علیحدہ علیحدہ رکھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھٹنوں سے مدد لے لیا کرو (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ ٹکا لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو ابوصالح کی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اور ابوصالح ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن لیث اسے اسی سند سے ابوالعجلان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اور کئی حضرات سمی سے وہ نعمان بن ابوعیاش سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت لیث کی روایت سے اصح ہے۔

۲۰۹ : بَابُ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ

۲۰۹: باب سجدے سے کیسے اٹھا جائے

۲۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَكَانَ اِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَصْحَابُنَا.

۲۷۱: حضرت مالک بن حویرث لیثی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نماز کے دوران طاق (پہلی اور تیسری) رکعات میں اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور ہمارے رفقاء بھی اس کے قائل ہیں۔

۲۱۰ : بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۱۰: باب اسی سے متعلق

۲۷۲ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا خَالِدُ ابْنُ اِيَاسٍ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى

۲۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دونوں پاؤں کی انگلیوں پر زور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

التَّوَامَةِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَنْهَضَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَ خَالِدُ بْنُ اِيَاسٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ اَيْضًا وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ وَاَبُوْصَالِحٍ اسْمُهٗ نَبْهَانُ مَدَنِیٌّ.

دے کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی اہل علم کا عمل ہے کہ پاؤں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑا ہو جائے (یعنی بیٹھے نہیں) اور وہ اسی کو پسند کرتے تھے۔ خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور انہیں خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولیٰ توامۃ سے مراد صالح بن ابوصالح ہے اور ابوصالح کا نام نبھان مدنی ہے۔

(ف) احناف کا اسی حدیث پر عمل ہے ان کا کہنا ہے کہ گذشتہ حدیث مبارک آپ ﷺ کے آخری اعمال پاک سے ہے جب آپ ﷺ کا جسم کچھ وزنی ہو گیا تھا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) سجدہ کرتے ہوئے بازو زمین سے اونچے رکھنا چاہئے ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔ (۲) رکوع میں سر کو پشت کے ساتھ برابر رکھے بلاعذر سر اونچا نیچا نہ ہو۔ (۳) ائمہ کی تحقیق یہی ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان یہ ذکر مسنون ہے۔ (۴) جب سجدہ طویل کرنے کی صورت میں تھک جاؤ تو کہنیاں گھٹنوں کے ساتھ ملا کر استراحت کر لو (۵) امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کے اصح قول میں جلسہ استراحت مسنون نہیں ہے اس کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جانا افضل ہے۔ ان حضرات کی دلیل ترمذیؒ ہی کی حدیث ہے جس کی تائید دوسری احادیث سے ہوتی ہے امام شافعیؒ کے نزدیک جلسہ استراحت مسنون ہے۔

۲۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّشَهُّدِ

۲۱۱: باب تشہد کے بارے میں

۲۷۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۲۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم دوسری رکعت میں بیٹھیں تو یہ پڑھیں "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ...... حدیث کے آخر تک۔ (ترجمہ) تمام تعریفیں اور بدنی عبادت (نماز وغیرہ) اور مالی عبادات (زکوٰۃ وغیرہ) اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ: آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوموسیٰؓ، عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ان سے (یعنی ابن مسعودؓ سے) کئی اسناد سے مروی ہے۔ یہ حدیث نبی ﷺ سے تشہد کے باب میں مروی تمام احادیث سے اصح ہے اور اسی پر اکثر علماء صحابہؓ وتابعینؒ کا اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۲۱۲: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۱۲: باب اسی کے متعلق

۲۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَ رَوٰى اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشَهُّدِ.

۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن سکھاتے اور فرماتے التحیات المبارکات۔ سے آخر حدیث تک (ترجمہ) تمام بابرکت تعریفات اور تمام مالی وبدنی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے بھی یہ حدیث ابوزبیر سے لیث بن سعد کی روایت کی مثل بیان کی ہے اور ایمن بن نابل مکی نے بھی یہ حدیث ابوزبیر سے روایت کی ہے لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ امام شافعیؒ تشہد میں اس حدیث کی طرف گئے ہیں (یعنی اس حدیث میں مذکور دعا تشہد میں پڑھتے ہیں)

۲۱۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

۲۱۳: باب تشہد آہستہ پڑھنا

۲۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۷۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۱۴: بَابُ كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ

۲۱۴: باب تشہد میں کیسے بیٹھا جائے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۲۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِىْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِىْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ .

۲۷۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ آیا تو سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور داہنا پاؤں کھڑا کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۵: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۱۵: باب اسی سے متعلق

۲۷۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِىْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ يَعْنِى السَّبَّابَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ هُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يَقْعُدُ فِى التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ عَلٰى وَرِكِهٖ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ اَبِىْ حُمَيْدٍ وَقَالُوْا يَقْعُدُ فِى التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى .

۲۷۷: حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوحمید، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ پس ابوحمید نے فرمایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور سیدھے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔ پھر سیدھا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بعض علماء کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ آخری تشہد میں سرین پر بیٹھے ابوحمید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا کہ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

۲۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْاِشَارَةِ فِى التَّشَهُّدِ

۲۱۶: باب تشہد میں اشارہ

۲۷۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ گھٹنے پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور دعا کرتے۔ آپ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِذَاجَلَسَ فِي الصَّلٰوۃِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَرَفَعَ اُصْبُعَهُ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْبِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِوَنُمَيْرِالْخُزَاعِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ يَخْتَارُوْنَ الْاِشَارَةَ فِي التَّشَهُّدِوَهُوَقَوْلُ اَصْحَابِنَا.

صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ گھٹنے پر ہوتا اور اس کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوتیں۔اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، نمیرہ خزاعی رضی اللہ عنہ ،ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،ابوحمید رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن غریب ہے کہ ہم اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں اور ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوۃِ

۲۱۷: باب نماز میں سلام پھیرنا

۲۷۹ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَوَجَابِرِابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَآءِ وَعَمَّارٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَجَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَاَكْثَرِاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَوَاِسْحٰقَ.

۲۷۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے اور فرماتے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' یعنی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔اس باب میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اکثر اہل علم کا عمل ہے۔یہ قول سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی ہے۔

۲۱۸ : بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۱۸: باب اسی سے متعلق

۲۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ نَاعَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوۃِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا

۲۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک سلام چہرے کے سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہوجاتے۔اس باب میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔امام محمد بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَهْلُ الشَّامِ يَرْوُوْنَ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ وَ رِوَايَةُ اَهْلِ الْعِرَاقِ عَنْهُ اَشْبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَاَنَّ زُهَيْرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ نِ الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ الَّذِيْ يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَاَنَّهُ رَجُلٌ اٰخَرُ قَلَّبُوْا اسْمَهُ وَقَدْ قَالَ بِهٖ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَانِ وَعَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَرَاٰى قَوْمٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً فِي الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ شَآءَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً وَاِنْ شَآءَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ.

اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اہل شام زہیر بن محمد سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایت اس سے بہتر ہیں۔ امام بخاریؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ زہیر بن محمد جو شام گئے شاید وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں۔ شاید وہ کوئی اور ہیں جن کا نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بعض اہل علم نماز میں ایک سلام پھیرنے کے قائل ہیں جبکہ دو سلام پھیرنے کی روایات اصح ہیں اور اسی پر اہل علم کی اکثریت کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ اور بعد کے علماء شامل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہ کی ایک جماعت فرض نماز میں ایک سلام پھیرنے کی قائل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر چاہے تو ایک سلام پھیر لے اور دو سلام پھیرنا چاہے تو دو سلام پھیر لے۔

۲۱۹: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

۲۱۹: باب اس سلام کو حذف[1] کرنا سنت ہے

۲۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِيْ اَنْ لَّا يَمُدَّهُ مَدًّا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ وَهِقْلٌ يُقَالُ كَانَ كَاتِبَ الْاَوْزَاعِيِّ.

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔ علی بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ فرماتے تھے اس میں مدنہ کیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم اس کو مستحب کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا تکبیر اور سلام دونوں میں وقف کیا جائے۔ اور ہقل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے کاتب تھے۔

۲۲۰: بَابُ مَايَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ

۲۲۰: باب سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے؟

۲۸۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ

۲۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک'' (ترجمہ اے اللہ تو ہی سلام

---

[1] سلام کو حذف کرنے سے مراد یہ ہے کہ ورحمۃ اللہ کی ''ہ'' پر وقف کر دیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا پھر یہ کہ اس کے مد والے حرف کو زیادہ نہ کھینچا جائے یہ دونوں تفسیریں صحیح ہیں اور دونوں پر عمل کرنا چاہیے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لَایَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَایَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔

ہے اور سلامتی تجھ ہی سے ہے تو بڑی برکت والا، عزت والا اور بزرگی والا ہے۔

۲۸۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَوَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَ رُوِيَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

۲۸۳: ہناد، مروان بن معاویہ، ابومعاویہ سے اور وہ عاصم احول سے اسی سند سے سی کی مثل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں "تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" اس باب میں ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ سلام پھیرنے کے بعد فرماتے "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ......" (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ جو تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو نہ دینا چاہے وہ کوئی اور نہیں دے سکتا کسی کوشش کرنیوالے کی کوشش کام نہیں آتی) اور یہ بھی پڑھتے۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ ...... (ترجمہ) آپ کا رب بڑی عظمت والا اور ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

۲۸۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ نَاالْاَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّ ادٌاَبُوْعَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَمَّارٍاسْمُهُ شَدَّادُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ۔

۲۸۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر کہتے: "اَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) تشہد کے الفاظ چوبیس (۲۴) صحابہ کرامؓ سے منقول ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ احناف اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے۔ (۲) قعدہ کی دو ہیئتیں احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں ایک "افتراش" یعنی بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لینا دوسرے ''تورک'' یعنی بائیں کولھے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لینا جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک افتراش افضل ہے۔ (۳) جمہور سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا مسنون ہے اس کی ہیئت پر بکثرت روایات شاہد ہیں۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ (۴) حدیث کی بناء پر تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ امام ومقتدی اور منفرد پر دو سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب (۵) ورحمۃ اللہ کہتے وقت ''ورہ'' پر وقف کیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا یہ کہ اس حروف مدہ کو زیادہ کھینچا جائے۔

۲۲۱ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ

۲۲۱: باب نماز کے بعد (امام کے) دونوں جانب گھومنا

۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْاَحْوَصُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ عَلٰى اَيِّ جَانِبَيْهِ شَآءَ اِنْ شَآءَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ شَآءَ عَنْ يَسَارِهٖ وَقَدْ صَحَّ الْاَمْرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَخَذَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ عَنْ يَسَارِهٖ اَخَذَ عَنْ يَسَارِهٖ۔

۲۸۵: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرتے اور پھر دونوں جانب گھوم کر بیٹھتے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہلب کی حدیث حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جس طرف چاہے گھوم کر بیٹھے چاہے تو دائیں جانب سے اور چاہے تو بائیں جانب سے یہ دونوں ہی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ حضرت علیؓ بن ابو طالب سے مروی ہے کہ اگر آپ ﷺ کو داہنی طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو دائیں طرف اور اگر بائیں طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو بائیں طرف سے گھوم کر بیٹھتے۔

۲۲۲ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ

۲۲۲: باب پوری نماز کی ترکیب

۲۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذَا جَآءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ

۲۸۶: حضرت رفاعہ بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رفاعہؓ کہتے ہیں ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور ہلکی نماز پڑھ کر فارغ ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا پس نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس ہوا اور دوبارہ نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ ہر مرتبہ وہ آتا اور سلام کرتا اور آپ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ وَعَلَیْکَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَیْنِ اَوْثَلاَ ثًاکُلُّ ذٰلِکَ یَاتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهِ علیه وَسَلَّمَ فَیُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَکَبُرَ عَلَیْهِمْ اَنْ یَکُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهٗ لَمْ یُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِیْ اٰخِرِ ذٰلِکَ فَاَرِنِیْ وَعَلِّمْنِیْ فَاِنَّمَااَنَا بَشَرٌ اُصِیْبُ وَاُخْطِئُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَتَوَضَّاْ کَمَا اَمَرَکَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَیْضًا فَاِنْ کَانَ مَعَکَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَاْ وَاِلَّا فَاحْمَدِاللّٰهَ وَکَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْکَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَافَعَلْتَ ذٰلِکَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُکَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَیْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِکَ قَالَ وَکَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰی اَنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ کُلُّهَا قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رِفَاعَةَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ.

ﷺ اسے یہی کہتے کہ جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی اس پر لوگ گھبرا گئے اور ان پر یہ بات شاق گزری کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ چنانچہ اس شخص نے آخر میں عرض کیا مجھے سکھا یئے میں تو انسان ہوں صحیح بھی کرتا ہوں اور مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اسی طرح وضو کرو پھر اذان دو اور اقامت کہو پھر اگر تمہیں قرآن میں سے کچھ یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرو اور لا الٰه الا اللّٰه پڑھو پھر رکوع کرو اور اطمینان کے ساتھ کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھو پھر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو وہ تمہاری نماز میں کمی ہوگی رفاعہؓ کہتے ہیں کہ یہ چیز ہم لوگوں کے لئے پہلی چیز سے آسان تھی کہ جو کمی رہ گئی وہ تمہاری نماز میں کمی ہوئی اور پوری کی پوری نماز بیکار نہیں ہوئی۔ اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمار بن یاسرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت رفاعہؓ کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث انہی (حضرت رفاعہؓ) سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۲۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰی کَمَا کَانَ صَلّٰی ثُمَّ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَرَدَّ

۲۸۷: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اور بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے نماز پڑھی تھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور اس سے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اس شخص

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِىْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِىْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَرِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيُّ اِسْمُهٗ كَيْسَانُ وَسَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِيُّ يُكْنٰى اَبَا سَعِيْدٍ.

نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا دین دیکر بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے سکھایئے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو (تکبیر تحریمہ) اور قرآن میں سے جو کچھ یاد ہو پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان کے ساتھ بیٹھو اور پوری نماز میں اسی طرح کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں سعید مقبری کے والد کا ذکر نہیں کیا کہ وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کی روایت عبیداللہ بن عمرؓ سے اصح ہے۔ سعید مقبری نے ابوہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں اور وہ اپنے والد سے بحوالہ ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں اور ابوسعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابوسعد ہے۔

(ف) گذشتہ اور اس روایت میں قرآن پاک مطلق پڑھنے کا ذکر ہے فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ یا آیات کا ذکر نہیں۔ اسی لئے احناف کے نزدیک ہر رکعت میں مطلق قرآن پاک کا پڑھنا فرض اور فاتحہ وبعض قرآن کا یعنی دونوں کا پڑھنا واجب ہے۔

۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ فِىْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَا كُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً وَلَا اَكْثَرَنَا لَهٗ اِتْيَانًا قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ

۲۸۸: محمد بن عمرو بن عطاء، ابوحمید ساعدیؓ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید کو کہتے ہوئے سنا اس وقت وہ دس صحابہؓ میں بیٹھے ہوئے تھے جن میں ابوقتادہؓ ربعی بھی شامل ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ صحابہؓ نے فرمایا تم نہ حضور ﷺ کی صحبت میں ہم سے پہلے آئے اور نہ ہی تمہاری رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیادہ آمدورفت تھی۔ ابوحمیدؓ نے کہا یہ تو صحیح ہے۔ صحابہؓ نے فرمایا، بیان کرو۔ ابوحمیدؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے۔ جب رکوع کرنے لگتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے اور اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلاً ثُمَّ هَوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعٍ مُعْتَدِلاً ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهٗ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ تَنْقَضِىْ فِيْهَا صَلٰوتُهٗ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ يَعْنِىْ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

اکبر کہہ کر رکوع کرتے اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے نہ سر کو جھکاتے اور نہ ہی اونچا کرتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور معتدل کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدے کے لئے زمین کی طرف جھکتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے اور بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں نرمی کے ساتھ قبلہ رخ کر دیتے پھر بایاں پاؤں موڑ کر اس پر اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر پہنچ جاتی۔ پھر سجدے کے لئے سر جھکاتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے پھر کھڑے ہو جاتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے جیسے کہ نماز کے شروع میں کیا تھا پھر اسی طرح کرتے یہاں تک کہ ان کی نماز کی آخری رکعت آجاتی۔ چنانچہ بائیں پاؤں کو ہٹاتے (یعنی اپنی طرف نکال دیتے) اور سرین پر بیٹھ جاتے اور پھر سلام پھیر دیتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ''اذا قام سجدتین'' سے مراد یہ ہے کہ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ الْحُلْوَانِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِىَّ فِىْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنُ رِبْعِىٍّ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْعَاصِمٍ عَبْدِالْحَمِيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۹: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جن میں ابوقتادہ بن ربعی بھی تھے، کی موجودگی میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی روایت کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں عاصم نے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا (صدقت) تم نے سچ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی۔

۲۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْقِرَاءَةِ فِى الصُّبْحِ

۲۲۳: باب فجر کی نماز میں قراءت

۲۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ

۲۹۰: زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالکؓ سے نقل کرتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

زِيَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّيْنَ اٰيَةً اِلٰى مِائَةٍ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَرَاَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ .

ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں والنخل باسقات پڑھتے ہوئے سنا (یعنی سورۃ ق)۔

اس باب میں عمرو بن حریثؓ، جابر بن سمرہؓ، عبداللہ بن سائبؓ، ابو برزہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث قطبہ بن مالکؓ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے فجر کی نماز میں سورہ ''واقعہ'' کا پڑھنا بھی مروی ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ فجر میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ''اذا الشمس کورت'' (سورہ تکویر) پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ فجر میں طوال مفصل[1] پڑھا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۲۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۲۲۴: باب ظہر اور عصر میں قرأت

۲۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْبَرَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ

۲۹۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ بروج اور والسماء والطارق اور اسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے اس باب میں خباب رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سورۃ الم سجدہ پڑھی اور ایک اور جگہ مروی ہے کہ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر پڑھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

[1] طوال مفصل سورہ حجرات سے سورہ بروج تک کی سورتیں ہیں اور سورہ بروج سے سورۃ البینہ تک کی سورتیں اوساط مفصل اور سورۃ البینہ سے آخر تک کی سورتیں قصار مفصل کہلاتی ہیں (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِى الظُّهْرِ بِاَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قِرَاءَةَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَاءَةِ فِىْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ تَعْدِلُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فِى الْقِرَاءَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ تُضَاعَفُ صَلٰوةُ الظُّهْرِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِى الْقِرَاءَةِ اَرْبَعَ مِرَارٍ.

مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کرو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عصر کی قرأت مغرب کی قرأت کی طرح ہے۔ اس میں قصار مفصل پڑھے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز قرأت میں مغرب کی نماز کے برابر رکھی جائے اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ظہر میں عصر سے چارگنا زیادہ قرأت کی جائے۔

۲۲۵ : بَابُ فِى الْقِرَاءَةِ فِى الْمَغْرِبِ

۲۲۵: باب مغرب میں قرأت

۲۹۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَاْسَهٗ فِىْ مَرَضِهٖ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَفِى الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَزَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدِيْثُ اُمِّ الْفَضْلِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا وَ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَرُوِىَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ قَالَ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ وَذُكِرَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يُقْرَاَ فِىْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّوَرِ الطِّوَالِ نَحْوَ الطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِىُّ لَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ بَلْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُقْرَاَ بِهٰذِهِ السُّوَرِ فِىْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ.

۲۹۲: حضرت ابن عباسؓ اپنی والدہ ام فضلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں ہماری طرف تشریف لائے آپ ﷺ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورہ مرسلات پڑھی اور اس کے بعد وفات تک یہ سورت نہ پڑھی (یعنی مغرب میں) اس باب میں جبیر بن مطعمؓ، ابن عمرؓ، ابوایوبؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام فضلؓ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں ''سورہ اعراف'' پڑھی اور یہ بھی مروی ہے کہ مغرب میں ''سورہ طور'' پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھا کرو اور حضرت ابوبکرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس پر اہل علم کا عمل ہے اور ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول بھی یہی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں مالکؒ کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ مغرب میں لمبی سورتوں کو مکروہ سمجھتے تھے جیسے کہ ''سورۃ طور'' اور ''مرسلات''۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میں مستحب سمجھتا ہوں کہ یہ سورتیں مغرب کی نماز میں پڑھی جائیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۲۲۶ بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَۃِ فِیْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ

۲۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْخُزَاعِیُّ نَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَنَحْوِھَا مِنَ السُّوَرِ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ بُرَیْدَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَرَأَفِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ بِسُوْرَۃِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُفِی الْعِشَآءِ بِسُوَرٍ مِنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوَ سُوْرَۃِ الْمُنَافِقِیْنَ وَاَشْبَاھِھَا وَرُوِیَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ اَنَّھُمْ قَرَءُوْابِاَکْثَرَمِنْ ھٰذَا وَاَقَلَّ فَکَانَ الْاَمْرُ عِنْدَ ھُمْ وَاسِعٌ فِیْ ھٰذَا وَاَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَرَأَ بِالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَدِیِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ قَرَأَفِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

۲۲۶: باب عشاء میں قرأت

۲۹۳: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں ''سورۃ الشمس'' اوراسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں براء بن عازبؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث بریدہؓ حسن ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عشاء میں ''والتین والزیتون'' پڑھی۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کے بارے میں مروی ہے کہ آپؓ عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے جیسے سورہ منافقون' اوراسی طرح کی سورتیں۔ صحابہؓ اور تابعینؒ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اس سے کم اور زیادہ دونوں طرح پڑھا ہے ان کے نزدیک اس باب میں وسعت ہے۔ اوراس میں آپؐ سے مروی احادیث میں سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے'' والشمس واضحٰھا اور'' والتین والزتیون'' پڑھی۔

۲۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں'' والتین والزیتون '' پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: امام ترمذیؒ نے افعال صلوٰۃ کو الگ الگ بیان کرنے کے بعد اب ان کو اکٹھے بیان کرنا مقصود ہے اس مقصد کے لئے تین حدیثیں ذکر کی ہیں پہلی دو حدیثیں اس آدمی کے بارے میں ہیں جس نے نماز بُری طرح پڑھی تھی تعدیل ارکان نہیں کئے تھے ان کو پہلی مرتبہ تعلیم نہیں دی بلکہ بار بار نماز پڑھوائی تا کہ ان کو اپنی غلطی سمجھ میں آ جائے۔ اس باب کی حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا مسنون ہے۔ (۳) تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوال مفصل، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اسمیں اصل حضرت عمر فاروقؓ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کولکھا تھا۔ حضور ﷺ کا عام معمول بھی مجموعہ روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے مثلاً کبھی مغرب کی نماز سورہ طور ومرسلات وغیرہ کا پڑھنا بیان جواز پر محمول ہے تا کہ لوگ کسی خاص سورۃ کو پڑھنا واجب نہ سمجھ لیں۔

۲۲۷ بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِ مَامِ

۲۹۵ حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۲۷: باب امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

۲۹۵: حضرت عبادہ صامتؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ اَرٰكُمْ تَقْرَؤُوْنَ وَرَآءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِیْ وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى هٰذَاالْحَدِيْثَ الزُّهْرِیُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فِی الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ.

رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ ﷺ کے لئے قرأت میں مشکل پیش آئی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ حضرت عبادہؓ کہتے ہیں ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم (ہم قرأت کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، ابوقتادہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہؓ وتابعینؒ کا قرأۃ خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنے) کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ اور مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ بن حنبلؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ قرأت خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنا) جائز ہے۔

۲۲۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ

۲۲۸: باب اگر امام آواز بلند پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے

۲۹۶ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَفِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۲۹۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟۔ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا تب ہی تو میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قرأت سے رک گئے۔ اس باب میں ابن مسعود، عمران بن حصین، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور انہیں عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيُّ
اسْمُهٗ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ اُكَيْمَةَ وَرَوٰى بَعْضُ
اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَاالْحَدِيْثَ وَ ذَكَرُوْاهٰذَا
الْحَرْفَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاْءَةِ
حِيْنَ سَمِعُوْاذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَايَدُلُّ عَلٰى مَنْ رَاٰى
الْقِرَاْءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ لِاَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى اَبُوْ
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ
صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ
تَمَامٍ فَقَالَ لَهٗ حَامِلُ الْحَدِيْثِ اِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَرَآءَ
الْاِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَافِيْ نَفْسِكَ وَرَوٰى اَبُوْ عُثْمَانَ
النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ اَنْ لَّاصَلٰوةَ اِلَّابِقِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ
الْكِتَابِ وَاخْتَارَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ اَنْ لَا يَقْرَاَ الرَّجُلُ
اِذَا جَهَرَالْاِمَامُ بِالْقِرَاءَ ةِ وَقَالُوْا يَتَّبِعُ سَكَتَاتِ الْاِ مَامِ
وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْاِمَامِ
فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الْقِرَاءَ ةَ خَلْفَ
الْاِمَامِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَ
اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ
قَالَ اَنَا اَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالنَّاسُ يَقْرَاُوْنَ اِلَّا قَوْماً مِنَ
الْكُوْفِيِّيْنَ وَاَرٰى اَنَّ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ صَلٰوتُهٗ جَائِزَةٌ وَشَدَّدَ
قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَرْكِ قِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالُوْالَاتُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا
بِقِرَاْءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحْدَهٗ كَانَ اَوْخَلْفَ الْاِمَامِ
وَذَهَبُوْااِلٰى مَارَوٰى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ

ہے۔زہری کے بعض اصحاب نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ زہری نے کہا اس کے بعد لوگ آپ کو قرأت کرتے ہوئے سنتے تو قرأت کرنے سے باز رہتے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قرأت خلف الامام کے قائلین پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ اس حدیث کو بھی حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے اور نامکمل ہے۔حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث نقل کرنے والے راوی نے کہا کہ میں کبھی کبھی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو ابوہریرہؓ نے فرمایا دل میں پڑھ لیا کرو (یعنی سورۃ فاتحہ کو) ۔ابوعثمان نہدی نے بھی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں اعلان کروں کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ محدثین نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اگر امام زور سے قرأت کرے تو پھر امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کرے اور انہوں نے کہا کہ سکتوں کے درمیان پڑھ لے (یعنی امام کے سکتوں کے درمیان فاتحہ پڑھ لے) اہل علم کا امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرأت کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔اکثر صحابہؓ وتابعینؒ اور بعد کے اہل علم کے نزدیک امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے۔امام مالکؒ،ابن مبارکؒ،امام شافعیؒ،امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔عبداللہ بن مبارکؒ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے سوائے اہل کوفہ کے لیکن جو شخص امام کے پیچھے قرأت نہ کرے میں اس کی نماز کو بھی جائز سمجھتا ہوں۔اہل علم کی ایک جماعت نے سورۃ فاتحہ کے نہ پڑھنے کے مسئلہ میں شدت سے کام لیا اور کہا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَتَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ اِلَّابِقِرَاءَ ۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحٰقُ وَغَیْرُ ھُمَا وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِیْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ حَیْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ وَرَآءَ الْاِ مَامِ قَالَ اَحْمَدُ فَھٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اَنَّ ھٰذَا اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ مَعَ ھٰذَا الْقِرَأَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاَنْ لَّا یَتْرُکَ الرَّجُلُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَاِنْ کَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔

ہو انہوں نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت سے استدلال کیا ہے اور عبادہ بن صامتؓ نے نبی ﷺ کے وصال کے بعد امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی اور نبی ﷺ کے اس قول پر عمل کیا کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی ۔ امام شافعیؒ اور اسحٰق وغیرہ کا یہی قول ہے ۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا یہ قول کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اکیلے نماز پڑھنے والے پر محمول ہے ان کا استدلال حضرت جابرؓ کی حدیث سے ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں حضرت جابرؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں "لاصلوٰۃ ...... " جو فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی اس سے مراد وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو لیکن اس کے باوجود امام احمد حنبلؒ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ امام کے پیچھے ہوتے ہوئے بھی کوئی آدمی سورہ فاتحہ نہ چھوڑے۔

۲۹۷: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَھْبِ ابْنِ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

۲۹۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک رکعت بھی سورۃ فاتحہ کے بغیر پڑھی گویا کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) قراءت خلف الامام کے بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ نماز جہری (بلند آواز سے قراءت والی) (ہو یا سری) آہستہ آواز قراءت والی نماز) ہو۔ احناف دلیل کے طور پر قرآن کریم کی سورۂ اعراف کی یہ آیت پیش کرتے ہیں 'وَاِذَاقُرِیَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْالَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ " (ترجمہ) جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ امام بیہقیؒ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں بعض صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے پڑھتے تھے اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ مذکورہ بالا آیت میں قراءت کے وقت سننے اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم اس کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اور سورۂ فاتحہ بھی قرآن ہی میں سے ہے۔ لہٰذا اس سے بھی قراءت خلف الامام کی ممانعت ہوتی ہے۔ دوسری دلیل حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی وہ طویل روایت ہے جس کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے) کہ فقال اذا صلّیتم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فاقیمو اصفوفکم ثم لیئو مکم احدکم فاذاکبر فکبرو اواذاقرأ فاَنْصِتُوا (ترجمہ) جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ سنن نسائی میں مذکور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے بھی یہی الفاظ ہیں کہ فَاِذَاقَرَأَ فَاَنْصِتُوا ۔ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔ چنانچہ ان دونوں حدیثوں میں مطلقاً خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت دونوں کیلئے عام ہے اور اگر فاتحہ اور سورت کی قراءت میں کوئی فرق ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور واضح کرتے چونکہ آپ ﷺ نے یہاں قرأ کا صریح لفظ استعمال کیا ہے اس بنا پر قرأ کا تقاضا ہے کہ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو لہٰذا یہ کہنا کہ یہ حکم صرف جہری نمازوں کیلئے ہے سری نمازوں کیلئے نہیں، صحیح نہیں ہے اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ جب بھی امام پڑھے تو تم لوگ خاموش رہو۔ تیسری دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث ہے جو امام ترمذیؒ نے ترمذی میں نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ پڑھا ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی سوچنے لگا کہ قرآن پڑھنے میں مجھے کش مکش کیوں ہو رہی ہے راوی کہتے ہیں پھر لوگوں نے جہری نمازوں میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا (ترمذی باب ۲۲۸) اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اس واقعہ کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت ترک کر دی تھی اور اس حدیث میں یہ تاویل نہیں کی جاسکتی کہ سورت پڑھنے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ فاتحہ سے کیونکہ اس میں امام کے پیچھے نہ پڑھنے کی علت بیان کی گئی ہے۔ جس طرح یہ علت سورہ پڑھنے میں پائی جاتی ہے بالکل اسی طرح فاتحہ پڑھنے میں بھی پائی جاتی ہے لہٰذا (دونوں کا) سورت اور فاتحہ کا حکم ایک ہی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں فرمایا "اقـرابهـافـی نـفـسـک" "تم اسے دل میں پڑھو" یہ قول حضرت ابو ہریرہؓ کا اپنا اجتہاد ہے کیونکہ یہ بات حضرت ابو ہریرہؓ نے کسی سائل کے جواب میں فرمائی اور صحابہؓ کا اجتہاد موضوع احادیث کے مقابلے میں حجت نہیں ہوتا پھر بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ فی نفسہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم اکیلے ہو تو فاتحہ پڑھا کرو

چوتھی دلیل احناف کی حضرت جابر بن عبداللہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔ اس کیلئے امام کی قراءت کافی ہے "اِنَّمَا جُعِلَ الا مام لیؤتم به" یہ حدیث صحیح بھی ہے اور صریح بھی کیونکہ اس میں یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ مقتدی کیلئے امام کی قراءت ہی کافی ہے اور اس میں سورت اور فاتحہ میں تفریق نہیں کی گئی۔ امام شافعیؒ اور امام کے پیچھے قراءت کرنے والوں کی سب سے قابل اعتماد دلیل حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ہے (کتاب ترمذی باب ۲۲۷) یہ حدیث صحیح نہیں۔

امام احمد، حافظ ابن عبدالبر اور بعض دوسرے محدثین نے اس حدیث کو معلول کہا ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حدیث تین طریقوں سے روایت کی گئی ہے۔ کسی راوی نے وہم اور غلطی سے پہلی دو روایتوں کو خلط ملط کر کے یہ تیسری روایت بنادی ہے جو امام ترمذی نے ذکر کی ہے اور اہل علم و محدثین نے اس کی ذمہ داری مکحول پر ڈالی ہے اور اس وہم کی پوری تفصیل فتاویٰ ابن تیمیہ میں امام ابن تیمیہؒ نے بیان کی ہے۔

احناف کے مسلک کی تائید میں قرآن و حدیث کے بعد صحابہ کرامؓ کا مسلک اور معمول بھی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ حدیث کا معنیٰ و مفہوم ہم سے زیادہ سمجھنے والے تھے چنانچہ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں صحابہ کرامؓ کا امام کی اقتدا میں قرأت نہ کرنے کا مسلک نقل کیا ہے جن میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، زید بن ثابتؓ، جابرؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن عباسؓ شامل ہیں۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مصنف عبدالرزاق و مصنف ابن ابی شیبہ اور الطحاوی)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۲۲۹ : بَابُ مَایَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ

۲۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ لَیْثٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْکُبْرٰی قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ فَلَقِیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَکَّةَ فَسَاَلْتُهٗ مِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ قَالَ کَانَ اِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ وَاَبِیْ اُسَیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ فَاطِمَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ الْحُسَیْنِ ثُمَّ تُدْرِکْ فَاطِمَةَ الْکُبْرٰی اِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهُرًا۔

۲۲۹: باب اس بارے میں کہ جب مسجد میں داخل ہوتو کیا کہے

۲۹۸: حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اور وہ اپنی دادی فاطمہ کبریٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ'' ترجمہ اے اللہ میری مغفرت فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو درود شریف پڑھتے اور فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ......'' (ترجمہ) اے اللہ میری بخشش فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے) علی بن حجر نے کہا کہ اسماعیل بن ابراہیم نے مجھ سے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن حسن سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ......'' اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ......'' اس باب میں ابوحمیدؓ، ابواسیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث فاطمہ حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسینؒ، فاطمہؓ کبریٰؓ کو نہ پاسکیں اس لئے کہ حضرت فاطمہؓ نبی ﷺ کی وفات کے بعد صرف چند ماہ تک زندہ رہیں۔

۲۳۰ : بَابُ مَاجَاءَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ

۲۹۹ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاجَآءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ

۲۳۰: باب اس بارے میں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو دو رکعت نماز پڑھے

۲۹۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، اور کعب بن مالک رضی اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِىْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُوَاحِدٍعَنْ عَامِرِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِ نَحْوَرِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَرَوٰى سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَامِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِعَنْ عَمْرِوبْنِ سُلَيْمٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِىْ قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوْا اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ اَنْ لَا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّىَ الرَّكْعَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ عُذْرٌ قَالَ عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ حَدِيْثُ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ خَطَاٌاَخْبَرَنِىْ بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِىِّ بْنِ الْمَدِيْنِىِّ.

عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عجلان اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔ سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور وہ عمرو بن سلیم وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے یہ اس کے لئے مستحب ہے بشرطیکہ اسے کوئی عذر نہ ہو علی بن مدینی نے کہا کہ سہل بن ابوصالح کی حدیث غلط ہے امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس کی خبر اسحاق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے دی ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) مسجد میں دایاں پاؤں رکھنے کے ساتھ دعا پڑھنا مسنون ہے مسلمان کو تعلیم دی گئی ہے کہ ہر وقت اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی مغفرت اور اس کی رحمت وفضل کی دعا کرے۔ پھر مسجد میں بیٹھنے سے قبل تحیۃ المسجد پڑھنا، بعض لوگ پہلے جا کر بیٹھ جاتے ہیں پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں یہ عمل درست نہیں ہے۔

۲۳۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

۲۳۱: باب مقبرے اور حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے

۳۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِىٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَاَبِىْ ذَرٍّ قَالُوْا اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِىَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رِوَايَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهٗ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

۳۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاکیزہ بنادی گئی۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعید کی حدیث عبدالعزیز بن محمد سے دو طریق سے مروی ہے۔ بعض نے اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَكَانَ عَامَّةُ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَكَانَ رِوَايَةُ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْبَتُ وَاَصَحُّ.

میں ابوسعید کا ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں اور اس حدیث میں اضطراب ہے۔ سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ وہ اپنے والد وہ ابوسعید سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن اسحاق اسے عمرو بن یحییٰ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان کی اکثر روایات ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے مروی ہیں لیکن انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ گویا کہ سفیان ثوریؒ کی روایت بواسطہ عمرو بن یحییٰ ان کے والد سے اور ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث زیادہ ثابت اور اصح ہے۔

۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

۲۳۲: باب مسجد بنانے کی فضیلت

۳۰۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ بَكْرِنِ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ جَابِرِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۳۰۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اسی کی مثل گھر بنائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، عبداللہ بن عمر، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابوذر، عمرو بن عبسہ، واثلہ بن اسقع، ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے جس نے اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

۳۰۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى قَيْسٍ عَنْ زِيَادِالنُّمَيْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَمَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ مَدَنِيَّانِ.

۳۰۲: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ بن سعد نے انہوں نے نوح بن قیس وہ عبدالرحمٰن مولیٰ قیس سے وہ زیاد نمیری وہ انسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمود بن لبید نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور محمود بن ربیع نے آپ ﷺ کی زیارت کی ہے یہ مدینہ کے دو چھوٹے بچے تھے۔

۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ

۲۳۳: باب قبر کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

۳۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

پاس مسجد بنانا مکروہ ہے

۳۰۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔

۲۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِى النَّوْمِ فِى الْمَسْجِدِ

۳۰۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى النَّوْمِ فِى الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَايَتَّخِذُهُ مَبِيْتًا وَمَقِيْلًا وَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۳۴: باب مسجد میں سونا

۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سوجایا کرتے تھے اور ہم جوان تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسجد کو سونے اور قیلولہ کرنے کی جگہ نہ بناؤ بعض اہل علم کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل ہے۔

۲۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَ اِنْشَادِالضَّالَّةِ وَالشِّعْرِفِى الْمَسْجِدِ

۳۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِيْهِ وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَابْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ رَاَيْتُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَذَكَرَ غَيْرَهُمَا يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ

۲۳۵: باب مسجد میں خرید وفروخت' گم شدہ چیزوں پوچھ گچھ اور شعر پڑھنا مکروہ ہے

۳۰۵: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مسجد میں شعر پڑھنے، خرید وفروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے۔ اس باب میں بریدة رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں نے احمدؒ اور اسحاقؒ کو اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے سنا اور شعیب بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اِنَّمَا ضَعَّفَهُ لِاَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيْفَةِ جَدِّهٖ كَاَنَّهُمْ رَاَوْا اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ مِنْ جَدِّهٖ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَآءَ فِي الْمَسْجِدِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ رُخْصَةٌ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ رُخْصَةٌ فِيْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ.

محمد کو عبداللہ بن عمروؓ سے سماع ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ جس نے عمرو بن شعیب کی اس حدیث میں کلام کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک عمرو بن شعیب نے یہ احادیث اپنے دادا سے نہیں سنیں۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید وفروخت کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعینؒ اس کی اجازت دیتے ہیں اور خود نبی ﷺ سے مروی کئی احادیث سے مسجد میں (اچھے) شعر کہنے کی اجازت ثابت ہے۔

خلاصۃ الابواب: احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ عورتوں سے اگر قبروں پر جزع وفزع (رونا پیٹنا) اور خلاف شریعت کام کرنے کا اندیشہ ہو یا بے پردگی کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور یہی حکم قبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ہے۔ (۱) قبروں پر چراغ جلانا ناجائز ہے (۲) مسجد میں سونا جمہور فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے (۳) مساجد میں حمد وثناء اور دفاع اسلام کی خاطر اشعار پڑھنا تو جائز ہیں بصورت دیگر مکروہ ہے (۴) گمشدہ اشیاء کا اعلان کرنا اور خرید وفروخت مساجد میں مکروہ وناجائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

۲۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

۲۳۶: باب وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو

۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اُنَيْسِ ابْنِ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِيْ مَسْجِدَهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا

۳۰۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی خدرہ اور بنی عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ خدریؓ نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے اور دوسرے نے کہا وہ مسجد قباء ہے پھر وہ دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا وہ یہی ہے (یعنی مسجد نبوی ﷺ) اور اس میں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوبکر، علی بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ بَاْسٌ وَاَخُوْهُ اَنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى اَثْبَتُ مِنْهُ.

عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا ان میں کوئی حرج نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

۲۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ

۲۳۷: باب مسجد قباء میں نماز پڑھنا

۳۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْكُرَيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَا اَبُوالْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِيْ خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ كَعُمْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُسَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبُوالْاَبْرَدِ اسْمُهٗ زِيَادٌ مَدِيْنِيٌّ.

۳۰۷: ابوابرد مولیٰ بنی خطمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد قباء میں نماز پڑھنا اس طرح ہے جیسے کسی نے عمرہ ادا کیا۔ اس باب میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث اُسید رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اور ہمیں علم نہیں کہ اُسید بن ظہیر کی اس کے علاوہ بھی کوئی حدیث صحیح ہو۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابواسامہ بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

۲۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَيِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ

۲۳۸: باب کونسی مسجد افضل ہے

۳۰۸: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اِنَّمَا ذُكِرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ ذَرٍّ.

۳۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے (یعنی بیت اللہ کے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبداللہ کی بجائے زید بن رباح کا ذکر کیا ہے اور وہ ابوعبداللہ اغر سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔ یہ حدیث نبی کریمؐ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کئی اسناد سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ میمونہؓ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، جبیر بن مطعمؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۰۹. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۰۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کے لئے (کثرت ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام (بیت اللہ) میری مسجد (مسجد نبویؐ) اور مسجد اقصیٰ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

۲۳۹: باب مسجد کی طرف جانا

۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَزَیْدِبْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَمِنْهُمْ مَنْ رَاَی الْاِسْرَاعَ اِذَا خَافَ فَوْتَ تَکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی حَتّٰی ذُکِرَ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ کَانَ یُهَرْوِلُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَمِنْهُمْ مَنْ کَرِهَ الْاِسْرَاعَ وَاخْتَارَ اَنْ یَمْشِیَ عَلٰی تُؤَدَةٍ وَوَقَارٍ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَنْ خَافَ فَوْتَ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی فَلَا بَاْسَ اَنْ یُسْرِعَ فِی الْمَشْیِ.

۳۱۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہوجائے تو (مسجد کی طرف) دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال چلتے ہوئے) سکون کے ساتھ آؤ۔ پس (جماعت میں) جو مل جائے پڑھ لو جو رہ جائے اسے پورا کرو۔ اس باب میں ابوقتادہ، ابی بن کعب، ابوسعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مسجد کی طرف جانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہوجانے کا خوف ہو تو جلدی چلے بلکہ بعض سے دوڑ کر آنا بھی منقول ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک تیز چلنا مکروہ ہے ان کے نزدیک آہستہ اور وقار کے ساتھ جانا بہتر ہے یہ احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ اس مسئلے میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث پر عمل کیا جائے۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہوجانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِمَعْنَاهُ هٰکَذَاقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهٰذَااَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ ابْنِ زُرَیْعٍ.

۳۱۱: حسن بن علی خلال، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سعید بن مسیّب سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوسلمہؓ کی حدیث کے ہم معنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں اسی طرح عبدالرزاق سعید بن مسیّب سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ یزید بن زریع کی حدیث سے اصح ہے۔

۳۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَاسُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ

۳۱۲: ابن عمرؒ سفیان سے وہ زہریؒ سے وہ سعید بن مسیّبؒ سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقُعُوْدِ فِی الْمَسْجِدِ لِاِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

۲۴۰: باب نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

۳۱۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَادَامَ یَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِکَةُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِی الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ یُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ فَقَالَ فُسَآءٌ اَوْضُرَاطٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۱۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب تک کسی نماز کا انتظار کرتا ہے گویا کہ وہ اس وقت تک نماز ہی میں (مشغول) ہے اور اس کے لئے فرشتے ہمیشہ دعائے رحمت مانگتے ہیں جب تک وہ مسجد میں بیٹھا رہے اور جب تک اسے حدث نہ ہو۔ (وہ کہتے ہیں) "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ ......" (اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما) پس حضرموت کے ایک آدمی نے عرض کیا اے ابوہریرہؓ حدث کیا ہے آپؓ نے فرمایا ہوا کا خارج ہونا خواہ آواز سے ہو یا بغیر آواز سے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوسعید، انس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْخُمْرَةِ

۲۴۱: باب چٹائی[1] پر نماز پڑھنے کے بارے میں

۳۱۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سُلَیْمٍ وَعَائِشَةَ وَمَیْمُوْنَةَ وَاُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِهٖ یَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ عَلَی الْخُمْرَةِ قَالَ

۳۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چٹائی پر۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ام سُلیم رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا، میمونہ رضی اللہ عنہا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد سے بھی روایت ہے اور بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما کا نبی ﷺ سے سماع نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ امام ابوعیسیٰ

---

[1] خمرہ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا کھجور کا ہو اور حصیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں بعض حضرات کے نزدیک خمرہ چھوٹی چٹائی اور حصیر بڑی چٹائی کو کہتے ہیں۔ بساط: ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبُوْعِيْسٰى وَالْخُمْرَةُ هُوَ حَصِيْرٌ صَغِيْرٌ.

۲۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

۳۱۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْاَرْضِ اسْتِحْبَابًا.

۲۴۳. بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

۳۱۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَلَمْ يَرَوْا بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْبِسَاطِ وَالطُّنْفُسَةِ بَاْسًا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاسْمُ اَبِي التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۲۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِيْطَانِ

۳۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ

ترمذیؒ فرماتے ہیں ''خمرہ'' چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

۲۴۲: باب بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۱۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بڑی چٹائی پر۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث حضرت ابوسعید حسن رضی اللہ عنہ ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو مستحب کہا ہے۔

۲۴۳: باب بچھونوں پر نماز پڑھنا

۳۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر کیا نغیر[1] نے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہمارا بچھونا دھویا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ بچھونے یا قالین وغیرہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۴۴: باب باغوں میں نماز پڑھنا

۳۱۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں حیطان یعنی باغ میں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث معاذ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور ہم اسے حسن بن ابوجعفر کی روایت کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانتے اور حسن بن ابوجعفر کو

[1] نغیر، نغر کی تصغیر ہے یہ چڑیا کی طرح چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَالْحَسَنُ ابْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَغَیْرُهٗ وَاَبُو الزُّبَیْرِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسٍ وَاَبُو الطُّفَیْلِ اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ .

یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔ اور ابوطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

۲۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّیْ

۳۱۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِیْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ طَلْحَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهٗ .

۲۴۵: باب نمازی کا سترہ

۳۱۸: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور پرواہ نہ کرے اس کی جو اس کے آگے سے گزر جائے۔
اس باب میں ابوہریرہؓ، سہل بن ابوحثمہ، ابن عمر، سبرہ بن معبد، ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث طلحہؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ امام کا سترہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے لئے کافی ہے۔

۲۴۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

۳۱۹: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدِ نِ الْجُهَنِیَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ جُهَیْمٍ یَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوجُهَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْیَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ جُهَیْمٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۲۴۶: باب نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے

۳۱۹: بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے ایک شخص کو ابوجہیم کے پاس بھیجا یہ بات پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے نمازی کے آگے گزرنے کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ ابوجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابوالنضر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا۔ یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوجہیم حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَاَنْ يَّقِفَ اَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَىْ اَخِيْهِ وَهُوَ يُصَلِّىْ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَىِ الْمُصَلِّىْ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ.

میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۲۴۷: بَابُ مَاجَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

۲۴۷: باب اس بارے میں کہ نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی

۳۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِىُّ.

۳۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں فضل کے ساتھ گدھی پر سوار تھا۔ ہم منیٰ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ہم اترے اور صف میں مل گئے گدھی ان کے (نمازیوں کے) آگے پھرنے لگی اور اس سے ان کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اور صحابہؓ و تابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا اس پر عمل ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نماز کسی (گزرنے والی) چیز سے نہیں ٹوٹتی سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۴۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

۲۴۸: باب نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی

۳۲۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُوْنُسُ وَمَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ

۳۲۱: حضرت عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے میں نے ابوذرؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر یا فرمایا درمیانی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کالے کتے گدھے یا عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی۔ عبداللہ بن صامتؓ کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ سے پوچھا کالے اور سفید یا سرخ کی کیا قید ہے تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے تو نے مجھ سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَخِیْ سَاَلْتَنِیْ کَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَالْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ ذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلَیْہِ قَالُوْا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَۃُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ اَحْمَدُ الَّذِیْ لَا اَشُکُّ فِیْہِ اَنَّ الْکَلْبَ الْاَسْوَدَ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ وَفِیْ نَفْسِیْ مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَۃِ شَیْءٌ قَالَ اِسْحٰقُ لَا یَقْطَعُھَا شَیْءٌ اِلَّا الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ .

ایسا ہی سوال کیا ہے جس طرح میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے۔ اس باب میں ابوسعید، حکم غفاری، ابوہریرہؓ، اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذرؓ حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی خیال ہے کہ گدھے عورت یا کالے کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹنے میں تو مجھے شک نہیں البتہ گدھے اور عورت کے بارے میں مجھے شک ہے۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ سوائے کالے کتے کے کسی چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۲۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۴۹: باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۳۲۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ ھِشَامٍ ھُوَ ابْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ مُشْتَمِلًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَاَنَسٍ وَعَمْرٍو وَبْنِ اَبِیْ اَسِیْدٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَکَیْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَۃَ وَاُمِّ ھَانِیءٍ وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَطَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ وَعُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ قَالُوْا لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ یُصَلِّی الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبَیْنِ .

۳۲۲: حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمرو بن ابواسید رضی اللہ عنہ، ام ھانی رضی اللہ عنہا، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، طلق بن علی رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمرو بن ابوسلمہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ اور ان کے بعد کے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے۔

(ف) ایک کپڑے میں نماز پڑھنا یہاں جواز کیلئے ہے کہ غربت میں ایسا بھی ہوسکتا ہے اور صحابہؓ کے اوپر تو ایک ایسا دور بھی گذرا ہے کہ شوہر اور بیوی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا ایک نماز پڑھتا تو دوسرا کونے میں بیٹھ جاتا پھر وہ دوسرا پڑھتا تو پہلا ایسا کرتا۔

۲۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِبْتِدَاءِ الْقِبْلَۃِ

۲۵۰: باب قبلے کی ابتداء

۳۲۳: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ

۳۲۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے تک بیت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور آپؐ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا پسند کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ ... الخ" لہٰذا آپؐ نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ جسے آپؐ پسند کرتے تھے۔ ایک آدمی نے آپؐ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو رکوع میں تھے ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا اسی صحابیؓ نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان لوگوں نے رکوع ہی میں اپنے رخ کعبہ کی طرف پھیر لئے۔ اس باب میں ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث براءؓ حسن صحیح ہے اسے سفیان ثوریؒ نے بھی ابواسحٰقؒ سے روایت کیا ہے۔ ھناد، وکیع سے وہ سفیان سے اور وہ عبداللہ بن دینار سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا وہ لوگ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

۲۵۱: باب مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے

۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ نَا اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

۳۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان سب قبلہ ہے۔

۳۲۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَبِيْ مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاسْمُهُ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ

۳۲۵: ہم سے روایت کی یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا حدیث ابوہریرہؓ حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور بعض علماء نے ابومعشر کے حافظے میں کلام کیا ہے ان کا نام نجیح مولی بنی ہاشم ہے۔ امام بخاریؒ نے کہا میں ان سے روایت نہیں کرتا جبکہ کچھ حضرات ان سے روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے کہا عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَعِيْدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَقْوٰی وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ مَعْشَرٍ.

روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ روایت ابومعشر کی حدیث سے قوی تر اور اصح ہے۔

۳۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا الْمُعَلّٰی بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَاِنَّمَا قِيْلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ لِاَ نَّهٗ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَمِيْنِکَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِکَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هٰذَا لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ التَّيَاسُرَ لِاَهْلِ مَرْوَ.

۳۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ عبداللہ بن جعفر کو مخرمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ ان میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر مغرب تمہارے دائیں ہاتھ اور مشرق بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو اگر تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو درمیان میں قبلہ ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں مشرق اور مغرب کے درمیان قبلے کا حکم اہل مشرق کے لئے ہے ان کے نزدیک اہل مرو (ایک شہر کا نام ہے) کو بائیں طرف جھکنا چاہیے۔

(ف) یہ حکم کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے اہل مدینہ کیلئے ہے کیونکہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے۔ نیز یہ ہے کہ دور سے نماز پڑھنے والوں کیلئے سمت قبلہ ہی ضروری ہے لیکن مسجد حرام میں عین قبلہ ضروری ہے۔ پاک وہند میں ایسا دور بھی گذرا ہے کہ ایک دانش ور نے حساب لگا کر کہا کہ ہندوستان کی سب مساجد کا رخ غلط ہے لوگوں کی نماز ہی نہیں ہوتی ان کی تردید مندرجہ بالا حدیث سے ہوتی ہے۔ (مترجم)

۲۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ يُصَلِّیْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِی الْغَيْمِ

۲۵۲: باب کہ جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے

۳۲۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاوَكِيْعٌ نَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدِ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّامَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰی كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰی حَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِکَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۷: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ اندھیری رات میں سفر کر رہے تھے اور قبلے کا رخ نہیں جانتے تھے پس ہر شخص نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب صبح ہوئی تو ہم نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" تم جس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَنَزَلَ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثِ السَّمَّانِ وَاَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوا الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَقَدْ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا صَلّٰى فِى الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهٗ بَعْدَ مَا صَلّٰى اَنَّهٗ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَاِنَّ صَلٰوتَهٗ جَائِزَةٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ .

طرف بھی منہ کرو اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں ہم اس حدیث کو صرف اشعث سمان کی روایت سے جانتے ہیں اور اشعث بن سعید ابو الربیع سمان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے پھر نماز پڑھ لینے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھی ہے تو اس کی نماز جائز ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ مَايُصَلّٰى اِلَيْهِ وَفِيْهِ

۲۵۳: باب اس چیز کے متعلق جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى فِىْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِى الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِى الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ .

۳۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ بیت الخلاء، مذبح خانے میں، قبر پر، راستے میں، حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ کی چھت پر۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهٖ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ مَرْثَدٍ وَجَابِرٍ وَّ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِىِّ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِىْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِىِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهُ وَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِىُّ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ .

۳۲۹: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی علیہ السلام سے اوپر کی حدیث کے مثل اور ہم معنیٰ۔ اس باب میں ابومرثد، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی سند قوی نہیں۔ زید بن جبیرہؓ کے حفظ میں کلام ہے۔ لیث بن سعد بھی اس حدیث کو عبداللہ بن عمر عُمری سے روایت کرتے ہیں وہ نافعؒ سے وہ ابن عمرؓ سے وہ عمرؓ سے اور وہ نبی علیہ السلام سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث لیث بن سعد کی حدیث سے اشبہ اور اصح ہے۔ محدثین عبداللہ بن عمر عمری کو حافظے کی بنا پر ضعیف کہتے ہیں جن میں یحییٰ بن سعید قطان بھی شامل ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۲۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ

۳۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ عَیَّاشٍ عَنْ ھِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ .

۳۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَایَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ اَوْبِنَحْوِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَۃَ وَالْبَرَآءِ وَسَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدِ الْجُھَنِیِّ وَعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلَیْہِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَحَدِیْثُ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاہُ اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَاسْمُ اَبِیْ حُصَیْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِیُّ .

۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَایَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ الضُّبَعِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو التَّیَّاحِ اِسْمُہٗ یَزِیْدُ بْنُ حُمَیْدٍ .

۲۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الدَّابَّۃِ حَیْثُ مَاتَوَجَّھَتْ بِہٖ

۳۳۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَاوَکِیْعٌ وَیَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَا نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِیْ

۲۵۴: باب بکریوں اوراونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۳۳۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز پڑھو بکریوں کے باڑے میں اورتم نماز نہ پڑھواونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں۔

۳۳۱: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔اس باب میں جابر بن سمرہؓ، براء، سبرہ بن معبد جہنی، عبداللہ بن مغفل ابن عمر اورانس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ابوحصین کی ابوصالح سے بواسطہ ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث غریب ہے اوراسے اسرائیل نے ابوحصین سے اورانہوں نے ابوہریرہؓ سے موقوف روایت کیا ہے نہ کہ مرفوع اورابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۳۳۲: روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعیدؒ سے انہوں نے شعبہؒ سے انہوں نے ابوالتیاح ضبعیؒ سے انہوں نے انسؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اورابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۵۵: باب سواری پرنماز پڑھنا خواہ اس کا رخ جدھر بھی ہو

۳۳۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا جب میں واپس آیا تو نبی ﷺ اپنی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ فَجِئْتُہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ نَحْوَالْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّکُوْعِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ عَامَّۃِ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَیْنَھُمْ اخْتِلَافًا لَا یَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ تَطَوُّعًا حَیْثُ مَاکَانَ وَجْھُہٗ اِلَی الْقِبْلَۃِ اَوْغَیْرِھَا۔

سواری پر مشرق کی جانب نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ اس باب میں انس، ابن عمر، ابوسعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے اسی پر سب اہل علم کا عمل ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں اختلاف کا علم نہیں۔ یہی قول ہے علماء کا کہ نفل نماز سواری پر پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں خواہ قبلہ رخ ہو یا نہ ہو۔

۲۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی الرَّاحِلَۃِ

۲۵۶: باب سواری کی طرف نماز پڑھنا

۳۳۴: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَعِیْرِہٖ اَوْرَاحِلَتِہٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا یَرَوْنَ بِالصَّلٰوۃِ اِلَی الْبَعِیْرِ بَاْسًا اَنْ یَّسْتَتِرَ بِہٖ۔

۳۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا فرمایا اپنی سواری کی طرف اور آپؐ اپنی سواری پر بھی نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی قول ہے کہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) امام احمدؒ اور بعض اہل ظاہر اس حدیث کے ظاہر میں عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جمہور کے نزدیک نماز نہیں ٹوٹتی۔ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق منقطع ہو جاتا ہے یعنی خضوع ختم ہو جاتا ہے۔ (۲) جب کسی شخص کو قبلہ کا رُخ معلوم نہ ہو تو اس کو تحرّی (سوچنا) کرنی چاہئے اگر نماز کے دوران صحیح سمت معلوم ہو جائے تو فوراً گھوم جائے اگر نماز کے بعد پتہ چلے تو اکثر فقہاء کے نزدیک نماز لوٹانا واجب نہیں ہے۔ (۳) فقہاء کرام نے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ نفلی نماز جانور اور سواری پر مطلقاً جائز ہے اس میں استقبال قبلہ بھی شرط نہیں ہے اور رکوع وسجدہ کی بھی ضرورت نہیں بلکہ رکوع وسجود کے لئے اشارہ کافی ہے یہی حکم پہیوں والی سواری کا ہے البتہ فرائض میں تفصیل یہ ہے کہ اگر سواری ایسی ہے کہ جس میں استقبال قبلہ رکوع سجدہ قیام ہو سکتے ہوں تو کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے۔

۲۵۷: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُ وْابِالْعَشَآءِ

۲۵۷: باب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے

۳۳۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ

۳۳۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو نبی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ اَنَسٍ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُ وْا بِالْعَشَآءِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُوَ ابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ یَقُوْلَانِ یَبْدَءُ بِالْعَشَآءِ وَاِنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوۃُ فِی الْجَمَاعَةِ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِیْعًا یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ یَبْدَأُ بِالْعَشَآءِ اِذَاكَانَ الطَّعَامُ یُخَافُ فَسَادُهٗ وَالَّذِیْ ذَهَبَ اِلَیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ لَایَقُوْمَ الرَّجُلُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَقَلْبُهٗ مَشْغُوْلٌ بِسَبَبِ شَیْءٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا نَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَفِیْ اَنْفُسِنَا شَیْءٌ.

ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عمرؓ، مسلمہ بن اکوعؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ کرامؓ میں سے جیسے ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابن عمرؓ ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کے نزدیک کھانا پہلے کھالے اگرچہ جماعت نکل جائے۔ جارود کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہونے کا خطرہ ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر فقہا کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کا دل کسی چیز کی وجہ سے مشغول نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے جب تک ہمارا دل کسی اور چیز میں لگا ہوا ہو۔

۳۳۶: وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَأُوْا بِالْعَشَآءِ قَالَ وَتَعَشّٰی ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ یَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۳۳۶: حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز کھڑی ہوجائے تو پہلے کھانا کھالو۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس حالت میں کھانا کھایا کہ آپؓ امام کی قرأت سن رہے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم سے روایت کی ھناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے نافعؒ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

۲۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عِنْدَ النُّعَاسِ

۲۵۸: باب اونگھتے وقت نماز پڑھنا

۳۳۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَیْمَانَ الْكِلَابِیُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰی وَهُوَ

۳۳۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اونگھنے لگے تو چاہیے کہ وہ (تھوڑی دیر) سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنے کی نیت کرے اور اپنے آپ کو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

یَنْعَسُ لَعَلَّهٗ یَذْهَبُ لِیَسْتَغْفِرَ فَیَسُبَّ نَفْسَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

گالیاں دینے لگے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہوجائے گی۔ احناف کے نزدیک کھانا پہلے کھانے کی علت یہ ہے کہ کھانا چھوڑ کر نماز میں مشغول ہوجانے سے دل ودماغ کھانے کی طرف لگا رہے گا اور نماز میں خشوع پیدا نہ ہوسکے گا۔

۲۵۹: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یُصَلِّ بِهِمْ

۳۳۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا وَکِیْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ یَزِیْدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَیْلِ ابْنِ مَیْسَرَةَ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا فِیْ مُصَلَّنَا یَتَحَدَّثُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ یَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِیَتَقَدَّمْ بَعْضُکُمْ حَتّٰی اُحَدِّثَکُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمَّهُمْ وَلْیَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ قَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ مِنَ الزَّائِرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذِنَ لَهٗ فَلَا بَاْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ بِهٖ قَالَ اِسْحٰقُ بِحَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ وَشَدَّدَ فِیْ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ اَحَدٌ بِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَاِنْ اَذِنَ لَهٗ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَکَذٰلِکَ فِی الْمَسْجِدِ لَا یُصَلِّیْ بِهِمْ فِی الْمَسْجِدِ اِذَا زَارَهُمْ یَقُوْلُ یُصَلِّیْ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

۲۵۹: باب جو آدمی کسی کی ملاقات کے لئے جائے وہ ان کی امامت نہ کرے

۳۳۸: بدیل بن میسرہ عقیلی، ابوعطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مالک بن حویرث ہماری نماز پڑھنے کی جگہ پر ہمارے پاس آیا کرتے اور ہمیں احادیث سناتے چنانچہ ایک اور نماز کا وقت ہوگیا تو ہم نے ان سے کہا آپؓ نماز پڑھائیں انہوں نے کہا تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تاکہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیوں امامت نہیں کررہا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو کسی قوم کی زیارت کے لئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی نماز پڑھائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ کرامؓ میں سے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے یہ حضرات کہتے ہیں کہ صاحب منزل امامت کا زیادہ حق دار ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر صاحب منزل اجازت دے دے تو امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ امام اسحٰقؒ کا بھی اسی حدیث پر عمل ہے انہوں نے اس بارے میں سختی سے کام لیا وہ فرماتے ہیں کہ صاحب منزل کی اجازت سے بھی نماز نہ پڑھائے اور اسی طرح اگر ان کی مسجد میں ان کی ملاقات کے لئے جائے تو بھی نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔

۲۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ

۲۶۰: باب امام کا دعا کے لئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَآءِ

۳۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيِّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفْرِبْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ حَيِّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِيْ هٰذَا اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَاَشْهَرَ .

اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے

۳۳۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکے اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا کہ وہ اس کے گھر میں داخل ہو گیا اور کوئی شخص کسی کی امامت کرتے ہوئے ان لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لئے دعا کو مخصوص نہ کرے اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان سے خیانت کی اور نماز میں قضائے حاجت (پاخانہ، پیشاب) کو روک کر کھڑا نہ ہو۔اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ حسن ہے۔اور یہ حدیث معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابوامامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔یزید بن شریح کی حدیث ابوحی مؤذن کی ثوبان سے مروی حدیث سے سند کے اعتبار سے اجود اور زیادہ مشہور ہے۔

۲۶۱: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ

۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْاَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ لَايَصِحُّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

۲۶۱: باب وہ امام جس کو مقتدی ناپسند کریں

۳۴۰: حضرت حسنؒ، انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔اور وہ شخص جو "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو)۔اس باب میں ابن عباس، طلحہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث حسن نے رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ امام احمدؒ نے محمد بن قاسم کے متعلق کلام کیا ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

تَکَلَّمَ فِیْهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَضَعَّفَهٗ وَلَیْسَ بِالْحَافِظِ وَقَدْ کَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَؤُمَّ الرَّجُلُ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ فَاِذَا کَانَ الْاِمَامُ غَیْرَ ظَالِمٍ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰی مَنْ کَرِهَهٗ وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ فِیْ هٰذَا اِذَا کَرِهَ وَاحِدٌ اَوِاثْنَانِ اَوْ ثَلٰثَةٌ فَلَا بَأْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ بِهِمْ حَتّٰی یَکْرَهَهٗ اَکْثَرُ الْقَوْمِ ۔

اور وہ انہیں ضعیف کہتے ہیں اور یہ حافظ نہیں ہیں۔ اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک مقتدیوں کے نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی امامت کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر امام ظالم نہ ہو تو گناہ اسی پر ہوگا جو اس کی امامت کو ناپسند کرے گا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی مسئلے میں کہتے ہیں کہ اگر ایک یا دو یا تین آدمی نہ چاہتے ہوں تو امامت کرنے میں کوئی حرج نہیں یہاں تک کہ اکثریت اس کو ناپسند کرے۔

۳۴۱ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ زِیَادِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ کَانَ یُقَالُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اِثْنَانِ امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ قَالَ جَرِیْرٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَسَاَلْنَا عَنْ اَمْرِ الْاِمَامِ فَقِیْلَ لَنَا اِنَّمَا عَنٰی بِهٰذَا الْاَئِمَّةَ الظَّلَمَةَ فَاَمَّامَنْ اَقَامَ السُّنَّةَ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰی مَنْ کَرِهَهٗ ۔

۳۴۱: روایت کی ہم سے ھناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ھلال بن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابوجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے۔ عمرو نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں کے لئے ہے۔ اس عورت کے لئے جو شوہر کی نافرمانی کرے اور وہ امام جو مقتدیوں کے ناراض ہونے کے باوجود امامت کرے۔ جریر منصور کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے امام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد ظالم امام ہے پس اگر وہ سنت پر قائم ہو تو مقتدی گناہ گار ہوں گے یعنی جو اس سے بیزار ہوں گے۔

۳۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ اَبُوْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمْ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ غَالِبٍ اسْمُهٗ حَزَوَّرٌ ۔

۳۴۲: حضرت ابو غالب، ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں بڑھتی، بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آجائے، وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جس کے مقتدی اس کو ناپسند کرتے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور ابوغالب کا نام حزوّر ہے۔

۲۶۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

۲۶۲: باب اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو

۳۴۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّیْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ

۳۴۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چوٹ آگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُ هُمْ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا قِيَامًا فَاِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ .

آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لیے ہے یا فرمایا بے شک امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوہریرہؓ، جابرؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے ان میں سے جابر بن عبداللہ، اُسید بن حضیر اور ابوہریرہؓ بھی ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر امام بیٹھ کر (نماز) پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر (نماز) پڑھیں، انکی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۲۶۳ : بَابُ مِنْهُ

۲۶۳: باب اسی سے متعلق

۳۴۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَرُوِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ مَرَضِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَاَبُوْبَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے تھے آپؐ نے ان کے پہلو میں نماز پڑھی لوگ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے اور ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ صَلّٰی خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَھُوَ قَاعِدٌ.

پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ قَاعِدًا فِی الثَّوْبِ مُتَوَشِّحًا بِہٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھٰکَذَا رَوَاہُ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ ثَابِتٍ وَمَنْ ذَکَرَفِیْہِ عَنْ ثَابِتٍ فَھُوَ اَصَحُّ.

۳۴۵: ہم سے روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد نے ان سے شبابہ بن سوار نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کیا اس حدیث کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور اس حدیث میں ثابت کا ذکر نہیں کیا۔ اور جس راوی نے سند میں ثابت کا ذکر کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) اس حدیث کے مفہوم کا نفیسین کے لئے علماء نے بہت سی توجیہات کی ہیں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ امام کو چاہئے کہ ان مقامات پر دعا نہ کریں جہاں مقتدی دعا نہیں کرتے مثلاً رکوع سجدہ میں قومہ، جلسہ کہ ان مواقع پر عموماً دعا نہیں کی جاتی اگر امام دعا کرے گا تو دعا میں تنہا ہوگا۔ (۲) امام مالکؒ حدیث باب کے واقعہ کو منسوخ مانتے ہیں کیونکہ ایک مرسل روایت میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی آدمی بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کے نزدیک امام بیٹھا ہو اور مقتدی کھڑے ہوں تو نماز درست ہے۔

۲۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِمَامِ یَنْھَضُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ نَاسِیًا

۲۶۴: باب دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا

۳۴۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ نَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ فَنَھَضَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَسَبَّحَ بِہِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِھِمْ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ وَھُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِھِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدٍ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ قَالَ اَحْمَدُ لَا یُحْتَجُّ بِحَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی

۳۴۶: شعبی سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے ایک مرتبہ ہماری امامت کی اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے چنانچہ لوگوں نے ان سے تسبیح کہی اور انہوں نے تسبیح کہی لوگوں سے۔ جب نماز پوری ہوئی تو سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، سعدؓ اور عبداللہ بن بحینہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث انہی سے کئی طریق سے مروی ہے اور بعض لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ امام احمدؒ ان کی حدیث کو حجت نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں لیکن میں ان سے روایت اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى هُوَ صَدُوْقٌ وَلَا اَرْوِىْ عَنْهُ لِاَنَّهُ لَايَدْرِىْ صَحِيْحَ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَكُلُّ مَنْ كَانَ مِثْلَ هٰذَا فَلَا اَرْوِىْ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَوٰى سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٌ الْجُعْفِىُّ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ تَرَكَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَغَيْرُ هُمَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مَضٰى فِىْ صَلٰوتِهٖ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ رَاٰى قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَمَنْ رَاٰى قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَحَدِيْثُهٗ اَصَحُّ لِمَارَوَى الزُّهْرِىُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ .

لئے نہیں کرتا کہ وہ صحیح اور ضعیف میں پہچان نہیں رکھتے۔ ان کے علاوہ بھی جو اسطرح کا راوی ہو میں اس سے روایت نہیں کرتا یہ حدیث کئی طرق سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شبیل سے انہوں نے قیس بن ابوحازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے اور جابر جعفیؒ کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے اور یحییٰ بن سعیدؒ اور عبدالرحمٰنؒ بن مہدی وغیرہ نے ان سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے (تشہد سے پہلے) تو نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ سلام پھیرنے سے پہلے اور بعض حضرات کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ جو حضرات سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے قائل ہیں ان کی حدیث اصح ہے اس حدیث کو زہری نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انہوں نے عبداللہ بن بحینہؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِىِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهٖ مَنْ خَلْفَهٗ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۷: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے کہا کہ ہمیں نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہؓ نے جب وہ دو رکعت پڑھ چکے تو بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدے کئے سہو کے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مغیرہ بن شعبہؓ ہی سے کئی طرق سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے۔

۲۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ

۲۶۵: باب قعدہ اولیٰ کی مقدار

۳۴۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَااَبُوْدَاوُدَ هُوَ

۳۴۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ نَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ لَّا يُطِيْلَ الرَّجُلُ الْقُعُوْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَلاَ يَزِيْدَ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَ قَالُوْا اِنْ زَادَعَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهٖ .

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھنے پر تشہد اوّل میں بیٹھتے تو گویا کہ وہ گرم پتھروں پر بیٹھے ہوں (یعنی جلدی سے اٹھے) شعبہ کہتے ہیں پھر سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ہونٹ ہلائے اور کچھ کہا پس میں نے کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھی کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مگر ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے اور اس میں تشہد میں اضافہ نہ کیا جائے اگر اضافہ کر لیا تو سجدہ سہو کرے۔ شعبی رحمہ اللہ وغیرہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِ شَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۶۶: باب نماز میں اشارہ کرنا

۳۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَ شَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَآءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلاَلٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَآئِشَةَ .

۳۴۹: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پاس سے گزرا تو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے جواب دیا اشارے سے۔ راوی کو شک ہے کہ شائد صہیب نے یہ بھی کہا کہ آپ ﷺ نے انگلی سے اشارہ کر کے جواب دیا۔ اس باب میں حضرت بلالؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَاهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حَيْثُ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ

۳۵۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلالؓ سے پوچھا نبی اکرم ﷺ نماز کی حالت میں تمہارے سلام کا جواب کیسے دیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صہیب کی حدیث حسن ہے ہم اسے لیث کی بکیر سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں نے بلالؓ سے کہا جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو مسجد بنو عمرو بن عوف میں نماز پڑھتے ہوئے سلام کرتے تو آپ کس طرح جواب دیتے تھے انہوں نے کہا کہ اشارہ کر دیتے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میرے نزدیک

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِشَارَۃً وَکِلاَ الْحَدِیْثَیْنِ عِنْدِیْ صَحِیْحٌ لِاَنَّ قِصَّۃَ حَدِیْثِ صُھَیْبٍ غَیْرُ قِصَّۃِ حَدِیْثِ بِلاَلٍ وَاِنْ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوٰی عَنْھُمَا فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ سَمِعَ مِنْھُمَا جَمِیْعًا۔

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلالؓ دونوں الگ الگ ہیں اگرچہ حضرت ابن عمرؓ ان دونوں سے روایت کرتے ہیں ہوسکتا ہے ابن عمرؓ نے ان دونوں سے سنا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں سلام کا جواب دینا جائز نہیں البتہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا امام شافعیؒ کے نزدیک مستحب ہے۔ امام مالکؒ، ام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن کراہت کے ساتھ۔ اس لئے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ اس ناسخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۶۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ التَّسْبِیْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقَ لِلنِّسَآءِ

۲۶۷: باب مردوں کے لئے تسبیح[1] اور عورتوں کے لئے تصفیق[2]

۳۵۱: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَسَھْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ اِذَا اسْتَاْذَنْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ سَبَّحَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

۳۵۱: حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے (یعنی اگر امام بھول جائے تو اسے مطلع کرنے کے لیے)۔ اس باب میں حضرت علی، سہیل بن سعدؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ ''سبحان اللہ'' کہتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ حدیث ابوہریرۃؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ التَّثَاؤُبِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۶۸: باب نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوۃِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ وَجَدِّ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

۳۵۲: حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جمائی لینا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے پس اگر تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہوسکے منہ بند کر کے روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں ابوسعید خدریؓ اور عدی بن ثابتؓ کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرۃؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کی ایک

---

[1] تسبیح کا مطلب ہے سبحان اللہ کہنا (مترجم) [2] تصفیق کا مطلب ہے کہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو الٹے ہاتھ کی پشت پر مارا جائے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَحِیْحٌ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ التَّثَاؤُبَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ اِنِّی لَاَرُدُّالتَّثَاؤُبَ بِالتَّنَحْنُحِ .

جماعت نے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ کہا ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں میں کنگھار کے ذریعے جمائی کو لوٹا دیتا ہوں۔

۲۶۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوۃَ الْقَاعِدِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ صَلٰوۃِ الْقَائِمِ

۲۶۹: باب بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

۳۵۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ نَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَھُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی قَائِمًافَھُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاھَا قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاھَا نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَالسَّائِبِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۳۵۳: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا جو کھڑے ہو کر نماز پڑھے وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف اجر ہے اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ اور سائبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۴: وَقَدْرُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّہٗ یَقُوْلُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الْمَرِیْضِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ ھَنَّادٌ قَالَ نَاوَکِیْعٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَایَۃِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ وَقَدْ رَوٰی اَبُوْ اُسَامَۃَ وَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ نَحْوَرِوَایَۃِ عِیْسَی ابْنِ یُوْنُسَ وَمَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ .

۳۵۴: اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بھی اسی سند کے ساتھ لیکن وہ اس میں کہتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ نے فرمایا میں نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں۔ فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر۔ اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر۔ اس حدیث کو ھناد، وکیع سے وہ ابراہیم بن طہمان سے اور وہ معلم سے اسی اسناد سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے حسین بن معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مثل روایت کی ہو۔ ابواسامہ اور کئی راوی حسین بن معلم سے عیسیٰ بن یونس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نمازوں کے بارے میں ہے۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِنْ شَآءَ الرَّجُلُ صَلّٰی صَلٰوۃَ التَّطَوُّعِ قَائِمًا وَجَالِسًا

۳۵۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہ حسن نے کہا آدمی نفل نماز چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَمُضْطَجِعًا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيْ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ وَرِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ صَلّٰى جَالِسًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هٰذَا لِلصَّحِيْحِ وَلِمَنْ لَيْسَ لَهُ عُذْرٌ فَاَمَّا مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ اَوْغَيْرِهٖ فَصَلّٰى جَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ .

۲۷۰: بَابُ فِيْ مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

۲۵۶: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَءُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَاِذَابَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اَوْاَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَوَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَاَوَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْعَمَلُ عَلٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ كَاَنَّهُمَا رَاَيَا كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ

بیٹھ کر یا چاہے لیٹ کر۔ اور مریض کی جو بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر وہ بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ سیدھا لیٹ کر پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے۔ اس حدیث کے متعلق سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے یہ تندرست شخص کے لئے ہے اور جو معذور ہو یا مریض ہو تو اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ملے گا اور بعض احادیث کا مضمون سفیان ثوریؒ کے اس قول کے مطابق ہے۔

۲۷۰: باب نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

۳۵۶: حضرت حفصہؓ (ام المؤمنین) فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے اور اس میں جب کوئی سورت پڑھتے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ طویل سے طویل ہوتی جاتی۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث حفصہؓ حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب ان کی قرأت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے پھر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَحِیْحًا مَعْمُوْلاً بِھِمَا.

پر عمل ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَامَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَ تِہٖ قَدْرُمَایَکُوْنُ ثَلاَثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَ سَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے پس قرأت بھی بیٹھ کر کرتے اور جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت شروع کر دیتے پھر رکوع وسجود کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاھُشَیْمٌ اَنَا خَالِدٌ وَھُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ سَاَلْتُھَا عَنْ صَلاَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِہٖ قَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلاً طَوِیْلاً قَائِمًا وَلَیْلاً طَوِیْلاً قَاعِدًا فَاِذَاقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَوَھُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ جَالِسٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۵۸: حضرت عبداللہ بن شقیقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا آپ کافی رات کھڑے ہو کر اور کافی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اگر کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع وسجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنِّیْ لَاَ سْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ فِی الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

۲۷۱: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں

۳۵۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَامَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَ سْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ قَتَادَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جب نماز کے دوران میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس خوف سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت قتادہؓ، ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔

۲۷۲: بَابُ مَاجَاءَ لاَ تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ

۲۷۲: باب جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی

۳۶۰: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا قَبِیْصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ صَفِیَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَ

۳۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَآئِضِ اِلَّابِخِمَارٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَآئِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اَدْرَکَتْ فَصَلَّتْ وَشَیْءٌ مِنْ شَعْرِھَا مَکْشُوْفٌ لَا تَجُوْزُ صَلٰوتُھَا وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ صَلٰوۃُ الْمَرْاَۃِ وَشَیْءٌ مِنْ جَسَدِھَا مَکْشُوْفٌ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَقَدْ قِیْلَ اِنْ کَانَ ظَھْرُ قَدَمَیْھَا مَکْشُوْفًا فَصَلَاتُھَا جَائِزَۃٌ.

عنہ سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہوجائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے نماز جائز نہیں ہوگی یہ امام شافعیؒ کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ عورت کے جسم سے کچھ حصہ بھی ننگا ہوتو نماز نہیں ہوگی۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ اگر اس کے پاؤں کھلے رہ جائیں تو اس صورت میں نماز ہوجائیگی۔

۲۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۳: باب نماز میں سدل مکروہ ہے

۳۶۱: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا قَبِیْصَۃُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عِسْلِ ابْنِ سُفْیَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَانَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِسْلِ بْنِ سُفْیَانَ وَقَدِاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ فَکَرِہَ بَعْضُھُمُ السَّدْلَ فِی الصَّلٰوۃِ وَ قَالُوْ ھٰکَذَا تَصْنَعُ الْیَھُوْدُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّمَا کُرِہَ السَّدْلُ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَالَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاَمَّا اِذَا سَدَلَ عَلَی الْقَمِیْصِ فَلَا بَاْسَ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَکَرِہَ ابْنُ الْمُبَارَکِ السَّدْلَ فِی الصَّلٰوۃِ.

۳۶۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل[1] سے منع فرمایا۔اس باب میں ابو جحیفہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کو ہم عطاء کی ابوہریرہؓ سے مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے وہ عسل بن سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا نماز میں سدل کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض علماء کے نزدیک نماز میں سدل مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے اور بعض علماء سدل کو اس صورت میں مکروہ کہتے ہیں کہ جسم پر ایک ہی کپڑا ہو لیکن اگر کرتے یا قمیض پر سدل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ امام احمدؒ کا قول ہے ابن مبارکؒ کے نزدیک بھی نماز میں سدل مکروہ ہے۔

۲۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۴: باب نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے

۳۶۲: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ

۳۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے

---

[1] سدل۔رومال یا چادر وغیرہ کو سر یا کندھوں پر رکھ کر اس کے دونوں سرے نیچے چھوڑ دینا یا پھر ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر رکوع اور سجود ادا کرنا کہ دونوں ہاتھ بھی کپڑے کے اندر ہوں سدل کہلاتا ہے اور یہ مکروہ ہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ذَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ.

لئے کھڑا ہو تو کنکریاں نہ ہٹائے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

۳۶۳ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً كَاَنَّهٗ رُوِيَ عَنْهُ رُخْصَةٌ فِي الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۳۶۳ : حضرت معقیب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں ہٹانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی بن ابوطالب، حذیفہ، جابر بن عبداللہ اور معقیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریاں ہٹانے کو مکروہ کہا ہے اور فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کنکریاں ہٹانے کی اجازت دی ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۷۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۷۵ : باب نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے

۳۶۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ كَرِهَ عَبَّادٌ النَّفْخَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ نَفَخَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَهٗ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهٗ رَبَاحٌ.

۳۶۴ : حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو جسے ہم افلح کہتے تھے دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دے۔ احمد بن منیع فرماتے ہیں کہ عباد نماز میں پھونکنے کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں کہ ہم اسی قول پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کو ابوحمزہ سے روایت کیا ہے اور کہا کہ وہ لڑکا ہمارا مولیٰ تھا اس کو رباح کہتے تھے۔

۳۶۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهٗ رَبَاحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ

۳۶۵ : روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبیؒ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون سے انہوں نے ابوحمزہ سے اسی اسناد سے اسی کی مثل روایت اور کہا یہ لڑکا ہمارا غلام تھا اسے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اُمِّ سَلَمَۃَ اِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِذَاکَ وَمَیْمُوْنٌ اَبُوْحَمْزَۃَ قَدْضَعَّفَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی النَّفْخِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنْ نَفَخَ فِی الصَّلٰوۃِ اسْتَقْبَلَ الصَّلٰوۃَ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُکْرَہُ النَّفْخُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاِنْ نَفَخَ فِیْ صَلٰوتِہٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُہٗ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

رباح کہا جاتا تھا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ کی سند قوی نہیں بعض علماء میمون ابوحمزہ کوضعیف کہتے ہیں۔ نماز میں پھونکیں مارنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک اگر کوئی نماز میں پھونک دےتو دوبارہ نماز پڑھے یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہ احمد اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔

۲۷۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۶: باب نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

۳۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَااَبُوْاُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اِنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْکَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ الْاِخْتِصَارَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالْاِخْتِصَارُ ھُوَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ یَدَہٗ عَلٰی خَاصِرَتِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ وَکَرِہَ بَعْضُھُمْ اَنْ یَّمْشِیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَیُرْوٰی اَنَّ اِبْلِیْسَ اِذَا مَشٰی یَمْشِیْ مُخْتَصِراً.

۳۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک نماز میں احتصار مکروہ ہے اور احتصار کا معنیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنے پہلو (کوکھ) پر ہاتھ رکھے۔بعض علماء پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں۔روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس (شیطان) جب چلتا ہےتو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

۲۷۷ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ کَفِّ الشَّعْرِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۷۷: باب بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۶۷: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَاعَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَاابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّہٗ مَرَّبِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَھُوَیُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَہٗ فِیْ قَفَاہُ فَحَلَّھَافَالْتَفَتَ اِلَیْہِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰی صَلٰوتِکَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ ذٰلِکَ کِفْلُ الشَّیْطَانِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ

۳۶۷: سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ابورافع سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حسن بن علیؓ کے پاس سے گزرے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور (بالوں کا) جوڑا گدی پر باندھا ہوا تھا۔ابورافعؓ نے اسے کھول دیا اس پر حسنؓ نے غصہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔اس باب میں ام سلمہؓ اور عبداللہ بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُّصَلِّىَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَعْقُوْصٌ شَعْرُهٗ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى هُوَ الْقُرَشِىُّ الْمَكِّىُّ وَهُوَ اَخُوْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى.

عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابورافع رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ نماز میں بالوں کو باندھنا مکروہ ہے۔ عمران بن موسیٰ قریشی مکی ہیں اور ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

۲۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِى التَّخَشُّعِ فِى الصَّلٰوةِ

۲۷۸: باب نماز میں خشوع

۳۶۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ نَا عَبْدُرَبِّهٖ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِىْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِرَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ فَاَخْطَاَ فِىْ مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ اَبِىْ اَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَاِنَّمَا هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ.

۳۶۸: حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ خشوع، عاجزی، سکون اور دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ہے راوی کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اپنے رب کی طرف کہ ان کا اندورنی حصہ اپنے منہ کی طرف رہے اور پھر کہنا اے رب اے رب۔ اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ کے علاوہ دوسرے راوی اس حدیث میں یہ کہتے ہیں " مَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ " جو اسطرح نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا ہے کہ شعبہ نے یہ حدیث عبدربہ سے روایت کرتے ہوئے کئی جگہ غلطی کی ہے اور کہا روایت ہے انس بن ابوانس سے اور وہ عمران بن ابوانس ہیں دوسرا کہا روایت ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ دراصل عبداللہ بن نافع بن العمیاء ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے۔ تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور دراصل روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ حدیث لیث بن سعد، شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ فِى الصَّلٰوةِ

۲۷۹: باب نماز میں پنجے میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے

۳۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ

۳۶۹: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَ ہٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَایُشَبِّکَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَاِنَّہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَرَوٰی شَرِیْکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَحَدِیْثُ شَرِیْکٍ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کا ارادہ کر کے نکلے تو ہرگز اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے اس لئے کہ وہ نماز میں ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ کعب بن عجرہؓ کی حدیث کوئی راویوں نے ابن عجلان سے لیث کی حدیث کی مثل نقل کیا ہے اور شریک، محمد بن عجلان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۲۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ طُوْلِ الْقِیَامِ فِی الصَّلٰوۃِ

۲۸۰: باب نماز میں دیر تک قیام کرنا

۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ۔

۳۷۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا لمبے قیام والی نماز (جس نماز میں قیام لمبا ہو) اس باب میں عبداللہ بن حبشیؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرق سے جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے۔

۲۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَثْرَۃِ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

۲۸۱: باب رکوع اور سجدہ کی کثرت

۳۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ ھِشَامٍ الْمُعَیْطِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْدَانُ بْنُ اَبِیْ طَلْحَۃَ الْیَعْمُرِیُّ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَنْفَعُنِی اللّٰہُ بِہٖ وَیُدْخِلُنِی اللّٰہُ الْجَنَّۃَ فَسَکَتَ عَنِّیْ مَلِیًّاثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالسُّجُوْدِفَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَادَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَسَاَلْتُہٗ عَمَّاسَاَلْتُ عَنْہُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

۳۷۱: معدان بن طلحہ یعمریؒ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے ملاقات کی اور پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے اور جنت میں داخل فرمائے۔ حضرت ثوبانؓ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''سجدہ لازم پکڑو'' میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ''جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ معدانؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابوداؤد سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا جو ثوبانؓ سے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ''سجدہ لازم پکڑو'' اور پھر نبی اکرم ﷺ نے وہی ارشاد سنایا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُلِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ فَاطِمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ طُوْلُ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اَفْضَلُ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا حَدِيْثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ اَمَّابِالنَّهَارِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُوْلُ الْقِيَامِ اِلَّااَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَاْتِيْ عَلَيْهِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِفِيْ هٰذَااَحَبُّ اِلَيَّ لِاَنَّهُ يَاْتِيْ عَلٰى جُزْئِهٖ وَقَدْ رَبِحَ كَثْرَةَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اِنَّمَا قَالَ اِسْحٰقُ هٰذَا لِاَنَّهُ كَذَا وُصِفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوُصِفَ طُوْلُ الْقِيَامِ وَاَمَّابِالنَّهَارِ فَلَمْ يُوْصَفْ مِنْ صَلٰوتِهٖ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ مَاوُصِفَ اللَّيْلُ.

جو حضرت ثوبانؓ نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابی فاطمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبانؓ اور ابودرداء کی حدیث کثرتِ سجود کے بارے میں حسن صحیح ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع وسجود کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے دونوں قسم کی روایات مروی ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع وسجود افضل ہیں سوائے اس کے کہ کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو۔ پس میرے (اسحٰق) کے نزدیک اس میں رکوع وسجود کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع وسجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام اسحٰقؒ نے یہ بات اس لئے کہی کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز اسی طرح بیان کی گئی کہ آپؐ رات کو لمبا قیام فرماتے لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپؐ سے کچھ منقول نہیں۔

۲۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۸۲: باب سانپ اور بچھو کو نماز میں مارنا

۳۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَكَرِهَ

۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ چیزوں بچھو اور سانپ کو مارنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا مکروہ ہے۔ ابراہیمؒ نے فرمایا نماز

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَتْلَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلاً وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

میں شغل ہے (یعنی ایسی مشغولیت ہے کہ کوئی اور کام کرنا منع ہے) لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

۲۸۳: باب سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا

۳۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَانَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

۳۷۳: حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدیؓ (حلیف بنی عبدالمطلب)) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں تشہد اوّل کی بجائے کھڑے ہوگئے۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدے کئے اور یہ سجدے قعدہ اولیٰ کے بدلے میں تھے جسے آپ ﷺ بھول گئے تھے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے بھی روایت ہیں۔

۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى وَاَبُوْدَاوٗدَ قَالَا نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَالسَّآئِبَ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرٰى سُجُوْدَ السَّهْوِ كُلَّهٗ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُوْلُ هٰذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهٖ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَيَذْكُرُ اَنَّ اٰخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى هٰذَا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكٌ اَبُوْهُ وَبُحَيْنَةُ اُمُّهٗ هٰكَذَا اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَتٰى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ اَوْ بَعْدَهٗ فَرَاٰى

۳۷۴: محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ اور سائب القاریؓ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں ابن بحینہ کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم دوسری احادیث کے لئے ناسخ کا درجہ رکھتا ہے۔ اور مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا آخری فعل یہی تھا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کے تشہد پر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہوجائے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے گا یعنی ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق اور عبداللہ بن بحینہ وعبداللہ بن مالکؓ بن بحینہؓ ہیں۔ مالک ان کے والد اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں مجھے اسحٰقؒ بن منصور سے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کیا جائے یا سلام سے پہلے۔ بعض اہل علم کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بَعْضُهُمْ اَنْ يَّسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُ هُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَقَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّرَبِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَاكَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلٰوةِ فَبَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا كَانَ نُقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَقَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ قَالَ اَحْمَدُ مَارُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلٌّ عَلٰى جِهَتِهٖ يَرٰى اِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَاِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًافَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلٰى جِهَتِهٖ وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌفَاِنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِفِيْهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَقَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ سَهْوٍلَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌفَاِنْ كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلٰوةِ يَسْجُدُ هُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا يَسْجُدُ هُمَا قَبْلَ السَّلَامِ.

کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے اور یہ اکثر فقہائے حنفیہ کا قول ہے جیسے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے یہ مالک بن انسؒ کا قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں جس صورت میں جس طرح نبی ﷺ سے سجدہ سہو مروی ہے اسی صورت سے کیا جائے۔ ان کے نزدیک اگر دو رکعتوں کے بعد تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو ابن بحینہ کی حدیث کے مطابق سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے اور اگر ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لے تو سجدہ سہو سلام کے بعد کرے۔ اور اگر ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر لیا ہو تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے (یعنی نماز پوری کر کے) پس جو جس طرح نبی ﷺ سے مروی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور اگر کوئی ایسی صورت ہو جائے جس میں آپ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں تو ہمیشہ سجدہ سہو سلام سے پہلے کیا جائے۔ اسحٰقؒ بھی امام احمدؒ کے قول ہی کے قائل ہیں البتہ آپؒ (اسحٰقؒ) فرماتے ہیں جہاں کوئی روایت نہیں وہاں دیکھا جائے اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور اگر کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

۲۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

۲۸۴: باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا

۳۷۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَفِي الصَّلَاةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَاسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌوَمَحْمُوْدُبْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ

۳۷۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کے دوسجدے کیے۔ اس باب میں معاویہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَيُّوْبُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلٰوتُهُ جَائِزَةٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۳۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دونوں سجدے کیے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو ایوب اور کئی راویوں نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض علماء کا عمل ہے کہ اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہے بشرطیکہ سجدہ سہو کرے اگرچہ چوتھی رکعت میں نہ بھی بیٹھا ہو۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں اور چوتھی رکعت میں تشہد (التحیات) کی مقدار میں بیٹھا تو نماز فاسد ہوگئی، سفیان ثوریؒ اور بعض اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۲۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۲۸۵: باب سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا

۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ اَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ رَوٰى عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

۳۷۸: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس میں بھول گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسجدے کیے اور پھر تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن سیرین، ابومہلب سے (جو ابوقلابہ کے چچا ہیں) دوسری حدیث روایت کرتے ہیں۔ محمد نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے اور انہوں نے ابومہلب سے روایت کی ہے ابومہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمروؓ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام معاویہ بن عمروؓ ہے۔ عبدالوہاب ثقفی، ہشیم اور کئی راوی خالد حذاء سے اور وہ ابوقلابہ سے یہ حدیث طویل روایت کرتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ بِطُوْلِهٖ وَهُوَحَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيْهِمَا وَ يُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيْهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيْمٌ وَاِذَا سَجَدَ هُمَا قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ .

یہ حدیث عمران بن حصینؓ کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیرلیا تو ایک شخص جسے حرباق کہتے ہیں کھڑا ہوا.....آخر تک۔ اہل علم کا سجدہ سہو کے تشہد میں اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں (یعنی سجدہ سہو میں) تشہد اور سلام نہیں ہے اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے تو تشہد نہ پڑھے یہ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے دونوں فرماتے ہیں کہ جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

خلاصۃ الابواب: نبی کریم ﷺ سے سلام سے پہلے اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ثابت ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے سلام کے بعد والی احادیث کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا افضل ہے۔ سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے یہی جمہور کا مذہب ہے

۲۸۶: بَابُ فِيْمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

۲۸۶: باب جسے نماز میں کمی یا زیادتی کا شک ہو

۳۷۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَاهِشَامُ نِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّيْ فَلَا يَدْرِيْ كَيْفَ صَلّٰى فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَجَالِسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِنْ غَيْرِهٰذَا الْوَجْهِ وَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُ كُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَاِذَا شَكَّ فِي الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَيَسْجُدُ فِيْ ذٰلِكَ

۳۷۹: یحییٰ بن ابوکثیر، عیاض بن ھلال سے نقل کرتے ہیں کہ ہلال نے ابوسعیدؓ سے کہا کہ ہم میں کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو کیا کرے؟ ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو اسے چاہیے کہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید حسن ہے۔ اور یہ حدیث ابوسعیدؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایک اور دو (رکعت) میں شک میں پڑ جائے تو انہیں ایک سمجھے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو سمجھے اور اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے اصحاب اسی پر عمل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamicurdubook.blogspot.com

سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَاشَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيُعِدْ.

کرتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں تو دوبارہ نماز پڑھے۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۸۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ (نمازی) نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ایسی صورت پائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوْثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَدْرِثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْاَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلٰثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۸۱: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک تو وہ ایک ہی شمار کرے اور اگر دو اور تین (رکعتوں) میں شک ہو تو دو شمار کرے پھر اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین شمار کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہی سے اس کے علاوہ بھی کئی اسناد سے مروی ہے اسے زہریؒ، عبیداللہؒ بن عبداللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۲۸۷: باب ظہر وعصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

۳۸۲: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ وَهُوَ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ

۳۸۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے آپ ﷺ سے عرض کیا: نماز کم ہوگئی یا آپ ﷺ بھول گئے یارسول اللہ ﷺ؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین نے صحیح کہا ہے؟ لوگوں (صحابہؓ)

www.islamicurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَقُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَذِي الْيَدَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا تَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا اَوْمَا كَانَ فَاِنَّهٗ يُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَاعْتَلُّوْا بِاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَمَّا الشَّافِعِيُّ فَرَاٰى هٰذَا حَدِيْثًا صَحِيْحًا فَقَالَ بِهٖ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ اِذَا اَكَلَ نَاسِيًا فَاِنَّهٗ لَا يَقْضِيْ وَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقُوْا هٰؤُلَاۤءِ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْيَانِ فِيْ اَكْلِ الصَّائِمِ لِحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنْ تَكَلَّمَ الْاِمَامُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ قَدْ اَكْمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهٗ لَمْ يُكْمِلْهَا يُتِمُّ صَلٰوتَهٗ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تُزَادُ وَتُنْقَصُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُوالْيَدَيْنِ وَهُوَ عَلٰى يَقِيْنٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَنَّهَا تَمَّتْ وَلَيْسَ هٰكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتَكَلَّمَ عَلٰى مَعْنٰى مَاتَكَلَّمَ ذُوالْيَدَيْنِ لِاَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ قَالَ اَحْمَدُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

نے عرض کیا جی ہاں ۔ پس آپؐ کھڑے ہوئے اور باقی کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے جیسے کہ وہ سجدہ کیا کرتے تھے یا اس سے طویل بھی تکبیر کہی اور اٹھے اور اس کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا کرتے تھے یا اس سے طویل کیا۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، ابن عمرؓ اور ذوالیدین سے بھی روایت ہے ۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرۃؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے ۔ بعض اہل کوفہ کہتے ہیں کہ اگر کلام کرلیا بھول کر یا جہالت کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے تو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی ان کا کہنا ہے کہ حدیث باب نماز میں کلام کی ممانعت سے پہلے کی ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث کو صحیح جانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث اس حدیث سے اصح ہے جس میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر روزہ دار کچھ بھول کر کھا پی لے تو قضا نہ کرے کیونکہ یہ تو اللہ کا اس کو عطا کردہ رزق ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات روزہ دار کے عمداً اور بھول کر کھانے میں تفریق کرتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرۃؓ کی حدیث ہے امام احمدؒ حضرت ابوہریرۃؓ کی حدیث باب کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر امام نے اس گمان کے ساتھ بات کی کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں ہوئی تو نماز کو مکمل کرے اور جو مقتدی یہ جانتے ہوئے بات کرے کہ اس کی نماز نامکمل ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ ان کا استدلال اس سے ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں فرائض میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ پس ذوالیدین کا بات کرنا اس لئے تھا کہ ان کے خیال میں نماز مکمل ہوچکی تھی لیکن اس موقع پر ایسا نہیں تھا۔ کسی کے لئے اب جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی صورت میں بات کرے کیونکہ فرائض میں کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امام احمدؒ کا کلام بھی اسی کے مشابہ ہے۔ اسحٰق کا قول بھی امام احمدؒ کی طرح ہے۔

خلاصۃ الابواب: رکعتوں کی تعداد میں شک ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تفصیل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہے کہ اگر نمازی کو پہلی بار شک ہوا ہے تو اعادہ صلوٰۃ (لوٹانا) واجب ہے اگر شک پیش آتا رہتا ہے تو غور وفکر کرے جس طرف غالب گمان ہو جائے اس پر عمل کرے اگر کسی جانب غالب گمان نہ ہو تو بناء علی الاقل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ امام ابو حنیفہؒ نے تمام احادیث پر عمل کیا ہے (۱) اس پر اجماع ہے کہ نماز کے دوران کلام اگر جان بوجھ کر ہو تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر بھولے سے ہو تب بھی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ذوالیدین صحابیؓ کے کلام کا واقعہ منسوخ ہے قرآنی آیت سے اور کئی احادیث مبارکہ سے۔

۲۸۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی النِّعَالِ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَلَمَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْہِ قَالَ نَعَمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِوبْنِ حُرَیْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَاَوْسٍ الثَّقَفِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَطَآءٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ شَیْبَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ۔

۲۸۸: باب جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا

۳۸۳: حضرت سعید بن یزید ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن ابی حبیبہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عمرو بن حریثؓ، شداد بن اوسؓ، اوس ثقفیؓ، ابوہریرہؓ اور عطاء (بنو شیبہ کے ایک شخص) سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

(ف) مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی سرزمین ایسی ہے کہ اس میں روڑے وغیرہ ہوتے ہیں اگر ایک جگہ کچھ چیز لگ گئی تو دوسری جگہ وہ رگڑ یا چلنے سے صاف ہو جاتی ہے افغانستان وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہے بخلاف برصغیر کے اکثر حصے کے کہ یہاں ایسا نہیں ہے۔

۲۸۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَانَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّۃَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَافِ بْنِ اَیْمَآءَ بْنِ رَحْضَۃَ الْغِفَارِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الْبَرَآءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَرَاٰی بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمُ الْقُنُوْتَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَھُوَقَوْلُ الشَّافِعِیِّ

۲۸۹: باب فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا

۳۸۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ وتابعینؒ فجر میں دعائے قنوت پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ اِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَاِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْاِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ لِجُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ.

البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کے لئے دعا کرے ۔(اس صورت میں دعاء قنوت پڑھے اور دعا کرے)

۲۹۰: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْقُنُوْتِ

۲۹۰: باب قنوت کو ترک کرنا

۳۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَابَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

۳۸۵: ابو مالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا ابا جان آپ نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر فاروق، عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علیؓ بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال تک آپ نماز پڑھتے رہے ۔ کیا یہ حضرات قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ نئی چیز نکلی ہے (بدعت ہے)

۳۸۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِنْ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَاِنْ لَّمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَاخْتَارَ اَنْ لَّا يَقْنُتَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى اَبُوْمَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ.

۳۸۶: ہم سے روایت کی صالح بن عبداللہؒ نے انہوں نے ابو عوانہؒ سے انہوں نے ابو مالک اشجعیؒ سے (اسی سند کے ساتھ) اس کے ہم معنی حدیث ۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے ۔ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور اگر صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھے تب بھی اچھا ہے البتہ انہوں نے قنوت نہ پڑھنے کو اختیار کیا ہے ۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک فجر میں قنوت نہیں ہے ۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے ۔

خلاصۃ الابواب: امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت مسنون نہیں ہے البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگئی تو اس زمانہ میں قنوت نازلہ پڑھنا مسنون ہے ۔

۲۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ

۲۹۱: باب جو چھینکے نماز میں

۳۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا

۳۸۷: حضرت رفاعہ بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے نماز کے دوران چھینک آ گئی تو میں نے کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ......" (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت پاکیزہ تعریف اور بابرکت تعریف اس کے اندر اور اوپر جیسے ہمارے رب چاہتا ہے اور پسند

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنُ عَفْرَاءَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُبِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَوَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رِفَاعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ فِي التَّطَوُّعِ لِاَنَّ غَيْرَوَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا اِذَاعَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ اِنَّمَا يَحْمَدُ اللّٰهَ فِي نَفْسِهٖ وَلَمْ يُوَسِّعُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

کرتا ہے پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ آپؐ نے دوبارہ پوچھا کہ نماز میں کس نے بات کی تھی؟ پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا؟ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا نماز میں کس نے بات کی تھی؟ تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ (رفاعہ کہتے ہیں) میں نے کہا" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ......" پس نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اس باب میں حضرت انسؓ، وائل بن حجرؓ اور عامر بن ربیعہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں رفاعہؓ کی حدیث حسن ہے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ کئی تابعینؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے تو اپنے دل میں الحمد للہ کہے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

۲۹۲: بَابُ فِيْ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۸۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ اَنَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِابْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْ نَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَوْنَاسِيًا اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَقَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا تَكَلَّمَ عَامِدًافِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ

۲۹۲: باب نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

۳۸۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوتے تو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے ساتھ بات کر لیتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی " وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" (ترجمہ۔ اور اللہ کے لئے باادب کھڑے ہو جاؤ) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر یا بھول کر نماز میں کلام کرے تو اسے نماز دوبارہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْجَاهِلاً اَجْزَاَهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ.

پڑھنی ہوگی۔

۲۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

۳۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلاً اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ وَاَنَّهُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَمُعَاذٍ وَ وَاثِلَةَ وَاَبِي الْيَسَرِ وَاسْمُهٗ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَرَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوْهُ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ فَاَوْقَفَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مِسْعَرٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَرْفُوْعًا اَيْضًا.

۲۹۳: باب توبہ کی نماز

۳۸۹: حضرت اسماء بن حکم فزاریؒ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو وہ اللہ کے حکم سے مجھے اتنا نفع دیتی تھی جتنا وہ چاہتا تھا۔ اور جب میں کسی صحابیؓ سے حدیث سنتا تو اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم کھاتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔ مجھ سے ابوبکرؓ نے بیان کیا اور سچ کہا ابوبکرؓ نے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں کہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرے پھر نماز پڑھے پھر استغفار کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ کرے (یعنی اس کے لئے معافی یقینی ہے) پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ''وَالَّذِيْنَ اِذَافَعَلُوْا ......'' (ترجمہ اور وہ لوگ جن سے کسی گناہ کا ارتکاب ہوجاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، ابودرداءؓ، انسؓ، ابومعاویہؓ، معاذؓ، واثلہؓ اور ابویسرؓ (جن کا نام کعب بن عمرو ہے) سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت علیؓ کی اس حدیث کو ہم عثمان بن مغیرہ کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے ان سے شعبہ اور کئی راوی نقل کرتے ہوئے ابوعوانہ کی حدیث کی طرح مرفوع کرتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ اور مسعر نے بھی اسے موقوفاً نقل کیا ہے اور اس کو نبی ﷺ کی طرف مرفوع نہیں کیا اور یہ حدیث مصر سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۹۴: بَابُ مَاجَاءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ

۲۹۴: باب بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے

۳۹۰: حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچے سات سال کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز سکھاؤ اور مارو ان کو نماز کے لئے جب وہ دس سال کے ہوجائیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَا مَاتَرَكَ الْغُلَامُ بَعْدَ عَشْرٍ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُعِيْدُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسَبْرَةُ هُوَابْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ وَيُقَالُ وَهُوَابْنُ عَوْسَجَةَ .

۲۹۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَالتَّشَهُّدِ

۳۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ رَافِعٍ وَبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يَتَشَهَّدَ اَوْقَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِذَالَمْ يَتَشَهَّدْ وَسَلَّمَ اَجْزَاَهٗ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَالتَّشَهُّدُ اَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اثْنَتَيْنِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ اَجْزَاَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فَقَالَ اِذَافَرَغْتَ مِنْ هٰذَافَقَدْ قَضَيْتَ مَاعَلَيْكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ هُوَ الْاِفْرِيْقِيُّ وَقَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ

اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ بچہ دس سال کی عمر کے بعد جتنی نمازیں چھوڑے تو ان کی قضا کرے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سبرہ، معبد جہنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۵: باب اگر تشہد کے بعد حدث ہو جائے

۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے حدث (یعنی بے وضو ہو جائے) لاحق ہو جائے تو اس کی نماز جائز ہو گئی۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں اضطراب ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھ چکا ہو اور سلام سے پہلے حدث (وضو ٹوٹ جائے) ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے حدث ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھے یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔امام احمدؒ فرماتے ہیں اگر تشہد نہیں پڑھا اور سلام پھیر لیا تو نماز ہو گئی کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز کی تحلیل اسکا سلام ہے اور تشہد سلام سے کم اہمیت رکھتا ہے اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ دو رکعتوں سے فراغت پر کھڑے ہو گئے تھے اور آپ نے تشہد نہیں پڑھا تھا۔ اسحاق بن ابراہیمؒ کہتے ہیں اگر تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو اس کی نماز ہو جائے گی۔انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں تشہد سکھایا تو فرمایا جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنا عمل (فریضہ) پورا کر لیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ہیں بعض محدثین یحییٰ بن سعید قطان

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ .

اوراحمد بن حنبلؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(فائدہ) احناف کے نزدیک قعدہ آخری یا جس میں نماز سلام سے ختم کی جاتی ہے فعل مصلی سے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ اور اس طرح کی احادیث ہیں جولوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں وہ حدیث وامر رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک۔

۲۹۶: بَابُ مَاجَاءَ اِذَاكَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ

۳۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَااَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرُبْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَ سَمُرَةَ وَاَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُوْدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ لَمْ اَرَبِالْبَصْرَةِ اَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُوْنِيِّ وَعَمْرِوابْنِ عَلِيٍّ وَ اَبُوالْمَلِيحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ .

۲۹۶: باب جب بارش ہورہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے

۳۹۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بارش ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے قیام کی جگہ میں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، سمرہؓ، ابوالملیحؒ (اپنے والد سے) اور عبدالرحمن بن سمرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے بارش اور کیچڑ میں جمعہ اور جماعت کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے ابوزرعہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ان تینوں علی بن مدینی، ابن شاذکونی اور عمرو بن علی سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابوملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَاِدْبَارِ الصَّلٰوةِ

۳۹۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ

۲۹۷: باب نماز کے بعد تسبیح

۳۹۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ اس طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور ان کے پاس مال ہے۔ جس سے وہ غلام آزاد کرتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھ چکو تو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَیَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ ثَلاَثًا وَثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً وَالْحَمدُ لِلّٰہِ ثَلاَثًا وَثَلاَثِیْنَ مَرَّۃً وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَرْبَعًا وَثَلاَثِیْنَ مَرَّۃً وَلاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَشَرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّکُمْ تُدْرِکُوْنَ بِہٖ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلاَ یَسْبِقُکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ خَصْلَتَانِ لاَیُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّادَخَلَ الْجَنَّۃَ یُسَبِّحُ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِیْنَ وَیَحْمَدُہٗ ثَلاَثًا وَثَلاَثِیْنَ وَیُکَبِّرُہٗ اَرْبَعًا وَثَلاَثِیْنَ یُسَبِّحُ اللّٰہَ عِنْدَمَنَامِہٖ عَشْرًا وَیَحْمَدُہٗ عَشْرًا وَیُکَبِّرُہٗ عَشْرًا ۔

سبحان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمدللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ، اللہ اکبر چونتیس (۳۴) مرتبہ اور لا الٰہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھا کرو۔ ان کلمات کے پڑھنے سے تم ان لوگوں کے درجات کو پہنچ جاؤ گے جو تم سے پہلے چلے گئے اور تمہارے بعد کوئی تم سے سبقت نہیں لے سکے گا۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، زید بن ثابتؓ، ابودرداءؓ، ابن عمرؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن غریب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان انہیں اختیار کر لیتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ (۳۳) مرتبہ الحمدللہ (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور سوتے وقت دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔

۲۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الدَّابَّۃِ فِی الطِّیْنِ وَالْمَطَرِ

۲۹۸: باب کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں

۳۹۴: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَاشَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ عَنْ کَثِیْرِابْنِ زِیَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّھُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْتَھَوْا اِلٰی مَضِیْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَمُطِرُوا السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِھِمْ وَالْبِلَّۃُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْھُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَعَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ یُوْمِیُٔ اِیْمَآءً یَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ تَفَرَّدَبِہٖ عُمَرُبْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِیُّ لاَ یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِہٖ وَقَدْ رَوٰی عَنْہُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ وَکَذَا رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ صَلّٰی فِیْ مَآءٍ وَطِیْنٍ عَلٰی دَابَّتِہٖ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ ۔

۳۹۴: عمرو بن عثمان بن یعلیٰ بن مرہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا اور اوپر سے بارش برسنے لگی اور نیچے کیچڑ ہو گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی پھر اپنی سواری کو آگے کیا ور اشارے سے نماز پڑھتے ہوئے ان کی امامت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے کیونکہ صرف عمرو بن رماح بلخی نے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے یہ اور کسی کی روایت معلوم نہیں ہوتی اور ان سے کئی اہل علم روایت کرتے ہیں اور یہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارش اور کیچڑ میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھی۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۲۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَ مَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۹۹: باب نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا

۳۹۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھول گئے چنانچہ آپ ﷺ سے کہا گیا کیا آپؐ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے آپؐ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ

۳۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِبْنِ عَلِيِّ نِ الْجَهْضَمِيُّ نَاسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُيَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَفَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَةٍ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْاهَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمِّلُ بِهَامَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُعَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِهٰذَاالْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ

۳۰۰: باب قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

۳۹۶: حضرت حریث بن قبیصہؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو میں نے دعا مانگی ''اے اللہ مجھے نیک ہم نشین عطا فرما''۔ فرماتے ہیں پھر میں ابوہریرہؓ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان سے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا لہٰذا مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنایئے جو آپؐ نے سنی ہیں شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر یہ صحیح ہوئی تو کامیاب ہوگیا اور نجات پالی اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو یہ بھی نقصان اور گھاٹے میں رہا۔ اگر فرائض میں کچھ نقص ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے نوافل کو دیکھو اگر ہوں تو ان سے اس کمی کو پورا کردو پھر اس کا ہر عمل اسی طرح ہوگا۔ اس باب میں تمیم داری سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ حضرت حسن کے دوست حسن سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رَوٰی بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ حُرَیْثٍ غَیْرَهٰذَا الْحَدِیْثِ وَالْمَشْهُوْرُ هُوَ قَبِیْصَةُ بْنُ حُرَیْثٍ وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا .

اور وہ قبیصہ بن حریث سے اس حدیث کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں اور مشہور قبیصہ بن حریث ہی ہے۔ انس بن حکیم اسی کے ہم معنیٰ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً مِنَ السُّنَّةِ مَالَهٗ مِنَ الْفَضْلِ

۳۰۱: باب جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھنے کی فضلیت

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّازِیُّ نَا الْمُغِیْرَةُ ابْنُ زِیَادٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ هَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُغِیْرَةُ بْنُ زِیَادٍ قَدْتَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ .

۳۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ (۱۲) رکعت سنت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک مکان بنائے گا۔ چار (سنتیں) ظہر سے پہلے (دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا ہے۔

(ف) آج کل بعض لوگ ان سنتوں کو ترک کرتے ہیں اس حدیث سے اس کا مسنون ہونا ثابت ہے احناف کے نزدیک یہ سنن مؤکدہ ہیں۔ یہ روایت اس سند سے غریب ہے لیکن اگلی روایت حسن صحیح ہے۔

۳۹۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ هَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَحَدِیْثُ عَنْبَسَةَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَیْرِوَجْهٍ.

۳۹۸: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے جو نماز ہے اوّل روز کی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عنبسہ کی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث کئی سندوں سے عنبسہ ہی سے مروی ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

۳۹۹ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيْثَ عَآئِشَةَ .

۳۰۲: باب فجر کی دوسنتوں کی فضلیت

۳۹۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دوسنتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔امام احمد بن حنبلؒ نے صالح بن عبداللہ ترمذیؒ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

۴۰۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْعَمَّارٍ قَالَانَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَاسُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَانَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَحْمَدَ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَالنَّاسِ حَدِيْثُ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا وَاَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ اَبِيْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْاَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ .

۳۰۳: باب فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنا

۴۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا رہا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دوسنتوں میں سورۃ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ،انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،ابن عباس رضی اللہ عنہما، حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوریؒ،ابواسحٰقؒ سے صرف ابواحمدؒ کی روایت سے جانتے ہیں اور لوگوں کے نزدیک معروف یہ ہے کہ اسرائیل ابواسحٰقؒ سے روایت کرتے ہیں۔ابواحمدؒ سے بھی یہ حدیث بواسطہ اسرائیل روایت کی گئی ہے اور ابواحمد زبیری ثقہ اور حافظ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے بندار سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواحمد زبیری سے بہتر حافظ نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

۳۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۴۰۱: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ

۳۰۴: باب فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا

۴۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ سَلْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ اِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِيْ وَاِلَّا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَوْمَالَابُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو بات کر لیتے ورنہ نماز کے لئے چلے جاتے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ نے طلوع فجر کے بعد فجر کی نماز پڑھنے تک ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ گفتگو کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) یہ روایت کتنی واضح اور قطعی ہے لیکن بعض لوگ مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد ضرور پڑھتے ہیں۔

۳۰۵ بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

۳۰۵: باب اس بارے میں کہ طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۴۰۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَفْصَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قُدَامَةَ ابْنِ مُوْسٰى وَرَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ مَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

۴۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ۔ اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہیں ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو قدامہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور ان سے کئی حضرات روایت کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا اجماع ہے کہ وہ طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں ۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۳۰۶ :بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۳۰۶: باب فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنے کے بارے میں

۴۰۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ

۴۰۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھ لے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جائے ۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِيْ بَيْتِهٖ اِضْطَجَعَ هٰذَا اِسْتِحْبَابًا.

روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب جانتے ہوئے ایسا کرنا چاہیے۔

خلاصۃ الباب: فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے لیکن حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ لیٹنا حضور ﷺ کی سنن عادیہ میں سے ہے نہ کہ سنن تشریعیہ میں سے یعنی تہجد کی نماز سے تھک جانے کی وجہ سے آپ ﷺ کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے۔

۳۰۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

۳۰۷: باب جب نماز کھڑی ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۴۰۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ مَنِيْعٍ نَارَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا ابْنُ اِسْحٰقَ نَاعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوٰى اَيُّوْبُ وَوَرْقَآءُ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ جُحَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ عِنْدَنَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ اَنْ

۴۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی جماعت کھڑی ہوجائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ایوب، رقاء بن عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم، محمد بن جحادۃ بھی عمرو بن دینار سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ یہ حضرات اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک مرفوع حدیث اصح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔ عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اس حدیث میں صحابہ کرامؓ وغیرہ کا عمل ہے کہ جب جماعت کھڑی ہوجائے تو کوئی شخص فرض نماز کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لَایُصَلِّي الرَّجُلُ اِلَّاالْمَكْتُوْبَةَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

علاوہ کوئی نماز نہ پڑھے۔سفیان ثوریؒ،ابن مبارکؒ شافعی، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) ظہر،عصر،مغرب اور عشاء میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کے کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ان کے نزدیک جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ جماعت بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے۔اس کے علاوہ بہت سے فقہاء صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہونے کے بعد بھی ادا کرتے تھے۔تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔"شرح معانی الآثار ج ١باب الرجل یدخل المسجد "(مترجم)

خلاصۃ الباب: ظہر،عصر،مغرب،عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتیں مالکیہ اور احناف کے نزدیک حدیث باب مستثنیٰ ہیں کہ مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

٣٠٨: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

باب ٣٠٨: جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد انہیں پڑھ لے

٤٠٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ نَاعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِيْ اُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلاً يَاقَيْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ لَانَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَقَالَ سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ عَطَآءُ ابْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مُرْسَلاً وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

٤٠٥: حضرت محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے تو نماز کی اقامت ہوگئی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر نبی اکرم ﷺ پیچھے کی جانب گھومے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ ﷺ نے فرمایا اے قیس ٹھہر جاؤ دونوں نمازیں اکٹھی پڑھو گے۔میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ہم محمد بن ابراہیم کی اسطرح کی روایت سعد بن سعید کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں کہ عطاء بن ابورباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی اور یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔اہل مکہ کی ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ صبح کی قضاء شدہ سنتوں کو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلْاَنْصَارِیِّ وَقَیْسٌ هُوَجَدُّ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ وَیُقَالُ هُوَ قَیْسُ بْنُ عَمْرٍو وَیُقَالُ هُوَ قَیْسُ بْنُ قَهْدٍ وَاِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ قَیْسٍ وَ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَاٰی قَیْسًا

کے بھائی ہیں اور قیس، یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ قیس بن عمرو ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قیس بن فہد ہیں۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض راوی یہ حدیث سعد بن سعید سے اور وہ محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نکلے تو آپ ﷺ نے قیس کو دیکھا۔

۳۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

۳۰۹: باب کہ فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے

۴۰۶: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُکْرَمٍ الْعَمِّیُّ الْبَصْرِیُّ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَاهَمَّامٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ ابْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْهُمَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٰذَا اِلَّا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْکِلَابِیُّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ حَدِیْثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ .

۴۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دوسنتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ حضرت ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ ان کا فعل بھی یہی تھا۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ اور ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ عمرو بن عاصم کلابی کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمیں معلوم نہیں جس نے ہمام سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہو۔ قتادہؒ کی حدیث مشہور ہے وہ نضر بن اوس سے وہ بشیر بن نہیک سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی گویا کہ اس نے فجر کی پوری نماز پالی۔

(ف) احناف فجر کی سنتیں رہ جانے پر طلوع شمس کے بعد پڑھنے کے قائل ہیں اور اگر اس میں اشراق کی بھی نیت کر لی جائے تو سبحان اللہ۔ ویسے اشراق کے متعلق مستقل احادیث بھی ہیں۔

خلاصۃ الابواب: امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا تو وہ ان کو فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے ادا کر سکتا ہے یہ حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک فجر کے فرض کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے پڑھنا جائز نہیں بلکہ سورج کے طلوع کا انتظار کرنا چاہیے اور اس کے بعد سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ حنفیہ کی تائید میں وہ تمام حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں جو ممانعت پر دلالت کرتی ہیں اور معناً متواتر ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۴۰۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْعَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ .

۳۱۰: باب ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا

۴۰۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، اُم حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث علیؓ حسن ہے۔ ابوبکر عطار کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے اور انہوں نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضلیت حارث کی حدیث پر جانتے تھے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور بعد کے علماء شامل ہیں کہ ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت سنت پڑھے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے (یعنی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے پھر دو رکعت پڑھے) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) احناف ظہر کی چار سنتیں ایک سلام (کے ساتھ) پڑھنے کے عامل وقائل ہیں۔

۳۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۴۰۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۳۱۱: باب ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا

۴۰۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۲: بَابُ مِنْهُ آخَرُ

۴۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عُبَيْدُاللّٰهِ الْعَتَكِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ

۳۱۲: باب اسی سے متعلق

۴۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھتے تو انہیں ظہر کے بعد پڑھ لیتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ابن مبارکؒ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ھَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ الْمُبَارَکِ مِنْ ھٰذَا الْوَجْهِ وَ رَوَاهُ قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ نَحْوَھٰذَا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ غَیْرَ قَیْسِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَھٰذَا۔

کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔قیس بن ربیع نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو شعبہ سے قیس کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۱۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الشُّعَیْثِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی النَّارِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ ھٰذَاالْوَجْهِ۔

۴۱۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(ف) احناف کے نزدیک دو رکعت مؤکدہ اور دو غیر مؤکدہ یعنی نفل ہیں۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبُغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ التِّنِّیْسِیُّ الشَّامِیُّ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِیْ اُمَّ حَبِیْبَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّھْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَھَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْهِ وَالْقَاسِمُ ھُوَابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ یُکْنٰی اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَھُوَمَوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ ابْنِ مُعَاوِیَةَ وَھُوَثِقَةٌ شَامِیٌّ وَھُوَصَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَةَ۔

۴۱۱: حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بہن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد چار رکعت کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔قاسم عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں۔ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں۔شام کے رہنے والے ہیں اور ابوامامہ کے دوست ہیں۔

۳۱۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

۳۱۳: باب عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا

۴۱۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا اَبُوْعَامِرٍ نَاسُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ

۴۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ لَا يُفْصَلَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَنَّهٗ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ وَرَاَى الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيَا وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ .

مقرب فرشتوں اور مسلمانوں ومومنوں میں سے ان کے متبعین پر سلام بھیج کر فصل کردیتے تھے۔ (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے تھے) اس باب میں ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم نے یہ اختیار کیا ہے کہ عصر کی چار سنتوں کے درمیان سلام نہ پھیرے انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سلام سے مراد یہ ہے کہ ان کے درمیان تشہد سے فصل کرتے تھے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک دن اور رات کی دو دو رکعتیں ہیں اور وہ ان میں فصل کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

۴۱۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۴۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(ف) اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند سے اسی معنی میں آرہی ہے۔

۳۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

۳۱۴: باب مغرب کے بعد دو رکعت اور قراءت

۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْمُثَنّٰى نَابَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ.

۴۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شمار نہیں کرسکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور فجر کی دو سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو عبدالملک بن معدان کی عاصم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۱۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا

۳۱۵: باب مغرب کی سنتیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِی الْبَیْتِ

۴۱۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَکَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

گھر پر پڑھنا

۴۱۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں گھر پر پڑھیں۔اس باب میں رافع بن خدیجؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَکَعَاتٍ کَانَ یُصَلِّیْھَا بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِیْ حَفْصَۃُ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَکْعَتَیْنِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۴۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کی ہیں جو آپ ﷺ دن اور رات میں پڑھا کرتے تھے۔دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور حضرت حفصہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ آپؐ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھا کرتے تھے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

۴۱۷: ہم سے روایت کی حسن بن علی نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمرؓ نے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتِّ رَکَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۳۱۶: باب مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بارے میں

۴۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ یَعْنِیْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَآءِ الْھَمْدَانِیَّ الْکُوْفِیَّ نَا زَیْدُبْنُ الْحُبَابِ نَا عُمَرُبْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَھُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ قَالَ

۴۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نوافل پڑھے اور ان کے درمیان بری بات نہ کرے تو اسے بارہ سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں (نوافل) پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ اَبُوْهُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِبْنِ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرِ وبْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ مُنْكَرُالْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ جِدًّا.

غریب ہے۔ہم اس حدیث کو زید بن حباب کی عمر بن ابی خثعم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔(امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیث ہیں اور امام بخاریؒ انہیں بہت ضعیف کہتے ہیں۔

۳۱۷ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

۳۱۷: باب عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا

۴۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيٰی بْنُ خَلَفٍ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۱۹: حضرت عبداللہ بن شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن شقیقؒ کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸ :بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی

۳۱۸: باب رات کی نماز دو دو رکعت ہے

۴۲۰ :حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْبِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمْرِ وبْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیُّ وابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَوَاِسْحَاقَ .

۴۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز (نفل) دو دو رکعت ہے اگر تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور آخری نماز کو وتر سمجھو۔ اس باب میں عمرو بن عبسہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول بھی یہی ہے۔

۳۱۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۳۱۹: باب رات کی نماز کی فضیلت

۴۲۱ :حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَااَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ

۴۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے مہینے کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُاللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبِلَالٍ وَاَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْبِشْرٍ اسْمُهٗ جَعْفَرُبْنُ اِيَاسٍ وَهُوَجَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ وَحْشِيَّةَ .

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور وہ جعفر بن ابووحشیہ ہیں۔

۳۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

۳۲۰: باب نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت

۴۲۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِىْ رَمَضَانَ وَلَافِىْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَاعَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَىَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِىْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۲۲: حضرت ابوسلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (۱۱) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں اس طرح پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور ان کی تطویل کے بارے میں مت پوچھو پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ان کے حُسن اور ان کی طوالت کے متعلق بھی نہ پوچھو اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل جاگتا رہتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند اسی معنی میں آرہی ہے۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ نَامَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَامَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۲۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر کرتے۔ پھر جب اس سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیبہ نے مالک سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۱: بَابٌ مِنْهُ

۳۲۱: باب اسی سے متعلق

۴۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ

۴۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۲: بَابُ مِنْهُ

۳۲۲: باب اسی سے متعلق

۴۲۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِبْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٰذَا

۴۲۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو (۹) نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور فضل بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ سفیان ثوریؒ نے اسے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۴۲۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَاَقَلُّ مَا وُصِفَ مِنْ صَلَاتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعُ رَكَعَاتٍ.

۴۲۶: ہم سے روایت کی اسی کی مثل محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ اکثر روایات میں نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز زیادہ سے زیادہ (وتروں کو ملا کر) (۱۳) تیرہ رکعتیں ہیں اور کم از کم نو (۹) رکعتیں منقول ہیں۔

۴۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند یا آنکھ لگ جانے کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَؤُمُّ بَنِيْ قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ خَرَّ مَيِّتًا وَكُنْتُ فِيْ مَنِ احْتَمَلَهٗ اِلٰى دَارِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ

۴۲۸: روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبدالعظیم عنبری کے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زراہ بن اوفی بصرہ کے قاضی تھے اور قبیلہ بنو قشیر کی امامت کرتے تھے ایک دن فجر کی نماز میں انہوں نے پڑھا "فَاِذَا نُقِرَ فِي ......" (ترجمہ جب پھونکا جائے گا صور تو وہ دن بہت سخت ہوگا) تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور فوت ہو گئے جن لوگوں نے انہیں ان کے گھر پہنچایا ان میں میں بھی شامل تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام وہ عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہشام بن عامر صحابیؓ ہیں۔

خلاصۃ الابواب: یہاں امام ترمذیؒ نے آنحضرت ﷺ کی صلوٰۃ اللیل کے سلسلے میں متعدد ابواب قائم کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے تہجد کی تعداد میں مختلف روایات مروی ہیں اور حضور ﷺ اپنے حالات اور نشاط کے مطابق کبھی کم رکعتیں پڑھتے کبھی زیادہ چنانچہ اس سب روایتوں پر عمل جائز ہے۔

۳۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

۴۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْئُ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَهٰذَا اَصَحُّ الرِّوَايَاتِ.

۳۲۳: باب اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے

۴۲۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر رات کے تہائی حصے کے گزرنے پر آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ کون مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟ پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہوجاتی ہے۔ اس باب میں علی بن ابی طالب، ابوسعید، رفاعہ جہنی، جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابودرداء اور عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہ حدیث بہت سی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اترتا ہے۔ اور یہ روایت اصح ہے۔

۳۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

۴۳۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ

۳۲۴: باب رات کو قرآن پڑھنا

۴۳۰: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا میں رات کو تمہارے پاس سے گزرا تو تم قرآن پڑھ رہے تھے اور آواز بہت دھیمی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا آپؐ نے فرمایا آواز تھوڑی سی بلند کرو پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا میں تمہارے پاس سے گزرا تم بھی پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز بہت بلند تھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُالشَّيْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِيْلاً وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ هَانِیٍٔ وَاَنَسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطانوں کو بھگاتا ہوں آپ نے فرمایا ذرا آہستہ پڑھا کرو۔ اس باب میں عائشہؓ، ام ہانی، انس، سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

(ف) ایک ہی حدیث میں آپ ﷺ نے شیخین کو کتنے عمدہ اعتدال کی بات فرمائی۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْكَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ اَبِیْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِنَّمَا اَسْنَدَهٗ يَحْيٰی بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاَكْثَرُ النَّاسِ اِنَّمَا رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلاً۔

۴۳۱: حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کو قرأت کیسی تھی۔ انہوں نے فرمایا آپ ہر طرح قرأت کرتے کبھی دھیمی اور کبھی بلند آواز سے حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ......'' تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابوقتادہ غریب ہے اسے یحییٰ بن اسحٰق نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات نے اس حدیث کو ثابت سے اور انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۴۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو صرف ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا (یعنی قیام میں قرآن کی ایک ہی آیت پڑھ پڑھ کر رات گزار دی) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَيْتِ

۳۲۵: باب نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۴۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍعَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ

۴۳۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ تمہاری افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اور زید

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَآئِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى النَّضْرِ مَرْفُوْعًا وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ.

بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔ اہل علم نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابونضر نے اسے مرفوعاً جبکہ بعض حضرات نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔ مالک نے ابونضر سے موقوفاً روایت کی ہے۔ اور مرفوع حدیث اصح ہے۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا قُبُوْرًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کے ابواب

۳۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی فَضْلِ الْوِتْرِ

۴۳۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُرَّةَ الزَّوْفِیِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوةٍ هِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَیْدَةَ وَاَبِیْ بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَبْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِیْنَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ رَاشِدٍ الزُّرَقِیِّ وَهُوَوَهْمٌ۔

۳۲۶: باب وتر کی فضیلت

۴۳۵: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (یعنی) ''وتر'' اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے درمیانی وقت میں مقرر فرمایا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو، بریدہ اور بصرہ (صحابی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یزید بن ابوحبیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض محدثین کو اس حدیث میں وہم ہوا ہے۔ اور انہوں نے عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے اور یہ وہم (غلطی) ہے۔

۳۲۷: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْوِتْرَلَیْسَ بِحَتْمٍ

۴۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَااَبُوْبَکْرِبْنُ عَیَّاشٍ نَااَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلٰاتِکُمُ الْمَکْتُوْبَةِ وَلٰکِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَااَهْلَ الْقُرْاٰنِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُهٗ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَهَیْئَةِ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ وَلٰکِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۲۷: باب وتر فرض نہیں ہے

۴۳۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنت ٹھہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ طاق (تنہا) ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ اس باب میں ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوریؒ وغیرہ نے ابواسحاقؒ سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن سنت ہے۔ آپ ﷺ نے اسے سنت بنایا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۳۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ وَقَدْ رَوٰی مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ نَحْوَ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ.

۴۳۷: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی انہوں نے سفیان سے اور یہ حدیث ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے۔ منصور بن معتمر بھی ابواسحاق سے ابوبکر بن عیاش کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

۳۲۸: باب وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

۴۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا زَکَرِیَّا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ عِیْسٰی بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَوْرٍ الْاَزْدِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ قَالَ عِیْسٰی بْنُ اَبِیْ عَزَّةَ وَکَانَ الشَّعْبِیُّ یُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ ثُمَّ یَنَامُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ثَوْرٍ الْاَزْدِیُّ اسْمُهٗ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ یَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰی یُوْتِرَ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَشِیَ مِنْکُمْ اَنْ لَّا یَسْتَیْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهٖ وَمَنْ طَمِعَ مِنْکُمْ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَهِیَ اَفْضَلُ.

۴۳۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھا کروں۔ عیسیٰ بن ابوعزہ کہتے ہیں کہ شعبی شروع رات وتر پڑھتے پھر سوتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے۔ اور صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کی ایک جماعت نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوئے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جسے یہ ڈر ہو کہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو شروع میں ہی وتر پڑھ لے جسے رات کے آخری حصے میں جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ هَنَّادٌ وَقَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۹: روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے روایت کی ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

۳۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاٰخِرِهٖ

۳۲۹: باب وتر رات کے اوّل اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے

۴۴۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ نَا اَبُوْ حُصَیْنٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ

۴۴۰: حضرت مسروقؒ سے حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا آپ ﷺ پوری رات میں جب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَالَ عَآئِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ اَوَّلَهٖ وَاَوْسَطَهٖ وَاٰخِرَهٖ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ حِيْنَ مَاتَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى اَبُوْحَصِيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَالَّذِي اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوِتْرُمِنْ اٰخِرِاللَّيْلِ .

چاہتے وتر پڑھ لیتے، کبھی رات کے شروع، کبھی درمیانی حصے میں اور کبھی رات کے آخری حصے میں یہاں تک کہ جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ رات کے آخری حصے (سحر کے وقت) میں وتر پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ابومسعود انصاریؓ اور ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم نے وتر کو رات کے آخری حصے میں پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

۳۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

۳۳۰: باب وتر کی سات رکعات

۴۴۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَتِسْعٍ وَسَبْعٍ وَخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مَعْنٰى مَارُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ فَنُسِبَتْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اِلَى الْوِتْرِ وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ عَآئِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اِنَّمَا عَنٰى بِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى اَصْحَابِ الْقُرْاٰنِ .

۴۴۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (۱۳) تیرہ رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ بوڑھے اور ضعیف ہوگئے تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ وتر میں تیرہ، گیارہ، نو، سات، تین اور ایک رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ وتر میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ وتر سمیت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے چنانچہ رات کی نماز بھی وتر کی طرف منسوب ہوگئی۔ اس میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث مروی ہے ان کا استدلال نبی اکرم ﷺ سے مروی اس حدیث سے ہے کہ ''اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو'' اس کا مقصد (قیام اللیل) تہجد کی نماز ہے۔ یعنی تہجد کو مجازاً وتر کہتے ہیں اس لئے آپ ﷺ نے اہل قرآن کو (قیام اللیل) تہجد کا حکم دیا۔

۳۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

۳۳۱: باب وتر کی پانچ رکعات

۴۴۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ كَانَتْ

۴۴۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں پر مشتمل تھی اس میں سے پانچ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوْا لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ .

رکعتیں وتر پڑھتے تھے اور ان کے دوران نہیں بیٹھتے تھے آخری رکعت میں بیٹھتے پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے جو بہت ہلکی ہوتیں اس باب میں حضرت ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہ نے یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر کی پانچ رکعتیں ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے دوران نہ بیٹھے بلکہ صرف آخری رکعت میں بیٹھے۔

۳۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

۳۳۲: باب وتر میں تین رکعتیں ہیں

۴۴۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَيُرْوٰى اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اُبَيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوْتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ اِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِخَمْسٍ وَاِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِثَلَاثٍ وَاِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِيْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالِقَانِيُّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَبِثَلَاثٍ وَرَكْعَةٍ وَيَرَوْنَ كُلَّ

۴۴۳: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورہ اخلاص ہوتی تھی۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوایوبؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزیؓ سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمٰن ابزیؓ، ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن ابزی نبی اکرم ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اسی طرح نقل کرتے ہوئے ابی بن کعب کا ذکر نہیں کرتے جبکہ بعض حضرات عبدالرحمٰن بن ابزی سے اور وہ ابی بن کعب سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں علماء صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ اگر چاہے تو پانچ رکعتیں پڑھے چاہے تو تین وتر پڑھے اور چاہے تو ایک رکعت پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ ہم سے روایت کی سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پانچ، تین اور ایک رکعت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ذٰلِکَ حَسَنًا.

وتر پڑھتے تھے اور تینوں طرح پڑھنا اچھا سمجھتے تھے۔

(ف) احناف کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعت ہیں یعنی دوسری رکعت میں تشہد کے بعد اٹھ کھڑا ہو اور تیسری میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔

۳۳۳. بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

۴۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَالْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا اَنْ يَفْصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۳۳۳: باب وتر میں ایک رکعت پڑھنا

۴۴۴: حضرت انس بن سیرینؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا میں فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قراءت لمبی کروں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے اور فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) اس وقت پڑھتے جب فجر کی اذان سنتے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ، فضل بن عباسؓ، ابوایوبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض صحابہؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ دو رکعتوں اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے (سلام پھیرے) اور تیسری رکعت وتر کی پڑھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۳۳۴: بَابُ مَاجَاءَ مَايُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

۴۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالَّذِي اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ يَقْرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

۳۳۴: باب وتر کی نماز میں کیا پڑھے

۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے تھے (یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورت) اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ بھی ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) بھی پڑھیں جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کی اکثریت نے اختیار کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تینوں میں سے ہر رکعت میں ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یَقْرَأُفِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ مِنْ ذٰلِکَ بِسُوْرَةٍ .

سورت پڑھے۔(یعنی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے)

۴۴۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ الْبَصْرِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِیُّ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ بِقُلْ یَآاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَعَبْدُالْعَزِیْزِ هٰذَا هُوَ وَالِدُ بْنِ جُرَیْجٍ صَاحِبُ عَطَآءٍ وَابْنُ جُرَیْجٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ وَقَدْرَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ.

۴۴۶: حضرت عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی'' اور دوسری رکعت میں ''قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ'' اور تیسری رکعت میں ''قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ'' اور معوذتین پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے عبدالعزیز، ابن جریج کے والد اور عطاء کے ساتھی ہیں۔ ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔

۳۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ

۳۳۵: باب وتر میں قنوت پڑھنا

۴۴۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرَآءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِی الْوِتْرِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الْحَوْرَآءِ السَّعْدِیِّ وَاسْمُهٗ رَبِیْعَةُ بْنُ شَیْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوْتِ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ فَرَاٰی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْقُنُوْتَ فِیْ

۴۴۷: ابوحوراء کہتے ہیں کہ حسن بن علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تا کہ میں انہیں وتر میں پڑھا کروں ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ......'' (اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت عطاء فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت بخشی، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو میرے مقدر میں لکھ دی گئیں بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اے پروردگار تو بابرکت ہے اور تیری ہی ذات بلند وبرتر ہے) اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند یعنی ابوحوراء سعدی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ قنوت کے بارے میں نبی ﷺ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْوِتْرِ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَقَدْرُوِىَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّافِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَاوَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ.

سے مروی روایات میں سے اس سے بہتر روایت کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا قنوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پورا سال قنوت پڑھے اور ان کے نزدیک قنوت کی دعا رکوع سے پہلے پڑھنا مختار ہے یہ بعض علماء کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، اسحٰقؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ صرف رمضان کے دوسرے پندرہ دنوں میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ وَيَنْسٰى

۳۳۶: باب جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے

۴۴۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِاَوْنَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ.

۴۴۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اسے یاد آجائے تو پڑھ لے۔

فائدہ: مندرجہ بالا احادیث وتر کے متعلق آپ کی نظر سے گذریں ان سے وتر کی اہمیت ثابت ہوئی لیکن ائمہ میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت موکدہ؟ اور فرض کے علاوہ اور کوئی درجہ نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک ان کے درمیان یعنی فرض اور سنت موکدہ کے درمیان ایک درجہ واجب کا ہے یہ وہ فعل ہے کہ جس کو آپ ﷺ نے کبھی ترک نہیں کیا اور ترک کرنیوالے کو یا بھول جانے والے کو یاد آنے یا جاگنے پر پڑھنے کا حکم دیا مختصراً دلائل احناف یہ ہیں:

(۱) حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث جو گذری (۲) حضرت خارجہؓ بن حذافہ کی روایت کے الفاظ کہ ان اللہ امدکم ......الخ۔ اس میں آپ ﷺ نے امداد کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائی۔ (۳) حضرت علیؓ کی حدیث جس میں فرمایا گیا کہ فاوتروایاھل قران ۔ یا اہل حدیث نہیں فرمایا اشارۃ النص یہ قرآنی حکم محسوس ہوتا ہے جو وحی خفی کے ذریعے دیا گیا۔ (۴) آپ نے کبھی وتر ترک نہیں فرمائے حتی کہ سنن تہجد کی تعداد کم کردی لیکن وتر ضرور پڑھے لیکن یہ اختلاف ایسا نہیں کہ اس پر بحث کی عمارت کھڑی کی جائے ائمہ ثلاثہ بھی وتر کو باقی تمام سنت نمازوں پر اس کو ترجیح اور فوقیت دیتے ہیں۔ اس باب کی گذشتہ اور آئندہ احادیث احناف کے مسلک کی بنیاد ہیں۔

۴۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَااَصْبَحَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ

۴۴۹: حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی وتر پڑھے بغیر سو جائے تو صبح ہونے پر پڑھے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْاَوَّلِ وَقَالَ اَبُو عِيْسٰى سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ السَّجْزِیَّ يَعْنِىْ سُلَيْمَانَ الْاَشْعَثِ سَمِعْتُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُاللّٰهِ لَا بَاْسَ بِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ ضَعَّفَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا يُوْتِرُ الرَّجُلُ اِذَا ذَكَرَوَاِنْ كَانَ بَعْدَ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ .

نے ابو داوَد سجزی یعنی سلیمان بن اشعث سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا ان کے بھائی عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور میں نے امام بخاریؒ کو علی بن عبداللہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اورانہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔ بعض اہل کوفہ کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یاد آجائے تو وتر پڑھے اگر چہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد یاد آئے سفیان ثوریؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

۳۳۷: باب صبح سے پہلے وتر پڑھنا

۴۵۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرُوْاقَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا .

۴۵۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح ہونے سے پہلے پڑھ لو۔

۴۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاعَبْدُالرَّزَّاقِ نَا ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى قَدْتَفَرَّدَبِهٖ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَاوِتْرَ بَعْدَصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِوَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُوَاِسْحَاقُ لَايَرَوْنَ الْوِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ .

۴۵۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فجر طلوع ہوجائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتر کا وقت ختم ہوجاتا ہے لہٰذا فجر کے طلوع ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سلیمان بن موسیٰ اس لفظ کو بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں یہ کئی اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ فجر کے بعد وتر نہیں ہیں۔

۳۳۸: بَابُ مَاجَاءَ لَاوِتْرَانِ فِیْ لَيْلَةٍ

۳۳۸: باب ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

۴۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍوقَالَ حَدَّثَنِیْ

۴۵۳: قیس بن طلق بن علیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاوِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِيْ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اٰخِرِهٖ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوْا يُضِيْفُ اِلَيْهَا رَكْعَةً وَيُصَلِّىْ مَابَدَا لَهٗ ثُمَّ يُوْتِرُ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ لِاَنَّهٗ لَاوِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ اٰخِرِهٖ اَنَّهٗ يُصَلِّىْ مَابَدَالَهٗ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهٗ وَيَدَعُ وِتْرَهٗ عَلٰى مَاكَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاَحْمَدَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى بَعْدَ الْوِتْرِ .

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو رات کے شروع میں وتر پڑھے اور پھر آخری حصے میں دوبارہ پڑھے۔بعض علماء کہتے ہیں کہ وتر توڑ دے اور ان کے ساتھ ایک رکعت ملا کر جو چاہے پڑھ لے پھر نماز کے آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔یہ صحابہؓ اور ان کے بعد کے اہل علم اور امام اسحٰقؒ کا قول ہے۔بعض علماء صحابہؓ کا کہنا ہے کہ اگر رات کے شروع میں وتر پڑھ کر سو گیا پھر آخری حصے میں اٹھا تو جتنی چاہے نماز پڑھے وتر کو نہ توڑے انہیں (یعنی وتر کو) اسی طرح چھوڑ دے۔سفیان ثوریؒ ، مالک بن انسؒ ، احمدؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد نماز پڑھی۔

۴۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مُوْسَى الْمَرَائِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَعَآئِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور کئی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۳۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۳۳۹: باب سواری پر وتر پڑھنا

۴۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۴۵۵: حضرت سعید بن یسارؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ان سے پیچھے رہ گیا۔انہوں نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا۔حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ اِلٰی ھٰذَا وَرَاَوْا اَنْ یُّوْتِرَ الرَّجُلُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا یُوْتِرُ الرَّجُلُ عَلَی الرَّاحِلَۃِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَی الْاَرْضِ وَھُوَقَوْلُ بَعْضِ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ ۔

ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے ۔ بعض علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ سواری پر وتر پڑھ لے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سواری پر وتر نہ پڑھے پس اگر وتر پڑھنا چاہے تو اترے اور زمین پر وتر پڑھے۔ بعض اہل کوفہ یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: نماز وتر کے بارے میں یہ اختلاف معروف ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک واجب نہیں محض سنت ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اس کو واجب قرار دیتے ہیں ۔ امام صاحب کے دلائل (۱) ابوداؤد شریف کی معروف روایت کہ حضورؐ نے فرمایا: ''الوتر حق فمن تر لم یوتر فلیس منا'' تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ترجمہ یہ ہے کہ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔ (۲) سنن دارقطنی میں ہے کہ جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا سو جائے جب یاد آئے تو ان کو پڑھے (۳) حدیث باب میں لفظ ''امدّ'' کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف یہ وجوب وتر پر دلالت کرتا ہے ۔ وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے ۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہیں اس سے زیادہ نہیں ۔ عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ کہ یہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ حنفیہ کے دلائل درج ذیل ہیں ۔

دلیل نمبر ۱: حضرت عائشہؓ کی روایت ترمذی میں موجود ہے اس میں صراحت ہے کہ آپ ﷺ وتر کی تین رکعتیں تہجد سے الگ پڑھا کرتے تھے (بخاری ج ۔ ۱ ص ۔ ۱۵۴ کتاب التہجد)

دلیل نمبر ۲: حضرت علیؓ کی حدیث ''کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلاث کہ حضور ﷺ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے ۔

دلیل نمبر ۳: سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ وتر کی کتنی رکعات پڑھتے تھے ۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ چار ۴ اور تین ۳، چھ ۶ اور تین ۳، آٹھ ۸ اور تین ۳، دس ۱۰ اور تین ۳ اور سات ۷ رکعات سے کم اور تیرہ ۱۳، رکعات سے زیادہ وتر نہیں پڑھے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی یہ تمام احادیث وتر کی رکعات پر صریح ہیں ۔ حضور ﷺ کے فعل مبارک سے تین رکعات کا ہی ذکر ملتا ہے، البتہ بعض روایات سے اشتباہ ضرور ہوتا ہے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا تیرہ رکعات کے ساتھ، گیارہ رکعات کے ساتھ وتر، نو رکعات کے ساتھ وتر، سات رکعات کے ساتھ وتر، پانچ رکعات کے ساتھ وتر، ایک رکعت کے ساتھ وتر کیا کرو ۔ ایک رکعت ساتھ وتر کی تاویل کی گئی ہے یعنی ایک رکعت کو جب دو کے ساتھ ملایا جائے ۔

علماء فرماتے ہیں کہ وتر تین قسم کے ہیں:

(۱) وتر حقیقی: یعنی واقع اور نفس الامر میں ایک صرف

(۲) حقیقی شرعی: یعنی شریعت میں وتر تین رکعات ہیں ۔

(۳) مجازی شرعی: یعنی تمام تہجد اور صلوٰۃ اللیل بمع وتر کے سب پر وتر کا اطلاق کیا جاتا ہے مجازی طور پر ۔

ایک اور مسئلہ میں اختلاف ہے کہ وتر سواری پر جائز ہیں یا نہیں ۔ ائمہ ثلاثہ جائز کہتے ہیں ۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ نیچے اُترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے لہٰذا سواری پر ادا نہیں کیے جاسکتے ۔ حدیث باب میں وتر سے مراد صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) ہے چنانچہ ماقبل میں ذکر ہو چکا ہے کہ صلوٰۃ اللیل پر وتر بولا جاتا ہے ۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى

۴۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ فُلَانَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدِالسُّلَمِيِّ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِبْنِ اَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ هٰذَا لْوَجْهِ.

۴۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَارَاَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَكَانَ اَحْمَدُ رَاٰى اَصَحَّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَ اُمِّ هَانِئٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ خَمَّارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ هَمَّارٍ وَيُقَالُ بْنُ هَبَّارٍ وَ يُقَوْلُ ابْنُ هَمَّامٍ وَالصَّحِيْحُ بْنُ هَمَّارٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ ابْنُ خَمَّارٍ وَاَخْطَأَ فِيْهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ.

۳۴۰: باب چاشت (ضحیٰ[1]) کی نماز

۴۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی نماز بارہ (۱۲) رکعت پڑھے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ اس باب میں ام ھانی رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوامامہ رضی اللہ عنہا، عتبہ بن عبداسلمی رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۴۵۷: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں مجھے ام ہانیؓ کے علاوہ کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں آئے آپ ﷺ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اتنی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اختصار کے باوجود آپ ﷺ رکوع اور سجود پوری طرح کر رہے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ھانیؓ کی روایت اصح ہے۔ نعیم کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں نعیم بن حمار اور بعض نے ابن ہمار کہا ہے۔ انہیں ابن ہمار اور ابن ہمام بھی کہا جاتا ہے جبکہ صحیح ابن ہمار ہی ہے۔ ابونعیم کو اس میں وہم ہو گیا ہے وہ ابن خمار کہتے ہیں انہوں نے اس میں خطا کی ہے۔ اور پھر نعیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ چھوڑ دیا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید نے بواسطہ ابونعیم اس کی خبر دی ہے۔

---

[1] ضحیٰ: یہ نماز دن چڑھے پڑھی جاتی ہے اور جو دو رکعتیں سورج کے نکلنے کے دس بارہ منٹ بعد پڑھی جاتی ہے اس کو اشراق کہتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرِ السِّمْنَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا اَبُوْ مُسْهِرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُجَيْرِبْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَبِيْ ذَرٍّعَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى وَكِيْعٌ وَالنَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّامِنْ حَدِيْثِهٖ .

۴۵۸: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا'': اے بنی آدم! تو میرے لئے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ میں تیرے دن بھر کے کاموں کو پورا کروں گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع نضر بن شمیل اور کئی ائمہ حدیث نے یہ حدیث نہاس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم نہاس کو اس حدیث ہی سے پہچانتے ہیں۔

۴۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ .

۴۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعتیں ہمیشہ پڑھیں اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۶۰: حَدَّثَنَا زِيَادُبْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۴۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیتے تو ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں پڑھیں گے۔

خلاصۃ الباب: چاشت کی نماز احناف کے نزدیک مستحب ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس کو ہمیشہ نہیں پڑھا۔ تہجد کی طرح ان کی بھی کوئی مقدار مقرر نہیں۔

۳۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

۳۴۱: باب زوال کے وقت نماز پڑھنا

۴۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَااَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَلِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ

۴۶۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن سائبؓ کی حدیث حسن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّىْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَالزَّوَالِ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِىْ اٰخِرِهِنَّ.

غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد چار رکعت نماز ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۳۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ

۳۴۲: باب نماز حاجت

۴۶۲: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَالْبَغْدَادِىُّ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِىُّ وَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِىْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِىَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ فَائِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَفَائِدٌ هُوَ اَبُو الْوَرْقَاءِ.

۴۶۲: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ پڑھے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ......" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہ بخشے بغیر میرے کسی غم کو دور کئے بغیر میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو پورا کئے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس اسناد میں کلام ہے اور فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں اور وہ فائد ابوالورقاء ہیں۔

۳۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

۳۴۳: باب استخارے کی نماز

۴۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الْمَوَالِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَاهَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ

۴۶۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن سکھاتے تھے۔ فرماتے اگر تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر یہ پڑھے "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ......" اور اپنی حاجت کا نام لے یعنی لفظ "هٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے (اے اللہ! میں تیرے علم کے وسیلے سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ الْعَلَّامُ الْغُیُوْبِ اللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الْمَوَالِیْ وَھُمَ شَیْخٌ مَدَنِیٌّ ثِقَۃٌ رَوٰی عَنْہُ سُفْیَانُ حَدِیْثًا وَقَدْ رَوٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ غَیْرُوَاحِدٍمِنَ الْاَئِمَّۃِ .

مانگتا ہوں۔اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر قادر نہیں ۔تو ہر چیز کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو پوشیدہ چیزوں کو بھی جانتا ہے ۔اے اللہ اگر یہ مقصد میرے لئے میرے دین ، میری دنیا، آخرت ، زندگی یا فرمایا اس جہان میں اور آخرت کے دن (جہان) میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے آسان کردے اور اگر تو اسے میرے دین، میری زندگی اور آخرت یا فرمایا اس جہان یا اس جہان کیلئے برا سمجھتا ہے تو مجھے اس سے اور اسے مجھ سے دور کردے اور میرے لئے جہاں بھلائی ہو وہ مہیا فرما پھر اس سے مجھے راضی کردے) اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں ۔سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبدالرحمٰن سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۴۴:بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ

۴۶۴:حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَازَیْدُ بْنُ حُبَابِ الْعُکْلِیُّ نَامُوْسَی بْنُ عُبَیْدَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍمَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ یَاعَمِّ اَلَا اَصِلُکَ اَلَا اَحْبُوْکَ اَلَا اَنْفَعُکَ قَالَ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یَاعَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ تَقْرَأُفِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ فَاِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَ ۃُ فَقُلِ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً قَبْلَ اَنْ تَرْکَعَ ثُمَّ ارْکَعْ فَقُلْھَا عَشْرًاثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْھَا عَشْرًاثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَکَ فَقُلْھَا عَشْرًاقَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِکَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَھِیَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ فِیْ

۳۴۴: باب صلوۃ التسبیح

۴۶۴: حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔چچا کیا میں آپؓ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپؓ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اے چچا چار رکعت پڑھئے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ مرتبہ "اللہ اکبر، الحمدللہ، سبحان اللہ" پڑھئے پھر رکوع کیجئے اور رکوع میں دس مرتبہ یہی پڑھیے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ اور پھر سجدے سے اٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیئے یہ ہر رکعت میں (۷۵) مرتبہ ہوا اور چاروں رکعتوں میں (۳۰۰) تین سو مرتبہ ہوا۔اگر آپ کے گناہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلٍ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقُوْلَهَا فِىْ يَوْمٍ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِىْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِىْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ اِنْ تَقُوْلَهَا فِىْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِىْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهُ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِىْ سَنَةٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ رَافِعٍ.

(صغیرہ) ریت کے ٹیلے کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسے ہر روز کون پڑھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر روزانہ نہ پڑھ سکو تو جمعہ کے دن اگر جمعہ کو بھی نہ پڑھ سکو تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھو پھر آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ابورافعؓ کی حدیث سے غریب ہے۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِىْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِىْ صَلٰوتِىْ فَقَالَ كَبِّرِى اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِى اللّٰهَ عَشْرًا وَ احْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِىْ مَاشِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ حَدِيْثٍ فِىْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيْرُ شَىْءٍ وَقَدْ رَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةَ التَّسْبِيْحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيْهِ.

۴۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے ایسے کلمات سکھائے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور جو ہو مانگو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں، ہاں (یعنی عطا فرماتا ہے۔) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تسبیح کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن ان میں اکثر صحیح نہیں ہیں۔ ابن مبارکؒ اور کئی علماء بھی صلوٰۃ التسبیح اور اس کی فضلیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

۴۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِىُّ نَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِىْ يُسَبَّحُ فِيْهَا قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ

۴۶۶: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے ان سے بیان کیا ابووہب نے انہوں نے کہا میں نے سوال کیا عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق تو انہوں نے فرمایا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور پھر یہ پڑھے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" اس کے بعد "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پندرہ مرتبہ پڑھے پھر "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ يَبْدَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيْحَةً ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا فَاِنْ صَلّٰى لَيْلًا فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُسَلِّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ صَلّٰى نَهَارًا فَاِنْ شَآءَ سَلَّمَ وَاِنْ شَآءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ اَبُوْ وَهْبٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَابْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ يَبْدَاُ فِي الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيْحَاتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَاوَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَابْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اِنْ سَهَافِيْهَا يُسَبِّحُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَااِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيْحَةٍ .

دس مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہوکر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی پڑھے اور چار رکعتیں اسی طرح پڑھے یہ ہر رکعات میں (۷۵) تسبیحات ہوئیں پھر ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اور اگر رات کی نماز پڑھ رہا ہو تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا مجھے پسند ہے۔ اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابووہب کہتے ہیں مجھے عبدالعزیز (یہ ابن ابی رزمہ ہیں) نے عبداللہ کے متعلق کہا کہ ان کا کہنا ہے کہ وہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔ احمد بن عبدہ وہب بن زمعہ سے اور وہ عبدالعزیز (ابن ابی وزمہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا کہ اگر اس نماز میں بھول جائے تو کیا سجدہ سہو کر کے دونوں سجدوں میں بھی دس، دس مرتبہ تسبیحات پڑھے۔ کہا کہ نہیں یہ تین سو (۳۰۰) تسبیحات ہی ہیں۔

۳۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۵: باب نبی اکرم ﷺ پر درود کس طرح بھیجا جائے

۴۶۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْاَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ

۴۶۷: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ" ہم نے آپؐ پر سلام بھیجنا تو جان لیا۔ آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ......" (اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو بزرگ و برتر ہے اے اللہ! تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بزرگی والا اور برتر ہے) محمود نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ زَادَنِيْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَطَلْحَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَبُرَيْدَةَ وَزَيْدِبْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى كُنْيَتُهٗ اَبُوْعِيْسٰى وَاَبُوْ لَيْلٰى اسْمُهٗ يَسَارٌ ۔

کہا کہ ابواسامہ کہتے ہیں کہ زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمٰن نے کہ ہم درود میں کہتے تھے "وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ" یعنی ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت اور برکت نازل فرما۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوحمیدؓ، ابومسعودؓ، طلحہؓ، ابوسعیدؓ، بریدہؓ، زید بن خارجہؓ (انہیں ابن جارثہ بھی کہا جاتا ہے) اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کعب بن عجرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

خلاصۃ الباب: نماز کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنے کی کیا حیثیت ہے؟ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔ امام شافعیؒ اس کی فرضیت کے قائل ہیں پھر عمر بھر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا بالاتفاق فرض ہے اور اسم گرامی کے سننے کے بعد واجب ہے اگر ایک مجلس میں اسم گرامی بار بار آئے تو امام طحاوی کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے جبکہ بعض دوسرے حضرات کے نزدیک ایک مرتبہ واجب ہے۔ بعض مساجد میں کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نمازوں کے بعد بالخصوص نماز جمعہ کے التزام کے ساتھ جماعت بنا کر اور کھڑے ہو کر با آواز بلند درود وسلام پڑھتے ہیں جو لوگ ان کے اس عمل میں شریک نہیں ہوتے ان کو طرح طرح سے بدنام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں عموماً مسجدوں میں نزاع اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں خاص طور سے ہمارے اس پُرفتن دور میں واضح رہے کہ یہ عمل کھلی ہوئی بدعت اور گمراہی ہے

۳۴۶ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۶: باب درود کی فضیلت کے بارے میں

۴۶۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُبْنُ خَالِدِ بْنُ عَثْمَةَ قَالَ ثَنَامُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً ﷺ بِهَا عَشْرًا وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُحَسَنَاتٍ ۔

۴۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے اور اس کے حصے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

۴۶۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ

۴۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِبْنِ رَبِيْعَةَ وَعَمَّارٍ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا صَلٰوةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ وَصَلٰوةُ الْمَلَائِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ .

عوف، عامر بن ربیعہؓ، عمارؓ، ابوطلحہؓ، انسؓ، ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ اور کئی علماء سے مروی ہے کہ اگر صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت ہے اور اگر (صلوٰۃ) درود کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس سے مراد طلب مغفرت ہے۔

۴۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ الْمُصَاحِفِيُّ نَا النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ عَنْ اَبِيْ قُرَّةَ الْاَسَدِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَايَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَلَآءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَابْنُ يَعْقُوْبَ هُوَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَآءُ هُوَمِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهٖ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَيَعْقُوْبُ هُوَ مِنْ كُبَّارِ التَّابِعِيْنَ قَدْاَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوٰى عَنْهُ.

۴۷۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان اس وقت تک رکی رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علاء بن عبدالرحمٰن یعقوب کے بیٹے اور حرقہ کے مولیٰ ہیں اور علاء تابعین میں سے ہیں انہوں نے انس بن مالک سے احادیث سنی ہیں جبکہ عبدالرحمٰن یعقوب یعنی علاء کے والد بھی تابعیؒ ہیں انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور یعقوب کبار تابعینؒ میں سے ہیں اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔

۴۷۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ وَالْعَنْبَرِيُّ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا بَيْعَ فِيْ سُوْقِنَااِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۴۷۱: ہم سے روایت کی عباس بن عبدالعظیم عنبریؒ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی انہوں نے مالک بن انسؓ انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب، وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی شخص خرید وفروخت نہ کرے جب تک وہ دین میں خوب سمجھ بوجھ حاصل نہ کرلے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے متعلق ابواب

۳۴۷: بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۴۷: باب جمعہ کے دن کی فضلیت

۴۷۲: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سورج نکلنے والے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن آپ جنت میں داخل کئے گئے۔ اسی دن آپ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہؓ، سلمانؓ، ابوذرؓ، سعید بن عبادہؓ اور اوس بن اوسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۸: بَابُ فِى السَّاعَةِ الَّتِىْ تُرْجٰى فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِىُّ الْبَصْرِىُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ الْحَنَفِىُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ نَا مُوْسٰى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِىْ تُرْجٰى فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَيُقَالُ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَنْصَارِىُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَرَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ السَّاعَةَ الَّتِىْ تُرْجٰى

۳۴۸: جمعہ کے دن کی وہ ساعت جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے

۴۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مبارک گھڑی تلاش کرو جس کی جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ملنے کی امید ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن ابی حُمید ضعیف ہیں انہیں بعض علماء نے حافظے میں ضعیف کہا ہے انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابوابراہیم انصاری یہی ہیں جو منکر الحدیث ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ وہ گھڑی عصر سے غروب آفتاب تک ہے (یعنی قبولیت کی) امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحٰق

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ اَكْثَرُ الْحَدِيْثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْهَا اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ اَنَّهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَتُرْجٰى بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ .

رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر احادیث میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے وہ عصر کی نماز کے بعد ہے اور یہ بھی امید ہے کہ وہ زوال آفتاب کے بعد ہو۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى انْصِرَافِ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَبِيْ لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۴۷۴: روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابوعامر عقدی انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی انہوں نے اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک وقت ایسا ہے کہ بندہ جب اللہ سے اس وقت میں سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسا وقت ہے۔ فرمایا نماز (جمعہ) کے لئے کھڑے ہونے سے فارغ ہونے تک۔ اس باب میں ابوموسیٰ، ابوذرؓ، سلمانؓ، عبداللہ بن سلامؓ، ابولبابہؓ اور سعد بن عبادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عمرو بن عوف حسن غریب ہے۔

۴۷۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيْ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ

۴۷۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام دنوں میں بہترین دن کہ اس میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن (جنت) سے نکالے گئے۔ اس میں ایک وقت ایسا ہے کہ اگر اس میں مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہو پھر اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا کر دیتا ہے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی تو ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا میں وہ گھڑی جانتا ہوں۔ میں نے کہا پھر مجھے بتایئے اور بخل سے کام نہ لیجئے۔ انہوں نے کہا عصر سے غروب آفتاب تک۔ میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور عصر کے بعد تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص کہیں نماز کے انتظار

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ فَھُوَ فِی صَلٰوۃٍ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَھُوَ ذَاکَ وَ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ قَالَ وَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ اَخْبِرْ نِیْ بِھَا وَلَا تَضْنَنْ بِھَا عَلَیَّ لَا تَبْخَلْ بِھَا عَلَیَّ وَالضَّنِیْنُ الْبَخِیْلُ وَالظَّنِیْنُ الْمُتَّھَمُ.

میں بیٹھے گویا کہ وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں یہ تو فرمایا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہ بھی اسی طرح ہے اور اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ''اَخْبِرْنِیْ بِھَا وَلَا تَضْنَنْ بِھَا عَلَیَّ'' کے معنی یہ ہیں کہ اس میں میرے ساتھ بخل نہ کرو۔ ''اَلضَّنِیْنُ'' بخیل کو اور ''اَلظَّنِیْنُ'' اسے کہتے ہیں کہ جس پر تہمت لگائی جائے۔

۳۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِ غْتِسَالِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ

۳۴۹: باب جمعہ کے دن غسل کرنا

۴۷۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَعُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْبَرَآءِ وَعَآئِشَۃَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ رُوِیَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَبْدِاللہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا.

۴۷۶: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔ اس باب میں ابوسعید، عمر، جابر، براء، عائشہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث زہری سے بھی مروی ہے۔ وہ عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۷۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِیْثُ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ وَحَدِیْثُ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَبْدِاللہِ عَنْ اَبِیْہِ کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحٌ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّھْرِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اٰلُ عَبْدِاللہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَّۃُ سَاعَۃٍ ھٰذِہٖ فَقَالَ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَآءَ وَمَا زِدْتُ عَلٰی اَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ اَیْضًا وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

۴۷۷: ہم سے روایت کی حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد انہوں نے ابن شہاب انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں زہری کی سالم سے مروی حدیث جس میں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی ان کے والد سے روایت دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ زہری کے بعض دوست زہری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر کی اولاد میں سے کسی نے ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطابؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابیؓ داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کون سا وقت ہے (یعنی اتنی دیر کیوں لگائی) انہوں نے کہا میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا زیادہ دیر تو نہیں لگائی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی کہ غسل کی جگہ وضو کیا (یعنی دیر بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ.

کی اور غسل بھی نہیں کیا) جبکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کا حکم دیا ہے۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی مَالِکٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ بَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ الصَّحِیْحُ حَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ قَدْرُوِیَ عَنْ مَالِکٍ اَیْضًا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

۴۷۸: ہم سے بیان کی یہ حدیث محمد بن ابان نے عبدالرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر اور وہ زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی عبداللہ بن صالح انہوں نے لیث انہوں نے یونس اور انہوں نے زہری یہ حدیث روایت کی ہے اور مالک اس حدیث کو زہری سے اور وہ سالم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا عمرؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور حدیث ذکر کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے روایت صحیح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ مالکؒ سے بھی اسی کی مثل حدیث روایت کی گئی ہے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۰: بَابُ فِیْ فَضْلِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۵۰: باب جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بارے میں

۴۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ وَاَبُوْجَنَابٍ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ حَیَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی عَنْ یَحْیَی بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَدَنَا وَ اسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ خُطْوَةٍ یَخْطُوْهَا اَجْرُ سَنَةٍ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ وَکِیْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَاَتَهٗ وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ یَعْنِیْ غَسَلَ رَاْسَهٗ وَاغْتَسَلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَسَلْمَانَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیُّ اسْمُهٗ شَرَاحِیْلُ بْنُ آدَةَ.

۴۷۹: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کروایا اور مسجد جلدی گیا، امام کا ابتدائی خطبہ پایا اور امام کے نزدیک ہوا، خطبے کو سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس کو ہر ہر قدم پر ایک سال تک روزے رکھنے اور تہجد پڑھنے کا اجر دیا جاتا ہے۔ محمود نے اس حدیث میں کہا کہ وکیع نے کہا کہ اس نے غسل کیا اور اپنی بیوی کو غسل کروایا۔ ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جس نے اپنے سر کو دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوذر، ابوسعید، ابن عمر اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابو الاشعث کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۵۱: بَابُ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَاسَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَاشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَاوَ نِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاَوْا اَنْ يُجْزِئَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاَوْاَنْ يُجْزِئَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَاعَلَى الْوُجُوْبِ حَدِيْثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمَا اَنَّ اَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوْبِ لَا عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَمْ يَتْرُكْ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتّٰى يَرُدَّهُ وَيَقُوْلُ لَهُ ارْجِعْ وَاغْتَسِلْ وَلَمَا خَفِيَ عَلٰى عُثْمَانَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهٖ وَلٰكِنْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ وُجُوْبٍ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ كَذٰلِكَ.

۴۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَفَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَاوَ اسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَاقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۱: باب جمعہ کے دن وضو کرنا

۴۸۰: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ افضل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سمرہؓ کی حدیث حسن ہے۔ حضرت قتادہ کے بعض ساتھی اسے قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ سمرہ سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے اسے قتادہ سے انہوں نے حسن سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا جائے ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کی جگہ وضو بھی کیا جا سکتا ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت عمرؓ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا ہے کہ وضو بھی کافی ہے تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم دیا اور اگر یہ دونوں حضرات جانتے ہوتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل کا حکم وجوب کے لئے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ جاؤ اور غسل کرو۔ پھر یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چھپا ہوا نہ ہوتا کیوں کہ وہ ہر حکم جانتے تھے لیکن اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے واجب نہیں ہے۔

۴۸۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کے لئے آیا اور امام سے نزدیک ہو کر بیٹھا پھر خطبہ سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہونے والے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے۔ اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہا اس نے لغو کام کیا (اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے لیے اس کا اجر نہیں ہے)۔

۳۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

۴۸۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۲: باب جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانا

۴۸۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا جس طرح جنابت سے (اچھی طرح) غسل کیا جاتا ہے اور اوّل وقت مسجد گیا۔ گویا اس نے اونٹ کی قربانی پیش کی۔ پھر جو شخص دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے گائے کی قربانی پیش کی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینگ والے دنبے کی قربانی پیش کی پھر جو چوتھی گھڑی میں گیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے اللہ کی راہ میں مرغی ذبح کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا وہ اس طرح ہے جیسے کہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک انڈا خرچ کیا اور جب امام خطبہ پڑھنے کیلئے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وعَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِي الْجَعْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ اسْمِ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَهُ وَقَالَ اَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۵۳: باب بغیر عذر جمعہ ترک کرنا

۴۸۳: حضرت عبیدہ بن سفیان روایت کرتے ہیں ابوالجعد سے (یعنی الضمری جو محمد بن عمر کے قول کے مطابق صحابی بھی نہیں) ابوالجعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے نہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوترمذیؒ کہتے ہیں ابوجعد کی حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے ابوجعد ضمری کا نام پوچھا تو انہیں ان کا نام معلوم نہیں تھا انہوں کہا میں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی روایت جانتا ہوں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو محمد بن عمرو کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۵۴: بَابُ مَاجَاءَ مِنْ كَمْ يُؤْتَى اِلَى الْجُمُعَةِ

۴۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيَةَ قَالاَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَااِسْرَائِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ قُبَآءٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَآءَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ وَلاَ يَصِحُّ فِيْ هٰذَاالْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَاآوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ نِالْمَقْبُرِيِّ وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِالْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ تَجِبُ الْجُمُعَةُ اِلاَّ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا عَلٰى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ اَحْمَدُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لِاَ حْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَامُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَغَضِبَ عَلَيَّ اَحْمَدُ

۳۵۴: باب کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو

۴۸۴: ثویر اہل قباء میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد (جو صحابی ہیں) سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قباء سے جمعہ میں حاضر ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی احادیث میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر واپس پہنچ سکے (یعنی جمعہ پڑھنے کے بعد) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ یہ معارک بن عباد کی عبداللہ بن سعید مقبری سے روایت ہے اور یحییٰ بن سعید قطان، عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔ اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک جمعہ اس کے لئے ضروری ہے جو رات کو گھر واپس آسکے۔ بعض علماء کہتے ہیں جو اذان سنے اس پر واجب ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ ہم احمد بن حنبلؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو یہ مسئلہ چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے لیکن امام احمد بن حنبلؒ نے اس کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے کہا کہ اس مسئلے میں حضرت ابوہریرہؓ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔ امام احمدؒ نے پوچھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ میں نے کہا ہاں ہم سے بیان کیا حجاج بن نصیر نے انہوں نے مبارک بن عباد انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد اور وہ ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جو رات ہونے سے پہلے اپنے گھر پہنچ جائے۔ احمد بن حسن کہتے ہیں، امام احمد بن حنبلؒ یہ سن کر غصے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّکَ اسْتَغْفِرْ رَبَّکَ وَاِنَّمَا فَعَلَ بِهٖ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا لِاَنَّهٗ لَمْ يُعُدَّهٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْئًا وَضَعَّفَهٗ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ.

میں آ گئے اور فرمایا اپنے رب سے استغفار کرو، امام احمدؒ نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ اسے حدیث نہیں سمجھتے تھے کیوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۳۵۵: باب وقتِ جمعہ کے بارے میں

۴۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ.

۴۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

۴۸۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَكْوَعِ وَجَابِرٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ اِذَا صُلِّيَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ اَنَّهَا تَجُوْزُ اَيْضًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرَعَلَيْهِ اِعَادَةً.

۴۸۶: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن التیمی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں سلمہ بن اکوعؓ، جابرؓ اور زبیر بن عوامؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جمعہ کا وقت آفتاب کے ڈھل جانے پر ہوتا ہے جیسا کہ ظہر کی نماز کا وقت۔ امام شافعیؒ. احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز آفتاب کے زوال سے پہلے پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھ لے تو اسے نماز کا لوٹانا (یعنی دوبارہ پڑھنا) ضروری نہیں۔

۳۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۵۶: باب منبر پر خطبہ پڑھنا

۴۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَاعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى اَتَاهُ فَالْتَزَمَهٗ فَسَكَنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَمُعَاذُ بْنُ

۴۸۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو کھجور کا تنا رونے لگا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے چمٹا لیا۔ پس وہ چپ ہو گیا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، جابرؓ، سہل بن سعدؓ، ابی بن کعبؓ، ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن غریب صحیح ہے اور معاذ بن علاء بصرہ کے رہنے والے ہیں جو ابوعمرو بن علاء

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْعَلاَءِ هُوَبَصْرِیٌّ اَخُوْاَبِیْ عَمْرٍ وبْنِ الْعَلاَءِ.

کے بھائی ہیں۔

۳۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجُلُوْسِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ

۴۸۸: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَ ةَ الْبَصْرِیُّ نَاخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَاعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَایَفْعَلُوْنَ الْیَوْمَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَ ةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ الَّذِیْ رَاٰهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ یَفْصِلَ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ بِجُلُوْسٍ.

۳۵۷: باب دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنا

۴۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دیتے اور بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔ راوی کہتے ہیں جیسا آج کل لوگ کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور علماء کے نزدیک یہی ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں فرق کردے۔

۳۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی قَصْرِ الْخُطْبَةِ

۴۸۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَهَنَّادٌقَالاَ نَا اَبُو الْاَ حْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۵۸: باب خطبہ مختصر پڑھنا

۴۸۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ ﷺ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ زیادہ طویل اور نہ زیادہ مختصر) اس باب میں عمار بن یاسرؓ اور ابن ابی اوفیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابر بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَ ةِ عَلَی الْمِنْبَرِ

۴۹۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِ وبْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُعَلَی الْمِنْبَرِ وَنَا دَوْایَا مَالِکُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ وَهُوَحَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَقَدِ اخْتَارَهٗ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَقْرَأَالْاِ مَامُ فِی الْخُطْبَةِ اٰیًامِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاِذَا خَطَبَ الْاِ مَامُ فَلَمْ یَقْرَأْفِیْ خُطْبَتِهٖ شَیْئًامِنَ الْقُرْآنِ

۳۵۹: باب منبر پر قرآن پڑھنا

۴۹۰: صفوان بن یعلیٰ ابن امیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "وَنَا دَوْ ا یَا مَالِکُ" اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یعلیٰ بن امیہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے اور یہ ابن عیینہ کی حدیث ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت اسی پر عمل پیرا ہے کہ خطبہ میں قرآن کی آیات پڑھی جائیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر امام خطبہ دیتے ہوئے قرآن کی کوئی آیت نہ پڑھے تو خطبہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَعَادَ الْخُطْبَةَ

دوبارہ پڑھے۔

۳۶۰: بَابُ فِي اسْتِقْبَالِ الْاِ مَامِ اِذَا خَطَبَ

۳۶۰: باب خطبہ دیتے وقت امام کی طرف منہ کرنا

۴۹۱: حَدَّثَنَا عَبَّادُبْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُبْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ مَنْصُورٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَحِبُّونَ اسْتِقْبَالَ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ اَبُو عِيسٰى وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

۴۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے منبر پر تشریف لے جاتے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر دیتے تھے۔اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث کو ہم محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ حدیثوں کو بھلا دینے والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ امام کی طرف چہرہ کرنا مستحب ہے۔ یہ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔

۳۶۱: بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ

۳۶۱: باب امام کے خطبہ دیتے ہوئے آنے والا شخص دو رکعت پڑھے

۴۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْكَعْ قَالَ اَبُو عِيسٰى وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۹۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور پڑھو۔امام عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ كَادُوا لَيَقَعُوا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَتْرُ

۴۹۳: حضرت عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو مروان خطبہ دے رہا تھا۔انہوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اس پر محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آئے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے پھر جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

كَمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ اِذَا جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَيَاْمُرُبِهٖ وَكَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ يَرَاهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ ثِقَةً مَا مُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا دَخَلَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ فَاِنَّهُ يَجْلِسُ وَلاَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

کرے یہ لوگ تو آپ پر ٹوٹ پڑے تھے انہوں نے فرمایا میں انہیں (دو رکعتوں کو) رسول اللہ ﷺ سے دیکھ لینے کے بعد کبھی نہ چھوڑتا پھر واقع بیان کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک آدمی آیا میلی کچیلی صورت میں اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا (دو رکعتیں پڑھنے کا)۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ خطبہ دیتے رہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ اگر امام کے خطبہ کے دوران آتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی کا حکم دیتے تھے۔ ابوعبدالرحمٰن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر سے سنا کہ ابن عیینہ محمد بن عجلان ثقہ اور مامون فی الحدیث ہیں۔ اس باب میں جابرؓ، ابوہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعید خدریؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں جب امام کے خطبہ دیتے ہوئے داخل ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔ یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۴۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدِ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اِتِّبَاعًا لِلْحَدِيْثِ وَهُوَ رَوٰى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۴۹۴: قتیبہ علاء بن خالد قریشی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن بصری کو دیکھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو امام خطبہ پڑھ رہا تھا انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر بیٹھے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا اور وہ خود حضرت جابرؓ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۳۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

۳۶۲: باب جب امام خطبہ پڑھتا ہو تو کلام مکروہ ہے

۴۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَفِي الْبَابِ

۴۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر امام خطبہ دے رہا ہو تو اس دوران اگر کسی نے کہا کہ چپ رہو تو اس نے لغو بات کی۔ اس باب میں ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوْا لِلرَّجُلِ اَنْ یَّتَکَلَّمَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَالُوْا اِنْ تَکَلَّمَ غَیْرُهٗ قَالَ لَا یُنْکِرُ عَلَیْهِ اِلَّا بِالْاِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوْا فِیْ رَدِّ السَّلَامِ وَ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ رَدِّ السَّلَامِ وَ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَکَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِ هِمْ ذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ.

عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران بات کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا بات کرے تو اسے بھی اشارے سے منع کرے۔ لیکن سلام کا جواب دینے اور چھینک کا جواب دینے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم دونوں کی اجازت دیتے ہیں جن میں امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں جبکہ بعض علماء تابعینؒ وغیرہ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۳: بَابُ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّخَطِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۶۳: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے

۴۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا رِشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ رِشْدِیْنِ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوْا اَنْ یَّتَخَطَّی الرَّجُلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدَّدُوْا فِیْ ذٰلِکَ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ رِشْدِیْنِ بْنِ سَعْدٍ وَضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۴۹۶: سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جاتا ہے اسے جہنم پر جانے کے لئے پل بنایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سہل بن معاذ بن انس جہنی کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو رشدین بن سعد کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے۔ اس مسئلہ میں علماء نے شدت اختیار کی ہے۔ بعض علماء رشدین بن سعد کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۳۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ

۳۶۴: باب امام کے خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدِ الرَّازِیُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِیُّ قَالَا نَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ

۴۹۷: سہل بن معاذ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہؑ سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

---

[1] حبوہ احتباء کو کہتے ہیں اور احتباء دونوں گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر اوپر کی طرف کرنا اور کولہوں پر بیٹھ کر کمر اور ٹانگوں کو کسی کپڑے سے باندھ دینے یا دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینے کو کہتے ہیں۔ اور اگر اسی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے تو اسے اقعاء کہتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَبْوَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَيَانِ بِالْحَبْوَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ بَاْسًا.

ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت جمعہ کے خطبے کے دوران حبوہ کو مکروہ سمجھتی ہے۔ جبکہ بعض حضرات جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی شامل ہیں نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ خطبے کے دوران اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۶۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۶۵: باب منبر پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۴۹۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۸: احمد بن منیع ہشیم سے اور وہ حصین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے بشر بن دوان کے خطبہ دیتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر یہ سنا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے اور ننگے ہاتھوں کو خراب کرے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہشیم نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَذَانِ الْجُمُعَةِ

۳۶۶: باب جمعہ کی اذان

۴۹۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدِ الْخَيَّاطُ عَنْ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۹: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں (جمعہ کی) اذان امام کے نکلنے پر ہوا کرتی تھی پھر نماز کی اقامت ہوتی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زیادہ ہوئی تیسری اذان زیادہ ہوئی (یعنی بشمول تکبیر کے) زوراء[1] پر۔

۳۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

۳۶۷: باب امام کا منبر سے اترنے کے بعد بات کرنا

۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ

۵۰۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم

---

[1] زوراء مدینہ کے بازار میں ایک دیوار ہے جس پر کھڑے ہو کر مؤذن اذان دیتے تھے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الطَّيَالِسِيُّ نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَرِيْرِبْنِ حَازِمٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَ هِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَازَالَ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا وَ جَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ رُبَمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوْقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهِمَ جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يُرْوٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ فَوَهِمَ جَرِيْرٌ فَظَنَّ اَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

۵۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ﷺ منبر سے اترتے تو بوقت ضرورت بات کر لیتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم جریر بن حازم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ جریر بن حازم کو اس حدیث میں وہم ہو گیا ہے اور صحیح ثابت کی حضرت انسؓ سے مروی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (ایک مرتبہ) اقامت کہی جانے کے بعد ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث تو یہ ہے جبکہ جریر بن حازم کبھی کبھی وہم کر جاتے ہیں اگرچہ وہ صدوق ہیں۔ امام بخاریؒ ہی کہتے ہیں کہ جریر بن حازم کو ثابت کی انسؓ سے مروی اس حدیث میں بھی وہم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اقامت ہو جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ حماد بن زید سے مروی ہے کہ وہ ثابت بنانی کے پاس تھے تو حجاج صواف نے یحییٰ بن ابو کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو، اس پر جریر وہم میں مبتلا ہو گئے انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث ثابت نے انسؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۰۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک شخص آپ ﷺ سے باتیں کر رہا تھا اور وہ قبلے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا تھا۔ وہ باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے بعض حضرات کو نبی اکرم ﷺ کے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھتے ہوئے دیکھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ

۳۶۸: باب جمعہ کی نماز میں قراءت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۵۰۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَیْرَةَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ فَصَلّٰی بِنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَسُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَ فِی السَّجْدَةِ الثَّانِیَةِ اِذَاجَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَیْدُاللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ تَقْرَأُ بِسُوْرَتَیْنِ كَانَ عَلِیٌّ یَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوْفَةِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقْرَأُ بِهِمَا وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ.

کے بارے میں

۵۰۲: حضرت عبیداللہ بن ابی رافع (رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ) سے روایت کہ مروان حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کر کے مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں ''سورۃ الجمعہ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۃ المنافقون'' پڑھی۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ آپؐ نے یہ دونوں سورتیں اس لئے پڑھیں کہ حضرت علیؓ کوفہ میں یہی پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، نعمان بن بشیرؓ اور ابو عنبہ خولانیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں ''سورۃ الاعلیٰ'' اور ''سورۃ الغاشیہ'' پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَا یُقْرَأُ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِیْكٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ مُسْلِمِ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقْرَأُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُخَوَّلٍ

۳۶۹: باب جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے

۵۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ السجدہ (الم تنزیل) اور سورۃ الدھر (وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسے سفیان ثوریؒ اور کئی حضرات نے مخول سے روایت کیا ہے۔

۳۷۰: بَابُ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَ هَا

۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ

۳۷۰: باب جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

۵۰۴: سالم اپنے والد اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ بِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ.

تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۵: نافع، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ (کی نماز) کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَ هَا اَرْبَعًا وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ اَمَرَ اَنْ يُصَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا وَذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِسْحٰقُ اِنْ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَ حَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلّٰى

۵۰۷: روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثابت تر سمجھتے تھے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اگر جمعہ سے پہلے مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت اور اگر گھر پر پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ہی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَالْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلّٰی بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ اَرْبَعًا.

تھے اور پھر ابن عمرؓ نے نبی علیہ السلام کے بعد جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں دو رکعت اور پھر چار رکعت نماز پڑھی۔

۵۰۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰی بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ اَرْبَعًا حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَنَصَّ لِلْحَدِیْثِ مِنَ الزُّهْرِیِّ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا الدَّرَا هِمُ اَهْوَنُ عِنْدَهُ مِنْهُ اِنْ کَانَتِ الدَّرَاهِمُ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْبَعْرِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ یَقُوْلُ کَانَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَسَنَّ مِنَ الزُّهْرِیِّ.

۵۰۸: ہم سے یہ بات بیان کی ابن عمرؓ نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے زہری سے بہتر حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی دولت کو ان سے زیادہ حقیر جاننے والا دیکھا اور ان کے نزدیک دراہم اونٹ کی مینگنی کے برابر حیثیت رکھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے بحوالہ سفیان بن عیینہ سنا کہ سفیان کہا کرتے تھے کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

فائدہ: قارئین نے جمعہ کے بعد کی سنتوں کی رکعتوں کے متعلق پڑھا ترمذی شریف کے علاوہ اور کتب احادیث کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ دو، چار اور چھ رکعت ثابت ہیں احناف نے چھ رکعت پڑھنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔

۳۷۱: بَابُ فِیْمَنْ یُدْرِکُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَکْعَةً

۳۷۱: باب جو جمعہ کیا یک رکعت کو پا سکے

۵۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَ سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَغَیْرُ وَاحِدٍقَالُوْا ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَکْعَةً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَغَیْرِ هِمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلّٰی اِلَیْهَا اُخْرٰی وَمَنْ اَدْرَکَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰی اَرْبَعًا وَ بِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۵۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی۔ اس نے تمام نماز کو پالیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک رکعت ملی تو دوسری کو اس کے ساتھ ملا لے اور اگر امام قعدہ کی حالت میں پہنچے تو چار رکعت پڑھے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ: احناف کا مختلف احادیث کو دیکھنے کے بعد یہ مسلک ہے کہ جو آدمی جمعہ کی نماز میں تشہد میں مل گیا اسے جمعہ مل گیا لیکن ایسا کرنا معمولاً تاخیر سے جانا گناہ ہے اوّل وقت مسجد میں جانا چاہئے اور امام کا عربی خطبہ پورا سننا چاہئے اور برصغیر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں عربی خطبہ سے پہلے اردو میں تقریر ہوتی ہے گو اب علماء اس کو اختلافی مسائل کی نذر کر دیتے ہیں یہ غلط ہے۔ اصلاح معاشرہ تعمیر سیرت اور اتباع سنت نبوی علیہ السلام اور اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کی اطاعت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر وعظ ہونا چاہیے۔ ہمارے ہاں چونکہ لوگ نماز روزے زکوٰۃ کے متعلق کم جانتے ہیں اور جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو غلط پڑھتے ہیں پہلے اس کی اصلاح ہونی چاہیے اور اس کے لئے اوّل وقت جا کر وعظ سننا چاہئے۔ لیکن ہمارے ہاں علماء اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں لہٰذا عوام گھر سے خطبے کے وقت چلتے ہیں۔ علماء اور سامعین دونوں کا وطیرہ غلط ہے۔ خطبے کو مثبت سوچ وفکر کو پروان چڑھانے کے لئے ہونا چاہئے۔

۳۷۲: بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۲: باب جمعہ کے دن قیلولہ

۵۱۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھانا بھی جمعہ کے بعد کھاتے اور قیلولہ بھی جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

۳۷۳: بَابُ فِيْ مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهٗ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ

۵۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۳: باب جو اونگھے جمعہ میں تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے

۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَبْدَاللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَا

۳۷۴: باب جمعہ کے دن سفر کرنا

۵۱۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام نے ایک مرتبہ عبداللہ بن رواحہؓ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور اتفاق سے وہ دن جمعے کا تھا۔ ان کے ساتھی صبح روانہ ہو گئے عبداللہؓ نے کہا میں پیچھے رہ جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ جمعہ پڑھ سکوں پھر ان سے جاملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ علیہ السلام نے انہیں دیکھا تو پوچھا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ جانے سے کس چیز نے منع

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُ وَمَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَحَادِيْثَ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَبْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَسْمَعْهُ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ بَاْسًا بِاَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ مَالَمْ تَحْضُرِ الصَّلٰوةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ.

کیا؟ انہوں نے عرض کیا۔ میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لوں اور پھر ان سے جا ملوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جو کچھ زمین میں ہے اتنا مال صدقہ بھی کر دو تو ان کے سویرے چلنے کی فضیلت تک نہیں پہنچ سکتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ہم نہیں جانتے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے انہیں گنا۔ یہ حدیث ان پانچ میں نہیں گویا کہ یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی۔ جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کہتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر صبح ہو جائے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر سفر کے لئے روانہ ہو۔

۳۷۵: بَابُ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۷۵: باب جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

۵۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ يَحْيٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهِ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيْبٌ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَشَيْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ.

۵۱۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک گھر کی خوشبو لگائے (یعنی گھر پر موجود خوشبو لگائے) اور اگر نہ ہو تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شیخ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرِوَايَةُ هُشَيْمٍ اَحْسَنُ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۵۱۴: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زیاد نے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں براء کی حدیث حسن ہے اور ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے بہتر ہے۔ اسماعیل بن ابراہیم تیمی حدیث میں ضعیف ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خلاصۃ الباب: جمعہ میم کی پیش یا سکون دونوں کے ساتھ درست ہے زمانہ جاہلیت میں یوم العروبہ (رحمت) کا دن کہتے تھے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عرفہ کا دن افضل ہے جمہور علماء جمعہ کے دن کو افضل مانتے ہیں اس اختلاف کا ثمرہ نتیجہ اس وقت ظاہر ہوگا جب ایک شخص نے نذر مانی کہ سال میں افضل دن روزہ رکھوں گا تو جمہور کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے نذر پوری ہو جائے گی' (۲) قبولیت کی ساعت میں علماء کا اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ زمانہ نبوی ﷺ کیلئے مخصوص ہے' البتہ جمہور اس کے قائل ہیں کہ قیامت تک یہ ساعت باقی ہے پھر اس کی تعیین کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔ امام ترمذیؒ نے دو قول ذکر کئے ہیں اس لئے عصر سے مغرب تک تو دعا ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہئے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان دعا ہو اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (۳) جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے (۴) یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لئے آنا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جو شخص شہر سے اتنا دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لئے آ کر رات سے پہلے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اس پر جمعہ واجب ہے مسئلہ دیہات میں جمعہ کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی صحت کے لئے مصر (یا قریہ کبیرہ) شرط ہے اور دیہات میں جمعہ جائز نہیں ان کی دلیل صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی معروف روایت ہے کہ لوگ اپنے اپنے مقامات اور بستیوں سے باریاں مقرر کر کے جمعہ میں شریک ہونے کے لئے مدینہ طیبہ آیا کرتے تھے اگر چھوٹی بستیوں میں جمعہ جائز ہوتا ان کو جمعہ کے لئے باریاں مقرر کر کے مدینے آنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ ''عوالی'' ہی میں جمعہ قائم کر سکتے تھے۔ (۵) یعنی نماز کو طویل کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا آدمی کی فقاہت (دینی سمجھ) کی علامت ہے (۶) شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک خطبہ کے دوران آنے والا تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے اس لئے کہ علامہ نووی شافعیؒ کے اعتراف کے مطابق حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ خطیب کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ (۷) احتباء عام حالات میں بالاتفاق جائز ہے لیکن خطبہ جمعہ کے وقت مذکورہ حدیث ۴۹۷ باب سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے مگر ابوداؤد ج:۱۔ ص:۱۵۵۰ باب الاحتباء وغیرہ کی صحیح روایات سے ثابت ہے کہ صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت احتباء جمعہ کے دن بھی مکروہ نہیں سمجھتی تھی۔ امام طحاویؒ نے دونوں حدیثوں میں تطبیق کی ہے کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد انسان احتباء کرے اگر پہلے سے احتباء کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ جن صحابہؓ سے احتباء منقول ہے وہ خطبہ سے پہلے ہی احتباء کرتے تھے۔ (۸) امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کی ابتداء سے نماز کے اختتام تک کوئی سلام و کلام جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب ضعیف ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ نماز عشاء کا تھا راوی کو وہم ہو گیا اور اسے نماز جمعہ کا واقعہ قرار دے دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کے ابواب

۳۷۶: بَابُ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيْدَ

۵۱۵: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَاَنْ لَا يَرْكَبَ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔

۳۷۶: باب عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

۵۱۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ عید کی نماز کے لئے پیدل نکلنا مستحب ہے اور بغیر عذر کے کسی (سواری) پر سوار نہ ہو۔

۳۷۷: بَابُ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۵۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيُقَالُ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ۔

۳۷۷: باب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا

۵۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے اور پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی جائے۔کہا جاتا ہے کہ عید کی نماز سے پہلے خطبہ دینے والا پہلا شخص مروان بن حکم تھا۔

فائدہ: آج کل عید سے پہلے برصغیر میں اردو میں تقریر کی جاتی ہے اس کا منشاء بھی یہی ہوتا ہے کہ جو لوگ سال میں عید ہی پڑھتے ہیں ان کو مسائل کا علم ہو سکے ورنہ لوگ نہ تو مسائل پڑھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں اس لئے علماء جمعہ کو عربی خطبہ سے قبل اور عید کو نماز سے قبل تقریر (وعظ) کرتے ہیں لیکن جیسا کہ گزرا اس کا منشاء رسول اللہ ﷺ کے احکام پہنچانا، سنانا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہونا چاہئے تو صحیح ہے ورنہ اگر تشتت وافتراق کی باتیں کرنا ہو تو اس سے بہتر ہے کہ نہ جمعہ سے پہلے تقریر ہو اور نہ عید سے۔

۳۷۸: بَابُ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

۵۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

۳۷۸: باب عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی

۵۱۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلاَ اِقَامَةٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ لاَّ يُؤَذَّنَ لِصَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَلاَ لِشَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ.

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز کئی مرتبہ بغیر اذان اور تکبیر کے پڑھی۔ اس باب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عیدین یا کسی نفل نماز کے لئے اذان نہ دی جائے۔

۳۷۹. بَابُ الْقِرَاءَةِ فِى الْعِيْدَيْنِ

۳۷۹: باب عیدین کی نماز میں قراءت

۵۱۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الْعِيْدَيْنِ وَفِى الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِىْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ وَاقِدٍ وَ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَ مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِىْ عَوَانَةَ وَاَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِى الرِّوَايَةِ فَيُرْوٰى عَنْهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَلاَ نَعْرِفُ لِحَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةً عَنْ اَبِيْهِ وَحَبِيْبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَرَوٰى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَحَادِيْثَ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوَرِوَايَةِ هٰؤُلاَءِ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِى صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ بِقَافٍ وَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ.

۵۱۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" اور "وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے اور کبھی عید جمعہ کے دن ہوتی تو بھی یہی دونوں سورتیں (جمعہ اور عید) دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ اس باب میں ابوواقدؓ، سمرہ بن جندبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں نعمان بن بشیرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح سفیان ثوری اور معمر بن ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر روایت کرتا ہے وہ اپنے والد وہ حبیب بن سالم وہ اپنے والد اور وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں جبکہ حبیب بن سالم کی ان کے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ یہ نعمان بن بشیر کے مولیٰ ہیں اور ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ابن عیینہ سے مروی کہ وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ان حضرات کی روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں سورة "ق" اور "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ" پڑھتے تھے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۱۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَاوَاقِدِ اللَّيْثِيَّ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ بِهٖ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافِ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۱۹: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے۔ ابو واقد نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ''اور''اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ'' پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

۵۲۰: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے زمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۳۸۰: بَابُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۳۸۰: باب عیدین کی تکبیرات

۵۲۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّآءُ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاْةِ وَ فِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَدِّ كَثِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ نَحْوَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي التَّكْبِيْرَاتِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاْءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

۵۲۱: کثیر بن عبداللہ نے اپنے والد اور وہ انکے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا ، ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کثیر کے دادا کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث میں احسن ہے۔ کثیر کے دادا کا نام عمرو بن عوف مزنی ہے۔ اسی پر بعض اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ اسی حدیث کی مانند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مدینہ میں اسی طرح امامت کی۔ یہی قول اہل مدینہ، شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عید کی نماز میں نو (۹) تکبیریں کہیں۔ پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع کی تکبیر کے ساتھ۔ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَهُوَقَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔ اہل کوفہ اور سفیان ثوریؒ کا قول ہے۔

فائدہ: اس باب میں کثیر بن عبداللہ نہایت ضعیف ہیں۔ اس باب کا مدار کثیر بن عبداللہ ہی ہیں۔ امام ترمذیؒ کی اس حدیث کی تحسین پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا ہے۔ احناف کے نزدیک عیدین میں صرف چھ زائد تکبیرات ہیں تین تکبیریں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ ان کا استدلال سنن ابوداؤد میں مکحول کی روایت سے ہے کہ سعید بن عاصؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کس طرح تکبیرات کہتے تھے (یعنی کتنی)؟ ابوموسیٰؓ نے فرمایا چار تکبیریں جیسے کہ جنازہ میں اس پر حذیفہؓ نے ان کی تصدیق فرمائی۔ اس حدیث میں چار تکبیروں کا ذکر ہے ان میں سے ایک تکبیر تحریمہ اور تین زائد تکبیریں ہیں۔ (مترجم)

۳۸۱: بَابُ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا

۵۲۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رَاٰى طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ حَفْصٍ وَ هُوَابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۳۸۱: باب عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں

۵۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن گھر سے نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں (یعنی عید کی نماز) نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ ور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اہل علم ایک جماعت عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنے کی قائل ہے لیکن پہلا قول اصح ہے۔

۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ عید کے لئے گھر سے نکلے اور عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: یہ احادیث اس بارے میں بہت واضح ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ جب کیا وہی کرنا سنت ہے۔ حضور اکرم ﷺ ہمیشہ فجر کے بعد سورج نکلنے پر نفل پڑھتے لیکن عیدین میں کبھی نفل نہیں پڑھے اسی کو بدعت کہتے ہیں کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کر لینا اور اس کو لازم قرار دے لینا اور پھر کہنا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ حرج یہی ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۸۲: بَابُ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۵۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ نَامَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَاجِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

۵۲۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاهُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَاالْحَدِيْثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيْدَيْنِ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اَكْرَهُ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاِنْ اَبَتِ الْمَرْاَةُ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ فَلْيَاْذَنْ لَهَا زَوْجُهَا اَنْ تَخْرُجَ فِيْ اَطْمَارِهَا وَلَا تَتَزَيَّنُ فَاِنْ اَبَتِ اَنْ تَخْرُجَ كَذٰلِكَ فَلِلزَّوْجِ اَنْ يَّمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوْجِ وَيُرْوٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهٗ كَرِهَ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ اِلَى الْعِيْدِ.

۳۸۲: باب عیدین کے لئے عورتوں کا نکلنا

۵۲۴: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے لئے کنواری لڑکیوں، جوان و پردہ دار اور حائضہ عورتوں کو نکلنے کا حکم دیتے تھے۔ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے باہر رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی بہن اسے اپنی چادر (ادھار) دیدے۔

۵۲۵: ہم سے بیان کیا احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے اسی کی مثل۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ام عطیہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کو عیدین کے لئے جانے کی اجازت دیتے ہیں اور بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا آج کل میں عورتوں کا گھر سے نکلنا مکروہ سمجھتا ہوں لیکن اگر وہ نہ مانے تو اُس کا شوہر اسے میلے کپڑوں میں بغیر زینت کے نکلنے کی اجازت دے دے اور اگر زینت کرے تو اس کے شوہر کو اسے نکلنے سے منع کر دینا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ''اگر رسول ﷺ عورتوں کی ان چیزوں کو دیکھتے جو انہوں نے نئی نکالی ہیں تو انھیں مسجد میں جانے سے منع فرمادیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا۔'' سفیان ثوریؒ سے بھی یہی مروی ہے کہ وہ عورتوں کا عیدین کے لئے نکلنا مکروہ سمجھتے تھے۔

خلاصۃ الباب: عہد نبوی میں عورتیں عید کے لئے نکلتی تھیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ ابتداء اسلام میں دشمنان اسلام کی نظروں میں مسلمانوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے تھا یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اس وقت امن کا دور دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہٰذا اجازت نہ ہونی چاہئے۔

۳۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى

۳۸۳: باب نبی اکرم ﷺ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَى الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ

۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اِذَا خَرَجَ فِيْ طَرِيْقٍ اَنْ يَرْجِعَ فِيْ غَيْرِهٖ اتِّبَاعًا هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ كَاَنَّهٗ اَصَحُّ.

عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے آنا

۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اسے ابوتمیلہ اور یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان سے وہ سعید بن حارث سے اور وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے عید کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مستحب ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ گویا کہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۸۴: بَابُ فِي الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

۵۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْاَسْلَمِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ شَيْئًا وَ يُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يُفْطِرَ عَلَى التَّمْرِ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ

۳۸۴: باب عیدالفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے

۵۲۷: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے لئے اس وقت تک نہ جاتے جب تک کچھ کھا نہ لیتے جب کہ عیدالاضحیٰ میں اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ اس باب میں علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں بریدہ بن حصیب اسلمیؓ کی حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں ثواب بن عتبہ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عیدالفطر کے دن نماز سے پہلے کچھ کھا لینا چاہیے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے۔ عیدالاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلْاَضْحٰی حَتّٰی یَرْجِعَ.

کھانا مستحب ہے۔

۵۲۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا هُشَیْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَانَ یُفْطِرُ عَلٰی تَمَرَاتٍ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَخْرُجَ اِلَی الْمُصَلّٰی قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۵۲۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ السَّفَرِ

سفر کے ابواب

۳۸۵: بَابُ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

۵۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا لَاَ تْمَمْتُهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ سُرَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَبَعْدَهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلٰى مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اِلَّا اَنَّ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ التَّقْصِيْرُ رُخْصَةٌ لَهُ فِي السَّفَرِ فَاِنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ اَجْزَاَ عَنْهُ۔

۳۸۵: باب سفر میں قصر نماز پڑھنا

۵۲۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سفر کیا۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی دو، دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھتے۔ عبداللہؓ فرماتے ہیں۔ اگر میں ان سے پہلے یا بعد میں بھی کچھ پڑھنا چاہتا تو فرض ہی کو مکمل کر لیتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، انسؓ، عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن سلیم کی روایت کے علاوہ کچھ نہیں جانتے وہ اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے وہ آل سراقہ کے ایک شخص سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عطیہ عوفی، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے اور بعد نفل نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ بھی اپنے دور خلافت کے اوائل میں قصر ہی پڑھتے۔ اکثر علماء اور صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی تھیں لیکن آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مروی حدیث پر ہی عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے مگر امام شافعیؒ قصر کو سفر میں اجازت پر محمول کرتے ہیں۔ یعنی اگر وہ نماز پوری پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلَافَتِهٖ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۰: حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ سے مسافر کی نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ تو انہوں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر حضرت عثمانؓ کے ساتھ آپ کے دور خلافت میں سات یا آٹھ سال حج کیا آپؓ نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت ادا کی پھر ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کو رب العلمین کے علاوہ کسی کا خوف نہ تھا اور راستے میں آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ

۳۸۶: باب کہ کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے

۵۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اَقَامَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ تِسْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۵۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں (قصر) پڑھیں۔ راوی نے انسؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کتنے دن مکہ میں قیام کیا انہوں نے فرمایا دس دن۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے بعض اسفار میں انیس (۱۹) دن تک قیام کیا اور دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے چنانچہ اگر ہمارا قیام انیس دن یا اس سے کم مدت کا ہوتا تو ہم بھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَنَحْنُ اِذَا اَقَمْنَا مَابَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ زِدْنَا عَلٰى ذٰلِكَ اَتْمَمْنَا الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَرُوِىَ عَنْهُ ثِنْتَىْ عَشَرَةَ وَرُوِىَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَقَامَ اَرْبَعًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَرُوِىَ ذٰلِكَ عَنْهُ قَتَادَةُ وَعَطَآءٌ الْخُرَاسَانِيُّ وَرُوِىَ عَنْهُ دَاوٗدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ خِلَافَ هٰذَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدُ فِىْ ذٰلِكَ فَاَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ فَذَهَبُوْا اِلٰى تَوْقِيْتِ خَمْسَ عَشَرَةَ وَقَالُوْا اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَ قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ ثِنْتَىْ عَشَرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ اَرْبَعٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَ اَمَّا اِسْحَاقُ فَرَاَى اَقْوَى الْمَذَاهِبِ فِيْهِ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِاَنَّهُ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ تَاَوَّلَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ تِسْعَ عَشَرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَقْصُرَ مَالَمْ يُجْمِعْ اِقَامَةً وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهِ سِنُوْنَ.

قصر ہی پڑھتے اور اگر اس سے زیادہ رہتے تو پوری نماز پڑھتے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جو دس دن قیام کرے وہ پوری نماز پڑھے، ابن عمرؓ پندرہ دن اور دوسری روایت میں بارہ دن قیام کرنے والے کے متعلق پوری نماز کا حکم دیتے تھے۔ قتادہ اور عطاء خراسانی، سعید بن میسّب سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص چار دن تک قیام کرے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ داؤد بن ابی ھندان سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) پندرہ دن تک قصر کا مسلک اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پندرہ دن قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے۔ امام اوزاعیؒ بارہ دن قیام کی نیت پر پوری نماز پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ، مالکؒ اور احمدؒ کا یہ قول ہے کہ اگر چار دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں قوی ترین مذہب ابن عباسؓ کی حدیث کا ہے کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے بعد بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ اگر انیس دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے پھر اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اگر رہنے کی مدت متعین نہ ہو تو قصر ہی پڑھنی چاہیے اگر سال گزر جائیں (یعنی اس کا ارادہ اور نیت نہ ہو کہ اتنے دن قیام کرے گا)۔

۵۳۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّىْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور انیس دن تک قصر نماز پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم بھی اگر انیس دن سے کم قیام کریں تو قصر نماز پڑھتے ہیں اور اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار رکعتیں (یعنی پوری نماز) پڑھیں گے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک سولہ (۱۶) فرسخ کی مقدار سفر سے قصر واجب ہوتی ہے اور سولہ فرسخ کے اڑتالیس (۴۸) میل بنتے ہیں۔ مدت قصر امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چاروں سے زائد اقامت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔

۳۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۵۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ اَبِيْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَرَاٰهُ حَسَنًا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَاٰى بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ يَتَطَوَّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَ بِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَلَمْ يَرَ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُصَلّٰى قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَ مَعْنٰى مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ قَبُوْلُ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوَّعَ فَلَهٗ فِي ذٰلِكَ فَضْلٌ كَثِيْرٌ وَ هُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ.

۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۳۸۷: باب سفر میں نفل نماز پڑھنا

۵۳۵: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کئے۔ میں نے آپ ﷺ کو زوال آفتاب کے وقت ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث براءؓ غریب ہے۔میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے لیث بن سعد کی روایت کے علاوہ اسے نہیں پہچانا انہیں ابوبسرہ غفاری کا نام معلوم نہیں لیکن انہیں اچھا سمجھتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے یا بعد نوافل نہیں پڑھتے تھے۔انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سفر میں نفل نماز پڑھتے تھے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ سفر میں نوافل پڑھنے کے قائل ہیں امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے کہ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نوافل نہ پڑھے جائیں چنانچہ جو لوگ ممانعت کرتے ہیں وہ حضرات رخصت پر عمل پیرا ہیں اور جو پڑھ لے اس کے لئے بہت بڑی فضیلت ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ سفر میں نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔

۵۳۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اس سے ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر اور حضر میں نمازیں پڑھیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَ بَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ هَا شَيْئًا وَ الْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وَتْرُالنَّهَارِوَبَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ مَارَوَى ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى حَدِيْثًا اَعْجَبُ اِلَيَّ مِنْ هٰذَا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضر میں ظہر کی چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد کچھ نہ پڑھتے۔ جبکہ مغرب کی نماز سفر وحضر میں تین رکعت ہی ہے اس میں کوئی کمی نہیں اور یہ دن کے وتر ہیں اس کے بعد آپ صلی علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

فائدہ : اس حدیث میں مغرب کو دن کے وتر کہا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ مغرب کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہوتی ہیں اس حدیث کو امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے بقول امام ترمذیؒ، ابن ابی لیلیٰ کی (میرے نزدیک) سب سے زیادہ پسندیدہ روایت کہا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ پھر وتر بھی تین رکعت ایک سلام کے ساتھ والی روایت زیادہ قوی ہے جو احناف کا مستدل ہے۔

۳۸۸. بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۳۸۸: باب دو نمازوں کو جمع کرنا

۵۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَالظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَالْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءِ فَصَلَّهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَبِهٖ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ

۵۳۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے اور پھر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھتے اور اگر زوال کے بعد کوچ کرتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے اور پھر روانہ ہوتے پھر مغرب سے پہلے کوچ کرنے کی صورت میں مغرب کو عشاء تک مؤخر کرتے اور مغرب کے بعد کوچ کرنے کی صورت میں عشاء میں جلدی کرتے اور مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ اس باب میں علیؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث علی بن مدینی سے بھی مروی ہے وہ احمد بن حنبلؒ سے اور وہ قتیبہ سے روایت کرتے ہیں۔ معاذؓ کی حدیث غریب ہے کیونکہ اس کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرِهٖ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَمَعَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ وَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ لَا بَاْسَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِيْ وَقْتِ اِحْدَاهُمَا.

روایت میں قتیبہ منفرد ہیں ہمیں علم نہیں کہ لیث سے ان کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ لیث کی یزید بن ابی حبیب سے مروی حدیث غریب ہے۔ وہ ابوطفیل سے اور وہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کیا۔ اس حدیث کو قرہ بن خالد، سفیان ثوریؒ، مالکؒ اور کئی حضرات نے ابوزبیر مکی سے روایت کیا ہے۔ امام شافعیؒ بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے ایک وقت میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(ف) اسکے متعلق مختصر بحث گزر چکی ہے۔

۵۳۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِيْثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ فَجَدَّبِهِ السَّيْرُ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۹: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان کے بعض اہل و اقارب کی طرف سے ان سے مدد مانگی گئی جس پر انہیں جلدی جانا پڑا۔ انہوں نے مغرب کو شفق کے غائب ہونے تک مؤخر کیا اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں پھر لوگوں کو بتایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو جلدی ہوتی تو آپ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: عام نوافل مثلاً اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد وغیرہ مسافر کے لئے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے۔ سنن مؤکدہ جس کو رواتب بھی کہتے ہیں ان کے پڑھنے کے بارے میں احناف اور دوسرے ائمہ مستحب ہونے کے قائل ہیں بشرطیکہ گنجائش ہو اور چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ سنن مؤکدہ کی تاکید ختم ہوجاتی ہے البتہ سنت فجر کی تاکید باقی رہتی ہے۔

۳۸۹. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

۳۸۹: باب نماز استسقاء

۵۴۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مُعَمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهٗ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ

۵۴۰: عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے لوگوں کے ساتھ بارش کی طلب کے لئے تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں جن میں بلند آواز قرأت کی پھر اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا، دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور بارش[1] کے لئے دعا مانگی درآں حالیکہ آپ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ تھے اس باب میں ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور ابولحم سے بھی

---

[1] نماز قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھی پھر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دوبارہ چادر الٹاتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کیا ہوگا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللَّحْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاسْمُ عَمِّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيُّ.

روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں عبداللہ بن زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے جن میں شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں۔ عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

۵۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ عَنْ اٰبِي اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اٰبِي اللَّحْمِ وَلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ وَعُمَيْرٌ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَحَادِيْثَ وَلَهٗ صُحْبَةٌ.

۵۴۱: ابولحم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت[1] کے قریب بارش کے لئے دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں قتیبہ نے بھی ابولحم سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا ہے ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ انکے مولیٰ عمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں اور وہ صحابی ہیں۔

۵۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۴۲: قتیبہ حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اسحٰق سے (جو ابن عبداللہ بن کنانہ ہیں) اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ولید بن عقبہ جب مدینہ کے امیر تھے تو انہیں حضرت ابن عباسؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں انکے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ بغیر زینت کے عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچے۔ آپ ﷺ نے تمھارے ان خطبوں کی طرح کوئی خطبہ نہیں پڑھا۔ لیکن دعا، عاجزی اور تکبیر کہتے ہوئے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز پڑھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ مُتَخَشِّعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلّٰى صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ

۵۴۳: ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں "متخشعا" یعنی ڈرتے ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ

[1] احجار الزیت۔ تیل کے پتھر (یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے) مترجم۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرُوِىَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يُكَبِّرُ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ كَمَا يُكَبِّرُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ.

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے کہ نماز استسقاء عید کی نماز کی طرح پڑھے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے ۔ یہ ابن عباسؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ مالک بن انسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نماز استسقاء میں عید کی نماز کی طرح تکبیریں نہ کہے۔

۳۹۰: بَابُ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۳۹۰: باب سورج گرہن کی نماز

۵۴۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَآئِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ وَالْمُغِيْرَةَ ابْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّسِرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا بِالنَّهَارِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا نَحْوَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيْهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ

۵۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی اس میں قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، سمرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما، قبیصہ ہلالی، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف (سورج گرہن کی نماز) میں دو رکعتوں میں چار رکوع کئے یہ امام شافعیؒ واحمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔ نماز کسوف میں قراءت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن کے وقت بغیر آواز قراءت کرے جبکہ بعض اہل علم بلند آواز سے قراءت کے قائل ہیں جیسے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ امام مالکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں کہ بلند آواز سے پڑھے لیکن امام شافعیؒ بغیر آواز سے پڑھنے کا کہتے ہیں پھر یہ دونوں حدیثیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ایک حدیث یہ کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَجَدَاتٍ وَصَحَّ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَهٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلٰى قَدْرِ الْكُسُوْفِ اِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوْفُ فَصَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَ اَطَالَ الْقِرَاْءَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَرٰى اَصْحَابُنَا اَنْ يُصَلّٰى صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ فِي جَمَاعَةٍ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے کئے دوسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع کئے اہل علم کے نزدیک یہ کسوف کی مقدار کے ساتھ جائز ہے یعنی اگر سورج گرہن لمبا ہو تو چھ رکوع اور چار سجدے کرنا جائز ہے لیکن اگر چار رکوع اور چار سجدے کرے اور قرأت بھی لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نماز با جماعت پڑھی جائے۔

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَايَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاْءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِرَاْءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ يَرَوْنَ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ سِرًّا اِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ اَيْضًا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَ نَحْوًا مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تَامَّتَيْنِ وَيُقِيْمُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوًا مِّمَّا اَقَامَ فِيْ رُكُوْعِهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ بِتَكْبِيْرٍ وَثَبَتَ قَائِمًا ثُمَّ قَرَاَ نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ ثُمَّ رَكَعَ

۵۴۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور قراءت لمبی کی پھر لمبا رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قراءت کی لیکن پہلی رکعت سے کم تھی پھر رکوع کیا اور اسے بھی لمبا کیا لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر کھڑے ہوئے اس کے بعد سجدہ کیا اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کرے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر دن میں نماز پڑھ رہا ہو تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر سورہ بقرہ کے برابر بغیر آواز قراءت کرے پھر لمبا رکوع کرے جیسے کہ اس نے قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر پھر سورۃ فاتحہ پڑھے اور سورہ آل عمران کے برابر تلاوت کرے۔ اس کے بعد اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے پھر اچھی طرح دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں رکوع کے برابر رہے پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ نساء کے برابر قراءت کرے اور اسی طرح رکوع میں بھی ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ کے بعد سورۂ مائدہ کے برابر قراءت کرے پھر اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہہ کر سر اٹھائے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رُكُوعًا طَوِيْلاً نَحْوًا مِنْ قِرَاءَ تِهٖ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ.

اور سجدہ کرے اور اس کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

۳۹۱: بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَ ةُ فِي الْكُسُوْفِ

۳۹۱: باب نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے

۵۴۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۴۶: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسوف کی نماز پڑھائی جس میں ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی (قراءت میں) اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سمرہ بن جندبؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم نے قراءت سریہ (یعنی آہستہ آواز میں قراءت) ہی کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهٗ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

۵۴۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قراءت کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسحٰق فزاری بھی سفیان بن حسین سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ بھی اسی حدیث کے قائل ہیں۔

خلاصۃ الباب: استسقاء کا معنی بارش کا طلب کرنا، نماز استسقاء کی شروعیت پر اجماع ہے۔ چادر کو پلٹنا تفاؤل کے لئے تھا جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفاً یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہوگیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے نماز کسوف جمہور علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ

۳۹۲: باب خوف کے وقت نماز پڑھنا

۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ

۵۴۸: سالم سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف میں ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھی جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں لڑتا رہا پھر یہ لوگ اپنی جگہ چلے گئے اور انہوں نے آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوسری رکعت پڑھی پھر آپ صلی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

أُولٰئِكَ وَجَآءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ حُذَيْفَةَ وَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَاَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ اِلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ اَحْمَدُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ عَلٰى اَوْجُهٍ وَمَا اَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا وَاَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَبَتَتِ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ وَرَاٰى اَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَهٰذَا عَلٰى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ اِسْحٰقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَلٰى غَيْرِهِ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهُ.

اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور اس گروہ نے کھڑے ہو کر اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کی اس کے بعد دوسرا گروہ کھڑا ہوا اور اس نے بھی اپنی دوسری رکعت پڑھی۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیاش کا نام زید بن ثابت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں امام مالکؒ نماز خوف میں سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہی کی روایت پر عمل کرتے ہیں اور یہی امام شافعیؒ کا قول ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ نماز خوف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح مروی ہے اور میں اس باب میں سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح روایت نہیں جانتا چنانچہ وہ بھی اسی طریقے کو اختیار کرتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ خوف میں کئی روایات ثابت ہیں ان سب پر عمل کرنا جائز ہے یعنی یہ بقدر خوف ہے۔ اسحٰق کہتے ہیں کہ ہم سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دوسری روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے موسیٰ بن عقبہ بھی نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ وَيَجِيْءُ

۵۴۹: سہل بن ابی حثمہؓ نماز خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے اور انہی کی طرف رخ کیے رہے۔ پھر امام پہلے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھیں اور دو سجدے کرنے کے بعد دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے مقابل آ جائیں اور وہ جماعت آ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور سجدے کرے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور جماعت کی پہلی رکعت ہوگی۔ پھر یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اُولٰٓئِکَ فَیَرْکَعُ بِھِمْ رَکْعَۃً وَیَسْجُدُ ھُمْ سَجْدَتَیْنِ فَھِیَ لَہٗ ثِنْتَانِ وَلَھُمْ وَاحِدَۃٌ ثُمَّ یَرْکَعُوْنَ رَکْعَۃً وَیَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَیْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَقَالَ لِیْ اُکْتُبْہُ اِلٰی جَنْبِہٖ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِیْثَ وَلٰکِنَّہٗ مِثْلُ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَمْ یَرْفَعْہُ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَھٰکَذَا رَوَاہُ اَصْحَابُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ مَوْقُوْفًا وَرَفَعَہٗ شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوٰی مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ مَنْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِہٖ یَقُوْلُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَۃً رَکْعَۃً فَکَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ وَلَھُمْ رَکْعَۃً رَکْعَۃً۔

لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت پڑھیں اور سجدہ کریں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے مجھے بتایا کہ شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم سے وہ قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کے مثل بیان کرتے ہیں پھر یحییٰ بن سعید نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث کو اس کے ساتھ لکھ دو۔ مجھے یہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث ہی کی مثل ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے مرفوع نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے ساتھی بھی اسے موقوف ہی روایت کرتے ہیں جبکہ شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم بن محمد کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس، یزید بن رومان سے وہ صالح بن خوات سے اور وہ ایک ایسے شخص سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں جو نماز خوف آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے اور یہ کئی راویوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی۔ جو آپ ﷺ کے لئے دو اور ان دونوں کے لئے ایک ایک رکعت تھی۔

خلاصۃ الباب: صلوٰۃ الخوف جمہور علماء کے نزدیک سب سے پہلے غزوہ ذات الرقاع میں پڑھی گئی جو ۴ھ میں ہوا۔ صلوٰۃ الخوف کے تینوں طریقے جائز ہیں البتہ حنفیہ نے ان میں سے تیسرے طریقے کو افضل قرار دیا ہے یہ طریقہ امام محمدؒ کی کتاب الآثار میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

۳۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

۳۹۳: باب قرآن کے سجدے

۵۵۰: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ وَھْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنْ

۵۵۰: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے جن میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ سَجْدَۃً مِنْھَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِی الدَّرْدَآءِ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لاَ نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلاَلٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِیِّ.

''سورۂ نجم'' والاسجدہ بھی شامل ہے۔اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے سعید بن ابو ہلال کی عمر دمشقی سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ نَا اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلاَلٍ عَنْ عُمَرَ وَھُوَ ابْنُ حَیَّانَ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا یُخْبِرُنِیْ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ سَجْدَۃً مِنْھَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ بْنِ وَکِیْعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ وَھْبٍ.

۵۵۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ (١١) سجدے کئے ان میں ایک ''سورۂ نجم'' کا سجدہ ہے۔ یہ روایت سفیان بن وکیع کی عبداللہ بن وہب سے مروی حدیث سے اصح ہے۔

٣٩٤: بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

٣٩٤: باب عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۵۵۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُہٗ وَاللّٰہِ لاَ نَاْذَنُ لَھُنَّ یَتَّخِذْنَہٗ دَغَلاً فَقَالَ فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَتَقُوْلُ لاَ نَاْذَنُ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۵۵۲: مجاہد سے روایت ہے کہ ہم ابن عمرؓ کے پاس تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی اجازت دو۔اس پر انکے بیٹے نے کہا اللہ کی قسم ہم انکو اس بات کی اجازت نہیں دینگے کیونکہ یہ اسے فساد کا حیلہ بنائیں گی۔ابن عمرؓ نے فرمایا اللہ تیرے ساتھ ایسا کرے اور ویسا کرے (یعنی بددعا دی) میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔اس باب میں ابوہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور زینبؓ جو عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ ہیں سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٩٥: بَابُ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْبُزَاقِ فِی الْمَسْجِدِ

٣٩٥: باب مسجد میں تھوکنے کی کراہت

۵۵٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

۵۵٣: حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَبْدِاللهِ الْمُحَارِبِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَآءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ طَارِقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَنْصُوْرُبْنُ الْمُعْتَمِرِ.

نماز میں ہوتو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ،ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں طارق کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔(امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں) اور میں نے جارود سے وکیع کے حوالے سے سنا کہ ربعی حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۵۴: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجدوں میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے (یعنی تھوک کو دبا دینا ہے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۶: بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

۳۹۶: باب سورۂ انشقاق اور سورۃ العلق کے سجدے

۵۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَآءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ.

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ'' اور ''اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ'' میں سجدہ کیا۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْحَدِيْثِ اَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۵۵۶: ہم سے بیان کیا قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی سے اوپر کی حدیث کی مثل۔اس حدیث میں چار تابعی ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ '' اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ '' اور '' اِقْرَاْ بِاسْمِ ...... '' دونوں سورتوں میں سجدہ ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

۵۵۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْبَزَّازُ نَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ نَا اَبِیْ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْهَا يَعْنِي النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِي سُوْرَةِ النَّجْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ الْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهِ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

۳۹۷: باب سورہ نجم کا سجدہ

۵۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ''نجم'' میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی ؒ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ''سورۃ نجم'' میں سجدہ کیا جائے جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ ''مفصل'' میں کوئی سجدہ نہیں یہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور وہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی قول ہے۔

۳۹۸: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيْهِ

۵۵۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَتَاَوَّلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ السُّجُوْدَ لِاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِيْنَ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى مَنْ سَمِعَهَا وَلَمْ يُرَخِّصُوْا فِي تَرْكِهَا وَقَالُوْا اِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاِذَا تَوَضَّأَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهِ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ فِيْهَا وَالْتَمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوْا فِي تَرْكِهَا قَالُوْا

۳۹۸: باب سورہ نجم میں سجدہ نہ کرے

۵۵۸: زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ نجم پڑھی لیکن آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں زید بن ثابتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس لئے سجدہ نہیں کیا کہ زید نے جب پڑھا تو انہوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ جو شخص سجدہ کی آیت سنے اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر اس حالت میں سنا کہ وضو سے نہیں تھا تو جب وضو کرے اس وقت سجدہ کرے۔ سفیان ثوریؒ، اہل کوفہ اور اسحاقؒ کا بھی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سجدہ اس کے لئے ہے جو کرنا چاہے اور ثواب وفضیلت کی خواہش رکھتا ہو لہٰذا اس کا ترک کرنا بھی جائز ہے انکی دلیل حضرت زیدؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِنْ اَرَادَ ذٰلِکَ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِیْثِ الْمَرْ فُوْعِ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ یَسْجُدْ فَقَالُوْا لَوْ کَانَتِ السُّجْدَةُ وَاجِبَةً لَمْ یَتْرُکِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ زَیْدًا حَتّٰی کَانَ یَسْجُدُ وَ یَسْجُدُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَأَ سَجْدَةً عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَأَهَا فِی الْجُمُعَةِ الثَّانِیَةِ فَتَهَیَّاءَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ فَلَمْ یَسْجُدْ وَلَمْ یَسْجُدُوْا فَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ.

اور آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ پس اگر سجدہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ زید کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ اور آنحضرت ﷺ خود سجدہ نہ کر لیتے۔ انکی دوسری دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے انہوں نے منبر پر سجدے کی آیت پڑھی اور اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو دوبارہ وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدے کے لئے مستعد ہو گئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ سجدہ ہم پر فرض نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو سجدہ کریں چنانچہ نہ تو حضرت عمرؓ نے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے سجدہ کیا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ واجب نہیں اور امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۳۹۹. بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّجْدَةِ فِیْ صٓ

۳۹۹: باب سورہ ''صٓ'' کا سجدہ

۵۵۹. حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْ صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَیْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَغَیْرِ هِمْ فِیْ هٰذَا فَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَسْجُدَ فِیْهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهَا تَوْبَةُ نَبِیٍّ وَلَمْ یَرَوُا السُّجُوْدَ فِیْهَا.

۵۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ ''صٓ'' میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یہ واجب سجدوں میں سے نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس میں سجدہ کرے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے لیکن بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ نبی کی توبہ ہے لہٰذا یہاں سجدہ واجب نہیں۔

۴۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّجْدَةِ فِی الْحَجِّ

۴۰۰: باب سورہ ''حج'' کا سجدہ

۵۶۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِیْهَا سَجْدَتَیْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ یَسْجُدْ هُمَا فَلَا یَقْرَأْ هُمَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا فَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا قَالَا فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِیْهَا سَجْدَتَیْنِ وَبِهٖ یَقُوْلُ

۵۶۰: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ'' سورہ حج کو دوسری سورتوں پر فضیلت دی گئی کیونکہ اس میں دو سجدے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو سجدہ نہ کرنا چاہے وہ اسے نہ پڑھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا سورہ حج کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرَاٰی بَعْضُهُمْ فِيْهَا سَجْدَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِکٍ وَ اَهْلِ الْکُوْفَةِ.

میں دوسجدے ہیں۔ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔بعض کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے اور یہ سفیان ثوریؒ، مالکؒ اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

۴۰۱: بَابُ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِالْقُرْاٰنِ

۴۰۱: باب قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟

۵۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَامُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ اَخْبَرَ نِيْ عُبَيْدُاللهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ کَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اکْتُبْ بِهَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَکَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ کَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّکَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا پھر میں نے اس سے کہتے ہوئے سنا کہا "اَللّٰهُمَّ اکْتُبْ ......" (اے اللہ میرے لئے اس سجدے کا ثواب لکھ اور اسکی وجہ سے میرے گناہ کم کر اور اسے اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ آخرت بنا اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔حسن کہتے ہیں کہ ابن جریج نے مجھے بتایا کہ تمہارے دادا نے مجھے ابن عباسؓ کے حوالے سے کہا کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بھی سجدے میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے غریب ہے۔ہم اسے انکی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ دعا (سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ) پڑھا کرتے تھے۔یعنی میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اپنی قوت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھ بنائی۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خلاصۃ الابواب: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مسنون ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل ترمذی میں حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔ لیکن حنفیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ فوراً سجدہ نہیں کیا اور ہمارے نزدیک بھی فی الفور سجدہ واجب نہیں۔ احناف کا استدلال ان تمام آیاتِ سجدہ سے ہے جن میں امر صیغہ وارد ہے۔ شیخ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ آیات سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل واجب ہے کفار کی مخالفت بھی انبیاء کی اقتداء بھی۔ پھر حنفیہ شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں سجدہائے تلاوت چودہ (۱۴) ہیں

۴۰۲: بَابُ مَاذُكِرَ فِى مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

۵۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْصَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدَاللهِ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْعَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ صَفْوَانَ اسْمُهُ عَبْدُاللهِ بْنُ سَعِيْدِ الْمَكِّيُّ وَرَوٰى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكِبَارُ النَّاسِ.

۴۰۲: باب جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے

۵۶۳: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سو گیا اور اس نے رات کا وظیفہ نہ پڑھا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا ہو تو وہ فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان اسے پڑھ لے۔ وہ اس کے لئے اسی طرح لکھا جائے گا جیسے کہ اس نے رات ہی کو پڑھا ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے۔ ان سے حمیدی اور کئی حضرات نے روایت کی ہے۔

۴۰۳: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِى الَّذِىْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ

۵۶۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ هُوَ اَبُوالْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِىْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِىْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ.

۴۰۳: باب جو شخص رکوع اور سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اسکے متعلق وعید

۵۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اسے اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے کہا کہ ابو ہریرہؓ نے ''اَمَا یَخْشٰی'' کا لفظ کہا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور انکی کنیت ابوحارث ہے۔

۴۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِى الَّذِىْ يُصَلِّىْ

۴۰۴: باب فرض نماز پڑھنے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

۵۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَقَدْ كَانَ صَلَّاهَا قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّ صَلٰوةَ مَنِ ائْتَمَّ بِهٖ جَائِزَةٌ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ مُعَاذٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَ رُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهَا صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَائْتَمَّ بِهٖ قَالَ صَلٰوتُهٗ جَائِزَةٌ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا ائْتَمَّ قَوْمٌ بِاِمَامٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَ هُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنَّهَا فَصَلّٰى بِهِمْ وَاقْتَدَوْا بِهٖ فَاِنَّ صَلٰوةَ الْمُقْتَدِيْ فَاسِدَةٌ اِذَا اخْتَلَفَ نِيَّةُ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ.

کے بعد لوگوں کی امامت

۵۶۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کی امامت کرتے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور اسی پر ہمارے اصحاب شافعیؒ ، احمدؒ ، اور اسحٰقؒ کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز کی امامت کرے باوجودیکہ وہ فرض نماز پڑھ چکا ہو تو مقتدیوں کے لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے ۔ ان کی دلیل حضرت جابرؓ کی حدیث جس میں حضرت معاذؓ کا واقعہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ سے مروی ہے۔ ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو مسجد میں داخل ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جا رہی ہو لیکن وہ ظہر کی نماز سمجھ کر ان کے ساتھ شریک ہو جائے؟ فرمایا کہ اس کی نماز ہو گئی لیکن اہل کوفہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اگر امام عصر پڑھ رہا ہو اور مقتدی اسے ظہر سمجھ کر اسکی اقتداء میں ظہر کی نماز پڑھ لیں تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہے۔

۴۰۵: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

۵۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.

۴۰۵: باب گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدے کی اجازت کے متعلق

۵۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور اس باب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ وکیع نے بھی یہ حدیث خالد بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ نفل میں فرض پڑھنے والے کی اقتداء جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالکؒ اور جمہور فقہاء کے نزدیک فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے اقتداء کرنا درست نہیں۔ امام احمدؒ بن حنبل سے دو روایتیں ہیں ایک احناف کے مطابق اور ایک امام شافعیؒ کے جمہور کے دلیل حدیث ترمذی ہے دوسری دلیل بخاری شریف کی حدیث ہے امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اگر امام اور مقتدی کی نیت مختلف ہو تو اس کو اقتداء کرنا نہیں کہتے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت معاذ بنیت نفل امامت کرتے تھے لیکن حضور ﷺ نے ان کی تائید نہیں فرمائی بلکہ اس کے خلاف ثابت ہے فرمایا کہ اے معاذ فتنہ میں ڈالنے والے نہ بنو یا تو میرے ساتھ نماز پڑھو یا قوم کو نماز پڑھاؤ۔ ۲۔ سخت گرمی یا سخت سردی کی وجہ سے نمازی کا ایسے کپڑے پر جو کہ نمازی نے پہن رکھا ہے یا اوڑھ رکھا ہو نماز پڑھنا یا سجدہ تلاوت کرنا درست ہے۔

۴۰۶: بَابُ مَاذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۵۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهٗ هِلَالٌ.

۴۰۶: باب فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

۵۶۷: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعتیں پڑھے۔ اس کے لئے ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا پورا، پورا، پورا (یعنی ثواب) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے سوال کیا امام بخاریؒ سے ابوظلال کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ وہ مقارب الحدیث ہے (یعنی ان کی احادیث صحت کے قریب ہیں) اور ان کا نام ہلال ہے۔

۴۰۷: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

۵۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ

۴۰۷: باب نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا

۵۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے تھے لیکن اپنی گردن کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَمِيْنًا وَشِمَالاً وَلاَ يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ خَالَفَ وَكِيْعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى فِيْ رِوَايَتِهٖ.

اور وکیع نے اپنی روایت میں فضل بن موسیٰ سے اختلاف کیا ہے۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَآئِشَةَ.

۵۷۰: بعض اصحاب عکرمہ نے روایت کی کہ نبی اکرمؐ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھ لیتے تھے (یعنی بغیر گردن موڑے صرف آنکھوں سے) اور پھر مذکورہ بالا حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ اَبُوْ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لاَ فِيْ فَرِيْضَةٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۷۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ ہلاکت ہے اگر دیکھنا ضروری ہی ہو تو نفل نماز میں دیکھ لو فرض نماز میں نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کا اچک لینا ہے۔ شیطان انسان کو نماز سے پھسلانا چاہتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۸: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

۴۰۸: باب اگر کوئی شخص امام کو سجدے میں پائے تو کیا کرے

۵۷۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالاَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ اِلَّا مَا رُوِيَ مِنْ

۵۷۳: علی اور عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا علی رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے تو امام کسی بھی حال میں ہو تو تم اسی طرح کرو جس طرح امام کر رہا ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اسے اس روایت کے علاوہ کسی اور کے متصل کرنے کا ہمیں علم نہیں اور اسی پر اہل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَاجَآءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ سَاجِدًا فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهٗ تِلْكَ الرَّكْعَةُ اِذَا فَاتَهُ الرُّكُوْعُ مَعَ الْاِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّسْجُدَ مَعَ الْاِمَامِ وَ ذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهٗ لَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنْ تِلْكَ السَّجْدَةِ حَتّٰى يُغْفَرَلَهٗ.

علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص امام کے سجدے میں ہونے کی حالت میں آئے تو وہ بھی سجدہ کرے لیکن اگر اس کا رکوع چھوٹ جائے تو اس کے لئے سجدہ میں ملنا رکعت کے لئے کافی نہیں۔ عبداللہ بن مبارکؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ شاید وہ شخص سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی بخش دیا جائے۔

۴۰۹: بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۴۰۹: باب نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہوکر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

۵۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّنْظُرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَ هُوَ قَوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نکلتے ہوئے نہ دیکھ لو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ان کی روایت غیر محفوظ ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں ابوقتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت لوگوں کے کھڑے ہوکر امام کا انتظار کرنے کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر امام کے مسجد میں ہوتے ہوئے اقامت ہو تو اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" کہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصة الباب: یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ جماعت کے وقت اگر امام مسجد سے باہر ہو تو جب تک وہ مسجد میں داخل نہ ہو مقتدین کیلئے کھڑا ہونا مکروہ ہے پھر جب امام مسجد میں داخل ہو تو مقتدیوں کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر امام محراب کے کسی دروازہ سے یا اگلی صف کے سامنے سے آئے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اسی وقت کھڑے ہوں اور اگر امام پہلے سے مسجد میں ہو تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیے؟ تو اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ البحر الرائق ج ۱ ص ۲۳۱ میں حنفیہ کے مذہب کی تفصیل لکھتے ہیں حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ لفظ حی علی الفلاح کھڑے ہونے کا امر ہے اس لئے کھڑے ہونے کی طرف مسارعت کرنی چاہیے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد بیٹھا رہنا خلاف ادب ہے نہ یہ کہ اس سے پہلے کھڑا ہونا خلاف ادب ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۱۰: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدُّعَاءِ

۵۷۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَى اللهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ الْحَدِيْثَ مُخْتَصَرًا.

۴۱۰: باب دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا

۵۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ساتھ تھے ۔ جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر نبی اکرمؐ پر درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی تو آپؐ نے فرمایا مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ دو مرتبہ اسی طرح فرمایا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے احمد بن حنبلؒ نے یہی حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصراً بیان کی ہے۔

۴۱۱: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِبِنَآءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ.

۴۱۱: باب مسجدوں میں خوشبو کرنا

۵۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے' انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو (چھڑکنے) کا حکم دیا۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَوَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

۵۷۷: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا پھر حدیث ذکر کی اوپر کی حدیث کی مثل۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ بِبِنَآءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ.

۵۷۸: روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا پھر اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا اور کہا سفیان نے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا دور میں مسجدیں بنانے کا یعنی قبیلوں میں۔

۴۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۴۱۲: باب نماز رات اور دن کی (یعنی نفل) دو دو رکعت ہے

۵۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ

۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی (نفل نماز) دو، دو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اخْتَلَفَ اَصْحَابُ شُعْبَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوُهٰذَا وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ صَلٰوةَ النَّهَارِ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَ اَوْاصَلٰوةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا مِثْلَ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرِهَا مِنْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَ هُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحَاقَ.

رکعت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں شعبہ کے ساتھیوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اسے موقوف اور بعض مرفوع روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ عمری، نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو، دو رکعت ہے۔ کئی ثقہ راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ اس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں کرتے۔ عبیداللہ سے بواسطہ نافع مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو، دو رکعتیں اور دن میں چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اہل علم کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے یہ شافعیؒ اور احمدؒ کا قول ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ صرف رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور اگر دن میں نوافل پڑھے جائیں تو چار چار پڑھے جائیں گے جیسے کہ ظہر وغیرہ سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۱۳: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

۴۱۳: باب نبی اکرم ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے

۵۸۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُبْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَاشُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّافَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَاكَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ

۵۸۰: عاصم بن ضمرہؒ سے روایت ہے ہم نے علیؓ سے رسول اللہ ﷺ کی دن کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم میں اتنی سکت نہیں۔ ہم نے کہا اگر کسی میں اتنی طاقت ہوتو؟ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا جتنا عصر کے وقت اس طرف (مغرب کی طرف) ہوتا ہے تو آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر جب سورج مشرق کی طرف اس جگہ ہوتا جہاں ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا تو چار رکعتیں پڑھتے پھر ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے۔ پھر عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ.

اور دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین، انبیاء و رسل اور ان کے پیروکار مؤمنین، مسلمین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے (یعنی دو دو رکعت کر کے پڑھتے)۔

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّهُ لَا يُرْوٰى مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ.

۵۸۱: روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ دن میں نوافل کے متعلق مروی احادیث میں یہ سب سے بہتر حدیث ہے۔ ابن مبارک اس حدیث کی تضعیف کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت آپ ﷺ سے صرف اسی طریق (یعنی عاصم بن ضمرہ) سے مروی ہیں۔ واللہ اعلم۔ یعنی عاصم بن ضمرہ بحوالہ علیؓ بیان کرتے ہیں۔ عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کو حارث کی حدیث کے مقابلے میں افضل سمجھتے ہیں۔

۴۱۴: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَاءِ

۴۱۴: باب عورتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَعْلٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں اجازت بھی مروی ہے۔

۴۱۵: بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

۴۱۵: باب نفل نماز میں چلنا جائز ہے

۵۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ

۵۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ گھر آئی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِبْنِ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهِ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

تو آپ ﷺ گھر کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے چل کر میرے لئے دروازہ کھولا اور پھر اپنی جگہ واپس چلے گئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں دروازہ قبلہ کی طرف ہی تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ زیادہ چلنا اگر متواتر ہو تو مفسد صلوۃ ہے اور ایک ایک قدم غیر متواتر طریقہ سے چلنا مفسد نہیں تاوقتیکہ انسان مسجد سے نہ نکل جائے اگر کھلی جگہ ہو صفوں سے باہر نہ آجائے پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ عمل کثیر مفسد صلوۃ ہے اور عمل قلیل مفسد نہیں ہے۔

۴۱۶: بَابُ مَاذُكِرَ فِي قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

۴۱۶: باب ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

۵۸۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرَ اٰسِنٍ اَوْيَاسِنٍ قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَاْتَ غَيْرَهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۸۴: حضرت عبداللہؓ سے اس حرف "غَيْرَ اٰسِنٍ اَوْيَاسِنٍ" کے متعلق پوچھا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے علاوہ پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کچھ لوگ قرآن کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کوئی ردی کھجوروں کو بکھیرتا ہے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ مجھے ایسی متشابہ سورتوں کا علم ہے جنہیں آپ ﷺ آپس میں ملا کر پڑھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے علقمہ سے کہا تو انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھا اس پر انہوں نے فرمایا وہ مفصل کی بیس سورتیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو، دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ایک ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا بالاتفاق اور بلا کراہت جائز ہے البتہ ایک رکعت میں دو سورتوں کو اس طرح جمع کرنا کہ ان دونوں کے درمیان ایک یا کئی سورتیں پیچھے سے چھوٹی ہوئی ہوں مکروہ ہے۔

۴۱۷: بَابُ مَاذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ فِيْ خُطَاهُ

۴۱۷: باب مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت اور قدموں کا ثواب

۵۸۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

۵۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ لَایُخْرِجُهٗ اَوْقَالَ لَا یَنْهَزُهٗ اِلَّا اِیَّاهَالَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

کے نماز کے لئے نکلتا ہے بشرطیکہ اسے نماز کے علاوہ کسی اور چیز نے نہ نکالا ہو، یا فرمایا نہ اٹھایا ہو تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۸: بَابُ مَاذُکِرَفِی الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِی الْبَیْتِ اَفْضَلُ

۴۱۸: باب مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے

۵۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَااِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی الْوَزِیْرِنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَ شْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِی الْبُیُوْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِیْحُ مَارُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَالْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِهٖ وَ قَدْ رُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ صَلَّی الْمَغْرِبَ فَمَازَالَ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰ خِرَةَ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ دَلَالَةٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِی الْمَسْجِدِ.

۵۸۶: حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پس کچھ لوگ نفل پڑھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو چاہیے کہ یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس روایت کے علاوہ اسے نہیں جانتے۔ اور صحیح وہ ہے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء تک نماز پڑھنے میں مشغول رہے پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے بعد مسجد میں بھی نماز پڑھی۔

۴۱۹: بَابُ فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَایُسْلِمُ الرَّجُلُ

۴۱۹: باب جب کوئی شخص مسلمان ہو تو غسل کرے

۵۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَاسُفْیَانُ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِیْفَةَ ابْنِ حُصَیْنٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍوَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ

۵۸۷: حضرت قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ وہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے نہانے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اس کے لئے غسل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لِلرَّجُلِ اِذَا اَسْلَمَ اَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ.

کرنا اور کپڑے دھونا مستحب ہے۔

۴۲۰: بَابُ مَاذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِيْ دُخُوْلِ الْخَلاَءِ

۴۲۰: باب بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھے

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ نَاالْحَكَمُ بْنُ بَشِيْرِ بْنِ سَلْمَانَ نَاخَلاَّدُ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سِتْرُمَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَادَخَلَ اَحَدُ هُمُ الْخَلاَءَ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ فِيْ هٰذَا.

۵۸۸: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء جائے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے اس روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اس کی سند قوی نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس باب میں کچھ مروی ہے۔

۴۲۱: بَابُ مَاذُكِرَ مِنْ سِيْمَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۴۲۱: باب قیامت کے دن اس امت کی نشانی وضو اور سجدوں کی وجہ سے ہوگی

۵۸۹: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِالدِّ مَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّمِنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

۵۸۹: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کے چہرے سجدوں کی وجہ سے اور ہاتھ پیر وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۴۲۲: بَابُ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

۴۲۲: باب وضو دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

۵۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۹۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ طہارت (وضو وغیرہ) میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے اسی طرح کنگھی کرتے وقت اور جوتی پہنتے وقت بھی داہنی طرف سے ہی شروع کرنا پسند کرتے تھے۔ ابوشعثا کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۴۲۳: بَابُ ذِكْرُ قَدْرِ مَايُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ

۵۹۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوْكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ.

۴۲۳: باب وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے

۵۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے لئے دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کے یہ الفاظ شریک کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ شعبہ، عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع (پانی) سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے۔

۴۲۴: بَابُ مَاذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ

۵۹۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَفَعَ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ وَوَقَفَهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۴۲۴: باب دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے

۵۹۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں یہ اس صورت میں ہے جب تک کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھاتے ہوں تو پھر دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے مرفوع اور سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ ہی کی روایت سے موقوف روایت کیا ہے۔

۴۲۵: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّأَ

۵۹۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ حَمَّادِبْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ اَوْيَشْرَبَ اَوْيَنَامَ اَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۵: باب جنبی اگر وضو کر لے تو اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے

۵۹۳: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو اس طرح وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۶: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

۵۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

۴۲۶: باب نماز کی فضیلت

۵۹۴: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُوْسٰی نَا غَالِبُ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذِ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اُمَرَآءَ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ اَوْلَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهُ لَا يَرْبُوْا لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى وَاسْتَغْرَبَهٗ جِدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا.

ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے کعب بن عجرہ میں تجھے ان امراء سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ جو شخص ان کے دروازوں پر آ کر ان کے جھوٹ کو سچ اور ان کے ظلم میں ان کی اعانت کرے گا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ حوض (کوثر) پر نہ آ سکے گا۔ اور جو ان کے دروازوں کے قریب آئے یا نہ آئے لیکن نہ تو اس نے انکے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ہی ظلم پر انکا مددگار رہا وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں۔ ایسا شخص میرے حوض (کوثر) پر آ سکے گا۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل و حجت اور روزہ مضبوط ڈھال ہے (گناہوں سے) اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو۔ اے کعب بن عجرہ کوئی گوشت ایسا نہیں جو حرام مال سے پرورش پاتا ہو اور آگ کا حقدار نہ ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا وہ بھی اسے عبیداللہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسے بہت غریب کہتے ہیں امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ ہم سے اس حدیث کی روایت نمیر نے کی ہے اور وہ عبیداللہ بن موسیٰ سے غالب کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷. بَابُ مِنْهُ

۴۲۷: باب اسی سے متعلق

۵۹۵: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۹۵: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے پروردگار اللہ رب العزت سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امراء کا حکم مانو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابوامامہؓ سے پوچھا! آپ ﷺ نے یہ حدیث کب سنی؟ انہوں نے فرمایا میں اس وقت تیس سال کا تھا جب میں نے یہ حدیث سنی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمٰن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔اردو بازار لاہور ○ پاکستان